خصائص الکبریٰ میں موجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام خصائص کا بہترین اور مختصر مجموعہ

مصباح الخصائص

یعنی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات

مصنف:
علامہ عبد الرحمن جلال الدین سیوطی شافعی

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۰ لاہور

مترجم:
ابو الحسن مولانا محمد قاسم مدنی

خصائص الکبریٰ

میں موجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام خصائص کا بہترین اور مختصر مجموعہ

مصباح الخصائص

یعنی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصیات

مصنف: علامہ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی شافعی

مترجم: ابوالحسن مولانا محمد قاسم مدنی

زاویہ پبلشرز

8-C دربار مارکیٹ - لاہور

Ph: 042-37248657- 37112954
Mob; 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466
Email:zaviapublishers@gmail.com

2012ء

باراول.......................1100

ہدیہ.......................

زیرِ اہتمام.............نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

﴿ملنے کے پتے﴾

ڈسٹری بیوٹر

زاویہ پبلشرز کی تمام کتابیں ہول سیل اور ریٹیل ریٹس پر دستیاب ہیں۔

سلام ریڈرز کلب کے ممبر بنیے اور 30% سے 50% فیصد تک رعایت حاصل کیجیے۔

قرآن مجید اور اسلامی کتابوں کا مرکز

سلام بک شاپ

دوکان نمبر G-5، اکافی مینشن، بالمقابل ولیسے مٹھائی، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔

فون: 021-32212167
0345-8272526

www.salambookshop.com

راولپنڈی کے سول ڈسٹری بیوٹر

اسلامک بک کارپوریشن

فضل داد پلازہ، اقبال روڈ، کمیٹی چوک راولپنڈی

051-5536111

مکتبہ بابا فرید چوک چشتی قبر پاکپتن شریف 0301-7241723

مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد 041-2631204

مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد 0333-7413467

مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد 0321-3025510

مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ 055-4237699

مکتبہ المجاهد بھیرہ شریف 048-6691763

مکتبہ فیضان سنت بوہڑ گیٹ ملتان 0306-7305026

مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ 0321-7083119

انتساب

فیض قدیر سے فقیر حقیر نے جو کچھ اس تالیف میں تحریر کیا اس کو عالم اسلام کی نامور

عظیم روحانی ہستی حضور داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

اور

دور حاضر کی عظیم مذہبی و روحانی شخصیت، شیخ طریقت، امیر اہلسنت، عاشق اعلی

حضرت، امیر دعوتِ اسلامی ابو بلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری

رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی طرف منسوب کرتا ہے

اور

میں اپنے تمام اساتذہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھ حقیر کی انگلی پکڑ کر

شارعِ اسلام پر گامزن کیا۔

خصوصاً امام البلاغۃ مولانا نعمان عطاری المدنی اور استاذ محترم حضرت مولانا محمد عامر المدنی العطاری اور مولانا محمد غلام شبیر المدنی عطاری، شیخ الحدیث مولانا محمد شہباز عطاری المدنی کا، جنہوں نے فقیر حقیر کو اپنی محنت شاقہ سے علوم ظاہری و باطنی سے نوازا۔ اللہ تعالی میرے تمام اساتذہ کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

احقر من العباد:

محمد قاسم عطاری مدنی عفی عنہ

۹ جمادی الاولی ۱۴۳۲ھ

فہرست

حمد باری تعالیٰ

فکر اسفل ہے میری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا

طور ہی پر نہیں موقوف اجالا تیرا
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

کیا خبر ہے کہ علی العرش کے معنی کیا ہیں
کہ ہے عاشق کی طرح عرش بھی جویا تیرا

طور کا ڈھیر ہوا غش میں پڑے ہیں موسیٰ
کیوں نہ ہو یار کہ جلوہ ہے یہ جلوہ تیرا

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

آمد حشر سے اک عید ہے مشتاقوں کی
اسی پردہ میں تو ہے جلوۂ زیبا تیرا

اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو میرا مالک ومولی ہے میں بندہ تیرا

اب جماتا ہے حسن اس کی گلی میں بستر
خوبرویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

(کلام حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یونہی خوار پھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

بائیں رستے نہ جا مسافر سن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

(کلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

منقبت

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہان میں سہارا غوث اعظم کا

ہمیں بلیات و غم و افکار کیوں کر گھیر سکتے
سروں پر نام لیوؤں کے ہے پنجہ غوث الاعظم کا

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا، مریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا

سجل ان کو دیا وہ رب نے جس میں صاف لکھا ہے
کہ جائے خلد میں ہر نام لیوا غوث اعظم کا

عرضِ ناشر

اعلائے کلمہ حق کے لیے ہر دور میں مسلمانوں نے پوری آب وتاب کے ساتھ کوشش کی اللہ تعالی کے اس دین کامل کی تبلیغ کے لیے کئی ایک ذرائع استعمال کیے۔ اس دین کامل کی تبلیغ وترویج کا ایک ذریعہ اشاعت کتب بھی ہے جنہیں ہمارے اسلام نے اپنی زندگیوں کا حاصل قرار دیا اور امانتاً مسلمانوں کے سپرد کیا۔ اب ہم پر یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس شمع کو خوب روشن کریں۔

الحمدللہ اس امانت کی پاسبانی کے لیے زاویہ پبلشرز نے متعدد کتب شائع کیں۔ اور ابھی آپ کے ہاتھوں میں جلال الدین سیوطی کی کتاب انموذج الحبیب کا ترجمہ بنام مصباح الخصائص بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ خصائص کا ایسا بہترین مجموعہ پہلے دیکھنے کو نہ ملا۔ اللہ تعالی اپنے رسولِ کریم ﷺ کے صدقے اس کاوش کو قبول فرمائے۔

طالب دعا

نجابت علی تارڑ

تعارف مصنف

نام ونسب:

لقب جلال الدین کنیت ابوالفضل نام عبدالرحمن بن کمال الدین ابی بکر بن محمد بن ابوبکر بن عثمان بن محمد بن خضر بن ایوب بن ناصر الدین محمد بن الشیخ همام الدین الخضیری المصری السیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ۔

ولادت:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یکم رجب 849ھ بمطابق تین اکتوبر 1445ء کو دریائے نیل کے کنارے مصر کے ایک قصبہ سیوط میں پیدا ہوئے۔اسی قصبہ کے نام سے آپ سیوطی کہلائے۔خضیری کہلانے کی وجہ بغداد کا محلہ خضیر ہے جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس کے پڑوس میں ہے اور آپ کے مورثِ اعلیٰ پہلے اسی محلہ میں آباد تھے۔آپ فرماتے ہیں کہ ولادت کے بعد مجھے شیخ محمد مجذوب کی خدمت میں لے جایا گیا جو کبارِ اولیاء اللہ سے تھے، انہوں نے میرے لیے برکت کی دعا کی۔

خاندان:

جس گھرانے میں آپ کی ولادت ہوئی وہ علم وعرفان کا مرکز تھا۔ آپ کے بھائی حافظ قرآن اور عالم دین تھے۔ آپ کے والد گرامی جید شافعی عالم، فقیہ وقت، کئی کتب کے مصنف، قاضی اور مدرسہ شیخونیہ میں فقہ کے مدرس تھے اور روزانہ ایک قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے۔ آپ عباسی سلطان المستنجد کے اتالیق بھی تھے۔

صاحب فتح القدیر علامہ ابن ہمام کی کفالت میں:

جب آپ پانچ برس سات ماہ کے تھے اور حفظ قرآن میں سورۃ التحریم تک پہنچ گئے تو صفرھ بمطابق مارچ 1451ء کو آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا اور آپ کی نشوونما یتیمی کی حالت میں ہونے لگی تب مشہور حنفی عالم وفقیہ امام کمال بن ہمام جو آپ کے والد صاحب کے دوست تھے نے آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ اس طرح آپ نے اپنا بچپن صاحب فتح القدیر شارح ہدایہ کی صحبت و کفالت میں گزارا۔ (بغیۃ الوعاۃ)

اکتسابِ علم:

آٹھ سال کی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کر لیا پھر عمدۃ الاحکام، منہاج نووی، الفیہ ابن مالک، منہاج بیضاوی وغیرہ حفظ کرلیں اور نامور اساتذہ وشیوخِ عصر کو سنا کر ان سے اجازہ حاصل کیا۔ مصر کے مشہور اساتذہ سے تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، صرف اور طب وغیرہ علوم وفنون پڑھے۔ آپ نے

حصولِ علم کے لیے شام، حجاز، یمن، ہندوستان اور دمیاط وغیرہ کا سفر کیا اور آخر میں فریضہء حج ادا کرنے کے بعد 869ھ/ 1464ء میں بعض علوم کی تکمیل کی۔ آپ اپنی کتاب ''حسن المحاضرہ'' میں فرماتے ہیں کہ حج کے موقعہ پر میں نے آبِ زم زم پیا اور اس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے اپنے استاد امام سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ اور علم حدیث میں امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ نصیب ہو جائے۔ چنانچہ آپ کی تصانیف اور علم تبحر اس بات کا شاہد ہے کہ آپ کی یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو گئی۔

علمی مقام وقوتِ حافظہ:

آپ کی قوتِ حافظہ نہایت قوی تھی چنانچہ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

''مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ احادیث ملتیں تو ان کو بھی یاد کر لیتا۔''

''حسن المحاضرہ'' میں آپ نے تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سات علوم میں تبحر عطا فرمایا:

1. تفسیر
2. حدیث
3. فقہ
4. نحو
5. معانی
6. بیان
7. بدیع۔

اسی کتاب میں آپ نے درجِ ذیل علوم وفنون کی معرفت کا بھی ذکر فرمایا ہے:

(1) متعلقاتِ تفسیر (2) قرأت

(3) متعلقاتِ حدیث (4) دعوات واذکار

(5) متعلقاتِ فقہ (6) علم الاصول

(7) علم تصوف (8) فن لغت

(9) تاریخ (10) ادب

(11) علم جدل (12) علم صرف

(13) علم انشاء (14) علم ترسیل

(15) فرائض ومیراث۔

غرض بہت سے علوم نقلی اور عقلی پر آپ کو دسترس حاصل تھی۔

(حسن المحاضرہ ص338)

ایک مرتبہ فرمایا۔"ان سات علوم میں فقہ کے سوا جس طرح مجھے رسائی حاصل ہوئی ہے اس طرح میرے شیوخ میں سے بھی کسی کو رسائی حاصل نہیں ہوئی، دوسرے لوگوں کا تو ذکر ہی کیا۔" ایک مقام پر فرماتے ہیں۔"اس وقت مشرق سے مغرب تک روئے زمین پر کوئی آدمی علم حدیث وعربی دانی میں مجھ سے آگے نہیں سوائے حضرت خضر یا قطب یا ولی اللہ کے۔"

(الرد علی من اخلد الی الارض)

الغرض درس وتدریس، تصنیف وتالیف، افتاء وقضاء اور رشد وہدایت میں انہیں کمال حاصل تھا۔ وہ مفسر، محدث، فقیہ، ادیب، شاعر، مؤرخ اور لغوی ماہر ہی نہ تھے بلکہ مجددِ عصر اور مجتہد وقت بھی تھے۔ آخر عمر میں آپ نے اس کا اظہار فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے علوم اجتہاد سے نوازا ہے اور علماءِ معترضین کے رد میں کتب لکھ کر ان کو تفصیلی جوابات دیئے۔

کثرتِ تصنیف وتالیف:

آپ کثیر التصانیف اور بسیار نویس وزود تالیف تھے۔ آپ کے شاگرد شمس الدین داؤدی کا بیان ہے کہ آپ ایک دن میں تین رسائل تالیف کرتے اور انہیں لکھ لیتے تھے حالانکہ وہ املاءِ حدیث بھی کرواتے تھے اور سوالات کے جوابات بھی دیا کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تفسیر جلالین نصف اول آپ نے صرف چالیس دن میں تحریر کی تھی۔

اساتذہ کرام وتلامذہ:

آپ کی علمی مشغولیت کا آغاز پندرہ برس کی عمر سے ہوا اور آپ نے تقریباً 900 سے زائد ائمہ ومشائخ سے علم حاصل کیا جن میں مذاہب اربعہ کے کبار ائمہ کرام بھی شامل ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں صاحب فتح القدیر امام کمال الدین بن ہمام، شیخ شمس سیرامی وشیخ شمس فرومانی، امام سراج الدین بلقینی، شیخ شہاب الدین السارمساحی، امام تقی الدین شبلی، شیخ عفیف الدین حنفی، امام شرف الدین مناوی شافعی، محی الدین محمد بن سلیمان روحی حنفی، علامہ جلال الدین محلی شافعی، علامہ احمد بن ابراہیم حنبلی اور علامہ کافیجی رحمۃ اللہ علیہم سرفہرست ہیں۔ علامہ کافیجی سے آپ نے تفسیر اور عربی ادب کا علم حاصل کیا اور چودہ سال تک ان کے ساتھ موجود رہے۔ تکمیل علوم کے بعد آپ کو اپنے استاذ علامہ بلقینی کی سفارش سے مدرسہ شیخونیہ

میں مدرس کی وہی جگہ مل گئی جہاں پہلے آپ کے والد مامور تھے۔ 891ھ/ 1486ء میں انہیں اس سے اہم مدرسہ "البیبرسیہ" میں متعین کیا گیا اور رجب 906ھ/ 1501 تک آپ اسی منصب پر فائز رہے۔آپ کے تلامذہ میں امام عبدالوہاب شعرانی، امام ابن طولون اور محمد بن علی حنفی وغیرہ مشہور ہیں۔آپ نے اپنی حیات میں جتنے فقہائ، محدثین اور علمائے فن عربیت تیار کئے ان سے کہیں زیادہ تلامذہ آپ نے اپنی کتب کے ذریعے تیار فرمائے ہیں۔

روحانی مقام ومرتبہ:

40سال کی عمر میں آپ نے درس وتدریس اور افتاء وقضاء وغیرہ کو ترک کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔آپ تقویٰ وتزکیہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔آپ نے تصوف کی منازل مشہور صوفی بزرگ شیخ کمال الدین محمد بن محمد مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ طے کیں اور انہی کے دست مبارک سے خرقۂ خلافت پہنا اور خلق خدا کو فیض یاب کیا۔ان کے تقویٰ کے متعلق فیض الباری شرح صحیح بخاری میں منقول ہے:

کتب السیوطی انه کان اذا فات عنه التهجد مرض۔

ترجمہ: "علامہ سیوطی نے لکھا ہے کہ اگر کبھی ان سے تہجد کی نماز رہ جاتی تو وہ بیمار پڑ جاتے تھے۔"

آپ کو حق تعالیٰ نے ولایت اور باطنی علوم سے بخوبی نوازا تھا اور آپ کی

تقریباً 700 کتب اس بات کی دلیل ہیں۔ چنانچہ امام عبدالوہاب شعرانی اور علامہ ابن عماد حنبلی ارشاد فرماتے ہیں: ''اگر آپ کی کثرتِ تصانیف اور تدقیقات کے علاوہ کوئی اور کرامت نہ بھی ہوتی تو یہی ان کی جلالت شان کے لیے کافی تھا۔ اس شخص کے لیے جو قدرتِ خداوندی پر ایمان رکھتا ہے۔''

(جامع کرامات الاولیاء جلد 2 صفحہ 157)

آپ کے لیے زمین کا سمٹ جانا:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے خادم محمد بن علی الحباک کا بیان ہے کہ مصر کی مسجد قرافہ میں بعد ظہر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا۔''میں عصر کی نماز مکہ میں پڑھنا چاہتا ہوں مگر میری وفات تک کسی کے سامنے اس بات کا ذکر نہ کرنا۔'' پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔''آنکھیں بند کرو۔'' میں آنکھیں بند کر کے تقریباً ستائیں قدم چلا تو فرمایا۔''آنکھیں کھول دو۔'' جب میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم باب معلاۃ پر تھے پھر ہم نے اکابر کے مزاراتِ مبارکہ کی زیارت کی۔(اس سے معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ زیارتِ قبول کو ناجائز، حرام یا شرک وغیرہ نہیں سمجھتے تھے) پھر حرم میں داخل ہو کر طواف کیا۔ آبِ زم زم پیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے بیٹھ گئے حتیٰ کہ ہم نے عصر کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''ہمارے لیے زمین کا سمٹ جانا اتنا عجیب نہیں ہے جتنا یہ کہ بیت اللہ کا مجاور جو مصر کا رہنے والا ہے ہمیں نہیں پہچانتا۔'' پھر فرمایا۔''اگر چاہو تو میرے ساتھ واپس چلو اور اگر چاہو تو یہیں رہ جاؤ، حتیٰ کہ حجاج کرام واپس آجائیں۔'' یعنی ان کے ساتھ لوٹ آنا۔ میں نے کہا۔''میں تو آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا۔'' چنانچہ باب معلاۃ پر آ

کر آپ نے فرمایا۔"اپنی آنکھیں بند کرلو۔" میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر سات قدم اٹھانے کے بعد فرمایا۔"اپنی آنکھیں کھول دو۔"(پس میں نے آنکھیں کھولیں) تو ہم اسی جگہ تھے (جہاں سے روانہ ہوئے تھے)۔

(جامع کرامات الاولیاء جلد دوم صفحہ 157)

جہاں اس روایت سے اولیاء کرام کے ان اختیارات کا پتہ چلتا ہے جو حق تعالیٰ نے ان کے اعزاز و اکرم کو ظاہر کرنے کے لیے انہیں عطا فرمائے ہیں وہیں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت بھی ثابت ہو جاتی ہے کیونکہ اس قسم کی کرامات اولیاء سے ثابت ہیں۔ اس کی تائید بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے ہوتی ہے۔ جب ان سے زمین کے سمٹنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا۔"جب ابلیس ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب تک جا سکتا ہے حالانکہ حق تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں تو اولیاء اللہ (جو مقربانِ بارگاہِ الٰہی ہوتے ہیں) ان کے حق میں یہ کون سی بڑی بات ہے۔"(جامع کرامات الاولیاء جلد اول صفحہ 67)

بارگاہِ رسالت ﷺ سے لقب شیخ الحدیث عطا ہوا:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے خود کو بارگاہِ رسالت میں حاضر دیکھا۔ میں نے حدیث پاک کے بارے میں اپنی ایک تالیف کا تذکرہ کرتے ہوئے عرض کی۔"اگر آپ اجازت عطا فرمائیں تو اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤں۔" تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"سناؤ اے شیخ الحدیث۔" مجھے آپ کا شیخ الحدیث کے الفاظ سے یاد فرمانا دنیا و مافیہا سے اچھا معلوم ہوا۔

(جامع کرامات الاولیاء جلد دوم صفحہ 158)

اور اسی قسم کی ایک دوسری روایت میں کسی اور بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کے جواب میں فرما رہے ہیں۔ "یا شیخ السنة اس کا جواب یہ ہے اور پوچھو۔"

بیداری میں دیدارِ مصطفی ﷺ:

آپ محدث و مفسر اور علامہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے عاشق رسول ﷺ بھی تھے۔ خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی تعداد کا اندازہ لگانا تو مشکل ہے البتہ آپ کے شاگرد شیخ عبدالقادر سے روایت ہے کہ میں نے امام سیوطی سے عرض کیا۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا بیداری میں کتنی دفعہ شرف حاصل کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا۔ "ستر سے کچھ زیادہ مرتبہ۔"

۔ (جامع کرامات الاولیاء جلد 2 صفحہ 158)

اور سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور پرنور ﷺ کی حالت بیداری میں 75 بار زیارت ہوئی۔" (المیزان الکبریٰ جلد اول صفحہ 44)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن بریلوی فرماتے ہیں:

"اس طرح خاتم حفاظ الحدیث امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی قدس سرہ العزیز 75 بار بیداری میں زیارت جمالِ جہاں آرائے حضور پرنور سید الانبیاء ﷺ سے بہرہ ور ہوئے۔ بالمشافہ حضورِ اقدس ﷺ سے تحقیقاتِ حدیث کی دولت پائی۔ بہت احادیث کی کہ طریقہ محدثین پر ضعیف ٹھہر چکی تھیں، تصحیح

فرمائی جس کا بیان میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے جس کا جی
چاہے دیکھے۔" (فتاویٰ رضویہ جلد 2 صفحہ 415)

بعض کم علم اور جاہل حضرات بیداری میں زیارت کے الفاظ پر اپنی تاویلاتِ فاسدہ کے ساتھ یہ ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ اس سے مثالی وجود یا حقیقی وجود کی زیارت ثابت کرنا درست نہیں بلکہ روحانی ترقی کے سبب آنکھوں سے پردے اٹھ جاتے ہیں اور یہ حضرات زیارتِ محبوبِ خدا ﷺ سے مشرف ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس قدر صریح اور واضح الفاظ کے بعد تاویلات کی حاجت ہی کیا تھی اور وہ بھی ایسی تاویلات جو نہ تو قرآن وحدیث سے ثابت، نہ آثار و اقوال میں ان کا ذکر۔ دوم ان تاویلات کے بغیر ان روایات سے کون سی حرمت، کفر یا شرک ثابت ہو رہا تھا جس کو ظاہر کرنے کے لیے

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

شاید حضور علیہ السلام کی شان کی رفعت کا ذکر ان کو اپنے سینے کا بوجھ لگتا ہے بلکہ یقیناً ایسا ہی ہے کہ جب اپنے "بزرگوں" کی بات آتی ہے تو کوئی تاویل کرنے کی حاجت نہیں پڑتی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے سرکار علیہ السلام یا کسی اور نبی ولی کا جانا آنا ثابت ہے۔ واقعہ معراج اس بات کی تائید کرتا ہے جب تمام انبیاء کرام نے نبی مکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا فرمائی پھر انہی انبیاء میں سے بعض سے آسمانوں پر بھی ملاقات ہوئی۔ یہ انبیاء کرام علیہم السلام باوجود سینکڑوں سال گزرنے کے جب وفات ظاہری کے بعد فرش بلکہ عرش پر جاسکتے ہیں تو یہ چیز سید الانبیاء ﷺ کے لیے

کیسے محال ہو سکتی ہے۔ عام مومن کے متعلق حدیث پاک میں آیا کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے، اس کی مثال بیان فرمائی کہ جیسے ایک پرندہ پنجرے میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔ اگر یہ اعتراض کرو کہ وہ تو مرنے والے کے بارے میں فرمایا زندہ تو آزاد نہیں کیا جاتا وہ کیسے آجا سکتا ہے تو خضر علیہ السلام کو دیکھ لو وہ جہاں جانا چاہیں جاسکتے ہیں اور یہ بات ان کے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے ساتھ قرآن سے ثابت ہے۔ ہماری نہیں مانتے تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے پوچھ لو جو حدیث پاک میں مذکور سوالِ قبر "ما کنت تقول فی ھذا الرجل" کی شرح میں فرماتے ہیں:

باحضارِ ذات شریف وے در عیان، بایں طریق کہ در قبر مثالے از حضرت وے ﷺ حاضر می ساختہ باشند تا بمشاھدئہ جمال جان افزائے اور عقدئہ اشکال کہ در کار افتادہ، کشادہ شود ظلمت فراق، بنور لقائے دلکشائے اور روشن گردد۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ)

ترجمہ: لفظ ہذا سے ذاتِ اقدس کی جانب اشارہ اس بنا پر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ اقدس اس کی نگاہوں کے سامنے ہوتی ہے۔ بایں معنیٰ کہ اس کی قبر میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مثالی موجود ہوتا کہ آپ کے جمالِ جانفزا کے مشاہدہ سے اس مشکل کا حل ہو جائے جس سے اسے واسطہ پڑتا ہے اور جدائی کی تاریکی

ان کی روح پرور و جان افروز زیارت کی بدولت سمٹ جائے۔" اور لاکھوں کی قبر میں آپ روزانہ بیک وقت موجود ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح شفاء شریف میں فرماتے ہیں: "ان روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک تمام اہل اسلام کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے اور علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حی بجسدہ و روحہ و انہ یتصرف و یسیر حیث شاء فی اقطار الارض والملکوت۔" یعنی نبی کریم ﷺ اپنے جسم اقدس اور روح انور کے ساتھ زندہ ہیں اور زمین کے اطراف وملکوتِ اعلیٰ میں جہاں چاہیں سیر فرماتے ہیں۔" (تفسیر روح المعانی)

اور واضح حدیث مبارک موجود ہے۔ "من رأنی فقد رأ الحق۔" جس نے مجھے (خواب میں) دیکھا اس نے حق دیکھا۔ مجھے یہ بتاؤ کہ جب خواب میں دیکھنا حق ہے تو بیداری میں دیکھنا غیر حق کیسے ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ عقل عطا فرمائے تو استعمال کی بھی توفیق دے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہر کیف امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ 75 مرتبہ بیداری میں حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بالمشافہ مشرف ہوئے۔

حضور سے بشارتِ جنت کا ملنا:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد شیخ عبدالقادر شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بحالت بیداری زیارت کا شرف حاصل کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے ارشاد فرمایا۔"اے شیخ الحدیث، اے شیخ الحدیث۔"میں نے عرض کیا۔"یارسول اللہ ﷺ! کیا میں جنتیوں میں سے ہوں؟" ارشاد فرمایا۔"ہاں" پھر میں نے عرض کیا۔"بغیر عذاب دیئے۔" ارشاد فرمایا۔"ہاں، تمہیں یہ بھی حاصل ہے۔"(جامع کرامات الاولیاء جلد دوم صفحہ 158)

وفاتِ حسرت آیات:

آپ وفات سے سات روز قبل ہاتھ کے ورم میں مبتلا ہوئے اور 19 جمادی الاولیٰ 911ھ/ 18 اکتوبر 1505ء کو 62 سال کی عمر میں خلیفہ متمسک باللہ کے عہد میں دنیائے فانی کو الوادع کہا۔ آپ کی نمازِ جنازہ امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے بعد نمازِ جمعہ پڑھائی جس میں خلق کثیر شریک ہوئی۔ آپ کا مزار مبارک مصر میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

چند تصانیف کا تعارف:

آپ کی تصانیف وتالیفات کی تعداد کم وبیش چھ سو ہے۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

1. اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ فِي التَّفْسِيْرِ بِالْمَاثُوْرِ۔
2. اَلْاِتْقَانُ فِيْ عُلُوْمِ الْقُرْاٰنِ

- ۳ جَمْعُ الْجَوَامِعْ اَوْ جَامِعُ الْكَبِيْر۔
- ۴ اَلْجَامِعُ الصَّغِيْر۔
- ۵ تَدْرِيْبُ الرَّاوِىْ فِىْ تَقْرِيْبِ النَّوَوِىْ
- ۶ طبقات الحفاظ۔
- ۷ اللَّآلِئُ الْمَصْنُوْعَةُ فِى الْاَحَادِيْثِ الْمَوْضُوْعَة۔
- ۸ قُوْتُ الْمُغْتَذِىْ عَلٰى جَامِعِ التِّرْمَذِىْ۔
- ۹ تَفْسِيْرُ الْجَلَالِيْن۔
- ۱۰ لُبَابُ النُّقُوْلِ فِىْ اَسْبَابِ النُّزُوْلِ۔
- ۱۱ لُقطُ الْمُرْجَانِ فِىْ اَحْكَامِ الْجَانِّ۔
- ۱۲ اَلْحَاوِىْ لِلْفَتَاوٰى۔
- ۱۳ اَلْخَصَائِصُ الْكُبْرٰى فِىْ مُعْجِزَاتِ خَيْرُ الْوَرٰى۔
- ۱۴ اَلْاَكْلِيْلُ فِىْ اِسْتِنْبَاطِ التَّنْزِيْلِ۔
- ۱۵ الناسخ والمنسوخ۔
- ۱۶ مَفْهَمَاتُ الْقُرْآنِ۔
- ۱۷ اِسْرَارُ التَنْزِيْل۔
- ۱۸ الازار المتناثره۔
- ۱۹ التوشيح على الجامع الصحيح۔
- ۲۰ حسن المحاضره۔
- ۲۱ فوائد الابكار۔

۲۲ تاریخ الخلفاء۔

۲۳ ترجمان القرآن فی التفسیر المسند۔

۲۴ مجمع البحرین و مطل البدرین۔

۲۵ الحبائك فی اخبار الملائك۔

۲۶ ریاض الطالبین۔

چند علوم میں ان کی تصانیف کا مختصر تعارف ذکر کیا جاتا ہے۔

(1) تفسیر:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی تفسیر سے متعلقہ احادیث "ترجمان القرآن فی التفسیر المسند" نامی کتاب جو پانچ جلدوں پر مشتمل تھی میں جمع کیں۔ پھر خود ہی اس کتاب کا خلاصہ اپنی کتاب "اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ فِي التَّفْسِيْرِ بِالْمَاثُوْرِ" میں کر دیا جس میں انہوں نے اسناد کو حذف کر دیا اور صرف ادبی مآخذ کا تذکرہ کیا۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1014ء اس تفسیر کے بارے میں رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "شیخ مشائخنا السیوطی هو الذی احیا علم التفسیر الماثور فی الدر المنثور۔" یعنی شیخ المشائخ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ وہ علامہ ہیں جنہوں نے تفسیر ماثور کو اپنی کتاب "درِ منثور" کے ذریعہ زندہ کیا ہے۔ تفسیر جلالین اگرچہ مکمل طور پر آپ کی تصنیف نہیں صرف سورۃ فاتحہ سے سورۃ الکہف تک کا حصہ آپ نے لکھا ہے مگر یہ حصہ آپ کی صرف ونحو، فصاحت و بلاغت، علم لسان العربی اور علم لغت کا

منہ بولتا ثبوت ہے اور ایسا شاہکار ہے جس کی نظیر اور کسی مصنف کی تصانیف میں ملنا مشکل ہے حالانکہ آپ نے اس حصہ کو صرف چالیس دن میں مکمل کیا۔ حسن المحاضرہ میں آپ نے اپنی بڑی مبسوط اور جامع تفسیر "مجمع البحرین و مطلع البدرین" کا ذکر بھی کیا ہے لیکن اب یہ کتاب نایاب ہے اور اس کا محض نام باقی ہے۔ "الاکلیل فی استنباط التنزیل" ان آیات پر لکھی ہے جن سے احکام شرعیہ اخذ کیے گئے ہیں۔ بعض مشکل قرآنی آیات کے متعلق انہوں نے کتاب "مفہمات القرآن فی مبہمات القرآن" میں بحث کی ہے۔ الغرض تفسیر کے موضوع پر آپ نے کافی تصانیف فرمائی ہیں۔

(2) اصولِ تفسیر:

اصولِ تفسیر میں ان کی بے مثال اور مایہ ناز تصنیف "الاتقان فی علوم القرآن" ہے۔ اولاً یہ آپ کی مشہور و مبسوط اور ضخیم تفسیر "مجمع البحرین و مطلع البدرین" کا مقدمہ تھا جس کا سالِ تصنیف 872ء ہے اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقدمہ کا نام "التبحیر فی علوم التفسیر" رکھا تھا لیکن جب علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 794ھ میں کی تصنیف "البرھان فی علوم القرآن" آپ کی نظر سے گزری تو انہوں نے اس مقدمہ پر نظر ثانی کر کے کافی تغیر و تبدل کے بعد از سر نو مرتب کیا اور 878ھ میں اسے ایک الگ تصنیف "الاتقان فی علوم القرآن" کا نام دے دیا۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں وہ دادِ تحقیق دی کہ اصولِ تفسیر کے بیان کا حق ادا کر دیا۔ تمام

مفسرین ومحدثین نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ علوم قرآن پر سب سے جامع کتاب "الاتقان" ہی ہے۔اس کے علاوہ "الناسخ و المنسوخ" نامی کتاب میں آپ نے ناسخ اور منسوخ آیات اوران کی پہچان پر تفصیلی بحث کی ہے۔کتاب ھذا "لباب النقول فی اسباب النزول" بھی اصولِ تفسیر کے فن پر آپ کی تحقیقی کتاب ہے۔

(3)علم حدیث:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو نویں اور دسویں ہجری کے مشہور محدثین میں بلند مقام حاصل ہے۔حدیث شریف کے موضوع پر ان کی مبسوط اور ضخیم تالیف "جمع الجوامع" ہے جو جامع الکبیر کے نام سے مشہور ہے اس میں آپ نے صحاحِ ستہ کو مع دس مسانید کے جمع کیا ہے۔صحیح بخاری پر ان کی تعلیق "التوشیح علی الجامع الصحیح" موجود ہے۔اخبار متواتر پر آپ کی تصنیف "الازھار المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ" ہے۔

(4)سیرت:

سیرتِ مصطفی ﷺ کے موضوع پر آپ کی کتاب "الخصائص الکبریٰ فی معجزاتِ خیر الوریٰ" ہے جو آپ کا اس موضوع پر لافانی شاہکار ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔اس کتاب کو آپ نے بڑی تحقیق وتلاش کے بعد تقریباً 20 سال میں تصنیف کیا اور خیر الوریٰ ,سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار سے زائد خصائص کو بیان فرمایا ہے۔ہر اعجاز کی صراحت اور ثبوت کے لیے

احادیث نبوی کے عظیم الشان ذخیرہ سے تلاش وتجسس کے بھی جس قدر بھی احادیث آپ کو دستیاب ہوسکی ہیں ان سب کو بحوالۂ راویان پیش کیا ہے۔

(5) تذکرہ وتاریخ:

تاریخ کے موضوع پر آپ کی کتاب مستطاب "تاریخ الخلفاء" ہے جس میں آپ نے خلیفۂ اول سے لے کر تمام خلفاء وامراء کا تذکرہ کیا ہے جن پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے اور اس تاریخ میں زمانے کی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے ساتھ ہی ان نامور علماء ومجتہدین کے احوال بھی قلم بند کئے گئے ہیں جو ان خلفاء وامراء کے دور میں ہوئے۔ شخصیت کے تذکرہ پر آپ کی کتاب "تبییض الصحیفه فی مناقب الامام ابی حنیفه" ہے جس میں آپ نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ ومناقب اور سوانح کو موضوع بنایا ہے۔

(6) الاحوال والاحکام:

"لقط المرجان فی احکام الجان" جنات وشیاطین کے موضوع پر آپ کی ممتاز اور جامع کتاب ہے جس میں آپ نے کتب تاریخ وحدیث وتفسیر کے حوالے سے جنات کی تخلیق، ان کے اعمال، احکام، عجیب وغریب حکایات اور ان سے حفاظت کے اعمال کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح "الحبائك فی اخبار الملائك" میں آپ نے فرشتوں کی تخلیق، احکام، اعمال، حکایات اور احوال پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اس موضوع پر آپ کے سوا کسی نے قلم نہیں اٹھایا اگرچہ احوالِ قبر، احوالِ موت اور روح کے احوال پر آپ نے الگ

الگ تصانیف تحریرکیں جن کے نام تذکرۃ القبر، تذکرۃ الموت اور تذکرۃ الروح ہیں لیکن موت اور برزخ کے حوالے سے سب سے زیادہ شہرت آپ کی لاجواب کتاب "شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ و القبور" کو حاصل ہوئی جس میں آپ نے احوالِ روح، موت، برزخ اور حشر ونشر کو قرآن وحدیث اور آثار کی روشنی میں بڑی وضاحت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے نیز ان احوال کے متعلق مختلف واقعات وحکایات کونقل کر کے قاری میں فکر قبر وحشر پیدا کرنے کی بھرپور سعی کی ہے۔

پہلے اسے پڑھیے

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین۔

آج امت مسلمہ کا کاروان تاریخ کے نازک موڑ پر کھڑا ہے اور جس قدر خطرات بے چینیاں آج اہل حق کو ہیں شاید پوری تاریخ میں خدا کے ماننے والوں کو ایسی مشکلات کا سامنا نہ ہوا ہو۔ ہر طرف اسلام کے خلاف پراپیگنڈے اور حملے نظر آرہے ہیں۔ سرداری کا منصب پانے والے آج انگریز کی نوکری و دربانی میں فخر کرتے ہیں۔ اسلام کو سہارہ دینے والے آج اس کا شیرازہ بکھیرنے میں مصروف ہیں۔ وہ فلسطین کی مقدس وادی جو اہل حق کا مسکن تھی۔ کلمۂ حق بلند کرنے والوں کو علی الاعلان وہاں سے نکال دیا گیا۔

زمین وآسمان نے بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مسلمانوں کو ان اپنے گھروں سے نکالے جانے کا تماشہ دیکھا۔

وہ عراق کی سرزمین جو اللہ کے پیغمبروں، اماموں اور اولیاء کرام کی سرزمین ہے۔ وہاں کب سے کشت وخون کا سلسلہ جاری ہے اور افغانستان کی سرزمین کے اندر دشمن اسلام نے کس قدر اپنے ہتھیاروں کو آزمایا۔

آج پاکستان کو زہر دام لانے کے ساتھ شام و ایران کو مٹانے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔کوئی ایک خطرہ نہیں بلکہ ہر طرف اندھیروں نے ڈیرے جمالیے ہیں۔مسلمانوں کی بدحالی دیکھ کر جگر پانی پانی اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ دن ہمیں کیوں دیکھنے پڑ رہے ہیں؟

یہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے سے نہ قسمت کا گلہ ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

مالی طور پر مسلمانوں کو ہر طرف لوٹنا یہ تو عالمگیر مسئلہ ہے لیکن مسلمان ہو کر منافقانہ چال چلنا لوگوں کے ایمانوں کو لوٹنا بھی عالمگیر مسئلہ بنتا جارہا ہے۔مذاہب فاسدہ رکھنے والے لوگ ہر طرف سے مسلک حقہ کو لوٹ رہے ہیں۔

ہمارے نبی ﷺ نے سب کچھ بتادیا:

رسول اکرم ﷺ نے ان حالات کا صدیوں قبل مشاہدہ فرما کر ہمیں اس سے آگاہ کر دیا تھا۔یہ تمام خطرات جو آج اسلام اور اہل اسلام کو درپیش ہیں، نگاہِ نبوت کے سامنے اس وقت موجود تھے۔رسول اکرم ﷺ نے ان کو بیان فرما کر تمام خطرات سے ہمیں آگاہ کر دیا۔

کتنی کم بختی ہے کہ جب سب کچھ وہ ہمارے لیے بیان فرماگئے۔ہم ان کو پڑھ اور سن نہیں سکتے اور اگر پڑھ اور سن لیں تو عمل کرنا گوارہ نہیں کرتے۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

"یُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْكُمْ كَمَا تُدَاعِیُ الْاَكَلَةُ اِلٰی قَصْعَتِهَا۔" (مشکوۃ ص459 ابوداؤد شریف)

ترجمہ: "وہ وقت قریب ہے، سارے کفریہ گروہ مل کر ایک دوسرے کو تمہارے بارے یوں بلائیں گے جس طرح ایک پلیٹ میں کھانے والے بہت سے ہوں اور وہ سب اس پلیٹ کی طرف سب کو بلا رہے ہوں۔"

اس حدیث پاک میں رسول اکرم ﷺ فرما رہے ہیں کہ کفر متحد ہو کر اسلام کو مٹانے کے درپے ہو جائے گا۔ میری امت ایک پلیٹ کی طرح درمیان میں ہو گی اور دائیں بائیں چاروں طرف دشمن اتحاد کر کے آجائے گا اور ایک دوسرے کو دعوت دیں گے آؤ تم بھی کھالو! آؤ تم بھی کھالو! تمہارا بھی حصہ ہے۔

آج ملک پاکستان میں اور اس سے باہر یہی مسئلہ ہے کہ گمراہ فرقے اکٹھے اور متحد ہو کر اور اتحاد بین المسلمین کا نعرہ بلند کر کے مسلک حقہ اہلسنت کو ہر طرف سے کمزور کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ مسلک اہل سنت و جماعت روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ کئی دینی مدارس بند ہو گئے۔ مساجد تعلیم یافتہ علماء سے خالی ہو گئیں اور ہوتی جا رہی ہیں۔ علمائے متقدمین کی تفاسیر کا مطالعہ کر کے وعظ و تقریر کرنے والے اس دنیا سے اٹھ گئے اور قرآن و حدیث کا عطر نکال کر عوام کے سامنے پیش کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ آج مسلک حقہ کو نقصان پہنچانے والے کون ہیں۔ اگر ہم غور کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ہمیں نقصان پہنچانے والے

ہمارے اپنے اہل سنت کہلانے والے ہیں۔

ان میں چند درج ذیل ہیں:

(1) جاہل نعت خواں حضرات:

بلا شبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت خوانی عبادت ہے بلکہ رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے لیکن ان نعت خوانوں کے لیے جو پابند شرع اور فرائض و واجبات کا خیال رکھنے والے ہیں۔ان لوگوں کے لیے نہیں جو روزانہ داڑھی چٹ کرواتے ہیں اور تربوز کی طرح بوتھا (چہرہ) صاف کروا کر افریقہ کے بندر کی مانند چھلانگیں مار کر اسٹیج پر چڑھ جاتے ہیں۔ایسے نعت خوانوں کو پیسہ دینا گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔کیونکہ یہ تعاون علی الاثم ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلَا تَعَاوَنُوْا علی الاثم والعُدْوَانِ۔"

ترجمہ: "گناہ اور زیادتی پر کسی کی مدد نہ کرو۔"

جو لوگ محفل نعت خوانی کر کے پیسہ وصول کرتے ہیں اور انہیں پیسوں سے داڑھی منڈاتے ہیں۔حالانکہ داڑھی منڈانا حرام اور اس پر تعاون بھی حرام ہے۔

اے میرے مسلمان بھائیو!

ذرا مجھے بھی بتاؤ کہ یہ تمہارا ان کو پیسے دینا گناہ ہے یا نہیں؟ تمہارا یہ تعاون مفضی الی الاثم ہے یا نہیں؟ مروجہ محافل نعت خوانی نے مسلک اہل سنت کو

بہت نقصان پہنچایا ہے۔

بعض لوگوں نے تو اس کو اپنا بزنس اور کاروبار بنالیا ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے نام پر لاکھوں روپے جمع کرتے ہیں۔ کچھ نعت خوانوں کو دیتے اور باقی منتظمین محفل ہڑپ کر جاتے ہیں۔

اس طرح اہل سنت و جماعت کی وہ قیمتی دولت جو نبی کریم ﷺ کی شریعت مطہرہ کو پھیلانے پر خرچ ہونی تھی وہ بدعمل نعت خوانوں کے نام پر بینکوں میں جمع ہوگئی اور وہ لوگ مالِ مفت دلِ بے رحم کے تحت اس مالِ غریباں کو اپنی ذاتی عیش وعشرت میں کھپاتے اور کھاتے ڈکاریں مارتے پھرتے ہیں۔

بعض محفلوں میں دیکھا گیا ہے کہ جاہل بدکردار اور بدعمل نعت خوانوں پر ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے لٹائے جاتے ہیں اور ان کے سروں پر سونے کے تاج سجائے جاتے ہیں حالانکہ سونے کا استعمال مرد پر حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام۔ یا تو سونا پہننے والے نعت خواں حضرات مرد ہی نہیں۔ ان کے پہنے ہوئے لباس کا قرینہ اس بات پر دال ہے یا پھر مرد ہیں مگر شریعت محمدیہ سے جاہل اور مدد درجہ کے ناواقف ہیں۔ کیونکہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا:

"حُرِّمَ لباسُ الحَرِیرِ والذھبِ علی ذُکُورِ امتی۔"

ترجمہ: "میرے امت کے مردوں پر ریشم اور سونے کو پہننا حرام کر دیا گیا ہے۔"

مگر آہ ان لوگوں کی اصلاح کون کرے۔ انہوں نے خود اسلام کے

دروازوں کو مقفل کر لیا ہے۔ ان کو کون سمجھائے کیونکہ تاج پہننے اور پہنانے والے جاہل بلکہ جہالت کا پلندہ ہیں جو پیسہ اہل سنت کی ترقی کے لیے خرچ ہونا تھا وہ ان کی جیبوں میں چلا گیا۔ ساری ساری رات محفل جمانے کے لیے عوام کو عمرے کے ٹکٹ کا لالچ دے کر بیٹھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ تمام آ کلین لنگرے کی صبح کی نماز ہی رہ جاتی ہے۔ ایک مستحب کام کے لیے فرض کا ترک حرام اور اشد حرام ہے۔

خدارا غور کرو!

ایسے کام سے خدا اور رسول راضی ہوں گے یا ناراض؟

یقیناً وہ ناراض ہی ہوں گے۔ تو ذرا سوچو کہ لاکھوں روپے خرچ ہوئے مگر حاصل رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی ہوئی۔ مگر ان عقل کے اندھوں خرد کے دشمنوں کو کون سمجھائے۔

آج کل ہمارے نعت خوانوں کا حال بھی لوگوں پر پوشیدہ نہیں۔ دنیا کا سب سے بڑا اڈانسر پاکستان کا گولڈ میڈلسٹ نعت خواں بنا بیٹھا ہے۔ حضرت کی نمود ونمائش کوٹھے میں بیٹھ کر پیسہ کمانے والی کی طرح ہے اور ان کا سینہ سوز وگداز سے خالی اور چہرہ سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجرد پھر بھی عوام میں سوز وگداز پیدا کرنے کی بھرپور کوشش ناکام کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر کہاں عوام اتنی بھی بھولی نہیں وہ جانتی ہے کہ انگریزی تہذیب کا متوالا اور فیشن پر مرمٹنے والا، سنت مصطفیٰ سے گریزاں اور منہ پھیرنے والے کی یہ ساری بناوٹیں ظاہری اور ریاکاری کی بناء پر ہیں۔ اور ان کی نعتیں الامان والحفیظ شاید نعت کے الفاظ کا اطلاق اس

پر صحیح ہے یا نہیں۔ ایک حضرت جھوم جھوم کر اور گنبد نما پیٹ کو ہلا کر پڑھ رہے تھے۔

G.T روڈ تے بریکاں لگیاں طیبہ دی بہار ویکھ کے
اج گڈیاں تے گڈیاں وجیاں طیبہ دی بہار ویکھ کے

مسلمانو! ذرا ہوش کے ناخن لو۔ کہ اس جیسی نعت کو سن کر یا پڑھ کر کیا امید ثواب رکھی جا سکتی ہے۔ یقیناً نہیں بلکہ ایسی نعتیں اسلام پر استہزاء کا سبب بنتی ہیں۔

خوبصورت نعت خواں اور منتظمین محفل:

مروجہ محفل نعت کا ایک نہایت گھناؤنا اور تاریک پہلو یہ بھی ہے۔ محفل کی انتظامیہ لوگوں سے پیسے بٹور کر ان نعت خوانوں کو بلاتے ہیں جن کی عمر کم اور ظاہری بناوٹ میں ذرا خوبصورت اور اپنے حسن و جمال کی کمائی کے عادی ہوتے ہیں۔

ان کی ڈبل دہاڑی لگ جاتی ہے۔ جن لوگوں کو ان کی عادتِ کریمہ کا علم ہوتا ہے وہ نعت خوانی کے بہانے جنسی تسکین کے زیادہ متمنی ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے بدکردار ایک تیر سے دو شکار کر لیتے ہیں۔

اور یہی وجہ ہے کہ بعض نعت خواں حضرات نعت پڑھنے کے بعد کسی عالی شان بڑے ہوٹل میں کمرہ بک کروا لیتے ہیں اور وہاں وہ سب کچھ ہوتا ہے جو بتانے اور لکھے جانے کے قابل نہیں۔

لیکن افسوس میرے ان سنی بھائیوں کو کون عقل دے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو!
تمہاری داستان تک نہ رہے گی داستانوں میں

(2) جاہل گدی نشین:

ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں اور بڑے خطرات کے ساتھ ساتھ ایک بڑا خطرہ جاہل گدی نشینوں کا بھی ہے۔ والدین محنت کر کے اور اس کا پھل حاصل کر کے رخصت ہو گئے۔ اب ان کی جگہ ان کی جاہل اولاد پیر بن گئی اور دھڑا دھڑ مرید کرنا شروع کر دیا۔ ہمارے اس دور میں جاہل پیروں کا طبقہ ایک ایسا رِستا ہوا ناسور ہے جس کی کوئی دواء نہیں۔ یہ جہلاء حضرات اپنے مریدوں کو علماء کرام سے متنفر کرنے میں ہر وقت مصروفِ عمل رہتے اور ان کو کہتے ہیں کہ یہ ظاہر کے مولوی کیا جانیں حقیقت کیا ہے؟ اور طریقت کس شئی کا نام ہے، حالانکہ یقیناً وہ خود طریقت و حقیقت سے اتنے دور ہیں جتنا زمین سے آسمان۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام اہل سنت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے فتاویٰ رضویہ شریف کے اندر پیر کی چار شرائط بیان کی ہیں:

1. صحیح العقیدہ سنی ہو۔
2. عالم دین ہو۔
3. اعلانیہ گناہ کرنے والا نہ ہو۔
4. اس کا سلسلہ طریقت نبی کریم ﷺ تک پہنچتا ہو، کسی جگہ منقطع نہ ہو۔

الامان والحفیظ ہمارے دور میں پیروں کی اکثریت علم دین سے بالکل کوری ہے۔ بعض تو وہ ہیں جن کو کسی شخص نے خلافت نہیں دی مگر پھر بھی مسند پر قابض ہیں بلکہ ایسے پیر بھی ہیں جنہوں نے اپنے ارشادات کے پھندے میں لوگوں کو پھنسانے کے لیے اپنے کسی مردہ بزرگ کی قبر پر دربار بنا کر خود اس کے سجادہ نشین ہو گئے اور سلسلہ پیری مریدی شروع کر لیا۔ خود بھی گمراہ اور لوگوں کو بھی گمراہی کے نہایت ہی عمیق گھڑے میں اتارنا شروع کر دیا۔

ایسے پیر جو خود فیض ربانی سے کوسوں دور ہیں ان سے امید فیض رکھنا بانجھ عورت سے بچہ اور بیل سے دودھ طلب کرنے کے مترادف ہے۔

ان جہلاء نے اپنے مریدوں کے نام اور ان کے رہائشی پتہ جات کے رجسٹر تیار کروائے ہوئے ہیں۔ سالانہ دورے پر جاتے ہیں اور اپنے مریدوں کی دعوتوں اور ضیافتوں سے لطف اندوز ہو کر ان کا کباڑہ کر کے آتے ہیں۔

جب تک کوئی مرید جیبیں گرم نہیں کرتا اس وقت تک اس کے گھر سے حضرت کا خروج ممنوع ومحال ہے۔

جب ایسے جاہل پیر اپنے بزرگوں کے عرس کرواتے ہیں تو ان کے ہاں عام طور پر دو طرح کے کھانے پکتے ہیں۔

1. لنگر کی دال
2. روسٹ کیا ہوا مرغ

لنگر کی دال عوام الناس کے لیے اور روسٹ مرغ ان امیرزادوں کے لیے جن کی تجوریوں کے پوشیدہ ڈالروں پر پیر صاحب کی نظر کرم رہتی ہے۔ جن کو

اپنی موت یاد نہیں وہ اپنے مریدوں کو احوالِ موت سے کیا آگاہ کرے گا۔ جو خود دنیا سے کنارہ کش نہیں ہو سکتا، وہ دنیاداروں کو اس کی تعلیم کیونکر دے سکتا ہے۔

شیخ جی کو فکر تھی ایک کے دس کیجئے
عزرائیل آ پہنچے کہ حضرت جان واپس کیجئے

بعض بے ضمیر پیر اور لوٹنے میں بے نظیر ایسے بھی ہیں جو امریکہ اور انگلینڈ وغیرہ کے دورے کرتے ہیں اور وہاں کے رہنے والے مریدوں کی ناز برداریاں کرتے اور اپنی جھولیاں ڈالروں سے خوب بھرتے ہیں۔ جسے مرید کی جھولی فیض محمدی ﷺ سے بھرنی چاہیے تھی وہ اپنی جھولی گندی دنیا سے بھرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ ایسے جاہل پیر اپنے دولت مند مریدوں کے پیچھے اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح بھوکی بلیموٹے تازے چوہے کے پیچھے بھاگتی ہے۔ ان کا مقصد واحد صرف ڈالر اور روپے پیسے ہوتے ہیں۔ جن سے کوٹھی بنگلہ کار خریدی جا سکے تاکہ دوسروں کو لوٹنے میں آسانی ہو۔ فقیر کا ایک محفل میں جانے کا اتفاق ہوا تو محفل کے بعد دیکھا کہ پیر اور مرید کے درمیان تو تو میں میں ہو رہی ہے۔ پیر صاحب اصرار فرما رہے تھے کہ میں نے تمہارے جلسے کی صدارت کی ہے۔ میں پورے 25 ہزار روپے لوں گا۔ مرید صاحب 25 ہزار سن کر نیم جاں ہو گئے۔ آخر کار مرید کو پیر صاحب کی یہ آخری خواہش بھی پوری کرنی پڑی۔ ایسے پیر دین کا کام کرنے کی بجائے امراء اور رؤسا سے لاکھوں روپیہ ہتھیانے کے سپیشلسٹ (Specialist) ہوتے ہیں۔ نت نئی کاریں ان کے آستانوں پر کھڑی ہوتی ہیں۔

سلوک کی ایک منزل:

جاہل پیر اور گدی نشین حضرات اکثر بد اعمالیوں کا شکار ہوتے ہیں۔ دعوتوں اور ضیافتوں میں ان کی نمازیں گول اور جوان کو سمجھائے تو اس کا بستر دنیا سے پکا گول ہو جاتا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی ان کا نیا کرتوت سامنے آتا ہے۔

ایک پیر صاحب ایسے تھے جو دو پٹھان عورتیں اپنے ہمراہ رکھتے تھے۔ وہ ان کے فراق کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ لاہور کے اطراف میں ایک گاؤں میں تشریف لے گئے۔ رات کو ذکر و فکر کی محفل منعقد ہوئی۔ بعد ازاں صاحب خانہ نے گرمی کا موسم ہونے کی وجہ سے تینوں کی چارپائیاں مکان کی چھت پر پہنچا دیں تاکہ خواب راحت میں خلل نہ آئے۔ حالانکہ مرید صاحب ان کے سکون میں سب سے بڑا خلل تھے۔ جب مرید صاحب آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ اس رات کیتاریکی میں پیر صاحب نے وہ تباہی مچائی جو لکھے جانے کے قابل نہیں۔ اچانک دریں اثنا پیر صاحب کی زیارت کے لیے چند مرید آپہنچے اور صاحب خانہ ان کے اصرار پر ان مریدوں کو چھت پر لے کر حاضر ہو گئے۔ جب پیر صاحب کو سیاہ کاری میں مصروف دیکھا تو مریدوں کو طیش آگیا تو وہ اس گرگ سمین کلب جہنم کے درپے ہوئے تو پیر صاحب ارشاد فرمانے لگے اور ریچھ کے منہ سے پھول جھڑنے لگے۔ اقوال کچھ یوں ترتیب پائے۔

ارے نادانو! تم کیا جانو یہ بھی سلوک کی ایک منزل ہے۔

"لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔"

یہ ہیں جہنمی اونٹ اور خچر جنہوں نے اہل سنت و جماعت کو نقصانِ عظیم

پہنچایا ہے۔ انہوں نے گندے بلکہ گندگی کے پلندے دیو بندیوں اور وہابیوں کو اہل سنت پر انگلی اٹھانے کا موقع دیا ہے۔

اس واقعہ کو اخبار میں شائع کرنے کے بعد ایک وہابی مولوی کہتا ہے کہ دیکھ لو سنی پیروں کا یہ حال ہے۔

کام کوئی کر گیا بدنام اہل سنت و جماعت
گناہ کسی کا اور خمیازہ بھگتے اہل سنت و جماعت

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ میرے وہ سنی بھائی جو ان جاہل پیروں پر اپنی تجوریاں کھول دیتے ہیں۔

اگر یہی پیسہ دینی مدارس پر خرچ ہوتا تو کتنا فائدہ ہوتا۔ وہاں محدث و مدرس عالم مقرر پیدا ہوتے جو اپنی نصیحتوں اور بیانوں سے قرآن و سنت کی تبلیغ کرتے اور ہماری اصلاح کی کوئی سبیل نکل آتی۔ مگر ہائے افسوس احساسِ زیاں جاتا رہا۔

کیسٹی مقررین:

اہل سنت کو نقصان پہنچانے میں کیسٹی مولویوں کا بھی بڑا کردار ہے۔ یہ علم سے بالکل کورے ہوتے ہیں۔ پس مختلف مشہور مقررین کی کیسٹیں سن کر مقرر بن جاتے ہیں۔ ان کا سارے کا سارا علم صرف اور صرف کیسٹوں میں موجود ہوتا ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک کیسٹی مقرر کے پاس کوئی بھولا بھالا سنی تاریخ لینے چلا گیا اور ان سے کہا حضور ہمارے گاؤں میں اہل تشیع لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ آپ ہمارے ہاں قدم رنجا فرما کر ہمیں نوازیں اور آپ کا موضوع امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان ہے۔ حضرت اس آنے والے پر ایسے برس پڑے جیسے ان پر ایک جلسے میں گندے انڈے برسے تھے اور بلند آواز سے کہا کیا میں ایسی تقریر کرنے والا ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی موضوع آپ کے پاس نہیں ہے؟

اس قول سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت اس موضوع پر لب کشائی نہیں فرما سکتے۔ لب کشائی کیسے فرمائیں کیونکہ اس عنوان کی کوئی کیسٹ حضرت کے کیسٹ ہاؤس میں موجود ہی نہیں۔ ایسے کیسٹی مولوی جب جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتے ہیں تو فلک شگاف نعروں سے ان کا استقبال کیا جاتا ہے اور علامہ کے لقب سے نوازا جاتا ہے۔

سیاہ فام کیسٹی مولوی:

ایک کیسٹی مولوی جو قدرتِ الٰہی سے ایسے سیاہ فام ہیں کہ ان کو دیکھتے ہی یوں محسوس ہونے لگتا ہے جیسے کسی افریقہ کے جنگل سے درآمد کیے گئے ہیں۔ یہ حضرت جلسہ گاہ میں جانے سے پہلے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر پہلی رات کی دلہن کی طرح میک اپ کرتے ہیں۔ اپنے ظلمت کدہ چہرے کو پوڈر کی تہہ سے مزین فرماتے ہیں۔ دیکھنے والے کے تخیل میں یہ گمان ہوتا ہے کہ جامن پر نمک پاشی کی ہوئی ہو اور علمی سرمایہ کا یہ حال ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے مسئلہ پوچھ لیا تو حضرت

فرمانے لگے کہ میں عالم نہیں ہوں بلکہ مقرر ہوں۔

ایسے مقرر حضرات ہمارے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہیں. ظالم ہیں وہ لوگ جو ان کے کردار سے باخبر ہو کر بھی ان کو اپنے جلسوں کی زینت بناتے ہیں۔ اپنے اور عوام اہل سنت پر ظلم عظیم کا گناہ کماتے ہیں۔

کچھ ایسے مقررین بھی ہیں جو خود علم سے بہرے ہیں مگر بڑے بڑے جامعات کے مہتمم بنے بیٹھے ہیں۔

یہ وہ حضرات ہیں جن کا ذہن فکر آخرت سے قدرے خالی ہے اور خوفِ خدا سے تہی دامن ہیں جن کا مقصد وحید حصولِ زر ہے۔ حصولِ دنیا کی خاطر اگر دین کو پس پشت بھی ڈالنا پڑے تو کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

جو امیروں کی چوکھٹ پر جبیں سائی کے عادی اور چند ٹکوں پر بک جاتے ہیں۔ جن کے ہاں حق گوئی کا جذبہ ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتا۔ ان لوگوں نے مدارس کی تعمیر صرف اور صرف اس لیے کی ہے تاکہ ان کا خالی جوف عظیم کسی نہ کسی طرح بھر جائے۔ لیکن ان کے پیٹ کو قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔

یہ وہ چند عوامل ہیں جن پر اہل سنت کا پیسہ بے دریغ خرچ ہوتا ہے۔

ان میں سے چند میں نے تحریر کیے اور باقیوں کو طوالت کے پیش نظر چھوڑ دیا گیا۔ جب ان عوامل کے لیے اہل سنت کا قیمتی سرمایہ خرچ ہو گا تو وہ دینی مدارس جہاں علم دین سکھایا جاتا ہے ان کے لیے روپیہ پیسہ کہاں سے آئے گا۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اپنے پیسوں کو دیکھ بھال کر خرچ کریں اور اس قیمتی سرمایہ کو اہل سنت کے مدارس میں خرچ کریں۔ تاکہ ان سے علم و عرفان کے

موتی منجھے ہوئے عالم دین نکل سکیں۔عوام تو عوام اچھے بلے مولوی کہلانے والے حضرات بھی معاذ اللہ ایسی فحش غلطیاں کرتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔

پتا نہیں ان حضرات کو کیوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ڈر نہیں لگتا نبی کریم ﷺ کے بارے میں ایسی من گھڑت روایات سناتے ذرا نہیں لجاتے اور منبروں پہ اپنے پیٹ تھرکاتے کہ ان کا دور سے بھی آپ ﷺ کی ذات سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔حالانکہ علماء کرام نبی کریم ﷺ کے خصائص کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے ان میں امام جلال الدین سیوطی کی شہرہ آفاق کتاب خصائص الکبری سرے فہرست ہے۔پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی عربی میں تلخیص بھی لکھی اس کو عربی پاکستان میں ہی سب سے پہلے شائع کیا گیا کیونکہ اس کا عربی نسخہ بالکل نایاب تھا بعد ازاں اس کو کسی طرح حاصل کرکے چھاپہ گیا پھر میں نے سوچا کہ میں اس پہ کام کروں اور اپنے اردو خواں اسلامی بھائیں کے لیے اسے آسان اردو میں منتقل کردوں تاکہ ہماری بھولی بھالی عوام اہلسنت تک صحیح مواد ارسال ہو۔

بعون اللہ تعالی میں نے اس پہ کام شروع کردیا پھر اللہ نے چاہا الحمد للہ یہ کام چند ہی دنوں میں مکمل ہوا آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اللہ تعالی میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور عوام وخواص کو اس کتاب مستطاب سے مستفید فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بقلم

محمد قاسم مدنی عطاری

مقدمہ کتاب

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے تمام اشیاء کو اپنی حکمت کاملہ باہرہ سے کمال خلقت عطا فرمایا اور اپنے حبیب کریم ﷺ کو بھیج کر آپ کے توسل سے تمام تاریکیوں کو نور سے منور کیا۔ آپ ﷺ کو ایسے خصائص و معجزات عطا فرمائے جو پہلے کسی نبی اور فرشتے کو عطا نہ ہوئے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ملائکہ کو آپ ﷺ کی افواج بنایا۔ جو آپ ﷺ کے ساتھ چلتے ہیں جہاں آپ ﷺ قدم رنجا فرمائیں جب تک آسمان قائم ہے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ کی آل پاک پر سلامتی ورحمت کی برکھا فرمائے۔ اما بعد!

یہ ایک عمدہ کتاب اور خوبیوں سے بھرپور موضوع ہے اس کو میں نے اپنی کتاب خصائص الکبری سے ملخص کیا ہے اور اس میں میں نے حضور ﷺ کے خصائص کو بالدلائل پیش کیا ہے میں نے اس کتاب میں مقام نبوت کے سلسلہ میں وارد ہونے والی احادیث کو تلاش کر کے حضور ﷺ کے ظاہری و مخفی خصائص کو بیان کیا اور خصائص کی ہر قسم کو الگ الگ ابواب کی صورت میں لکھا ہے، اس مختصر کا نام میں نے انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب رکھا۔ مجھے اس کی توفیق عطا ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہی ہے۔ میں اس پر توکل اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

پہلا حصہ

وہ خصائص جو حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ اِس کے چار باب ہیں۔

باب نمبر 1

دُنیا میں حضور ﷺ کے خصائص

{1} حضور ﷺ آپ تخلیق کی رُو سے پہلے نبی ہیں۔ آپ کی نبوت بھی سب سے مقدم ہے۔ لانه كان نبيا و آدم بين الماء والطين۔
کیونکہ آپ ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیاں تھے۔

{2} آپ ﷺ سے سب سے پہلے عہد لیا گیا۔

{3} جب اللہ تعالیٰ نے الست بربکم کہا تھا تو آپ ﷺ نے سب سے پہلے بلیٰ کہا۔

{4} حضرت آدم علیہ السلام اور تمام مخلوقات آپ ﷺ کی وجہ سے پیدا کی گئی ہے۔

{5} عرش اور تمام آسمانوں پر جنت اور جنت کی تمام چیزوں پر اور تمام فرشتوں پر آپ ﷺ کا اسم گرامی لکھا ہوا ہے۔

{6} فرشتے ہر وقت آپ ﷺ کے ذکر شریف میں مصروف رہتے ہیں۔

{7} حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اور ملکوت اعلیٰ میں آپ ﷺ کا اسم گرامی اذان میں لیا گیا۔

{8} حضرت آدم علیہ السلام اور بعد میں آنے والے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد لیا

گیا کہ وہ آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کی مدد کریں گے۔

{9} پہلی کتابوں (تورات، انجیل، زبور) میں آپ ﷺ کی آمد کی بشارت دی گئی اور آپ کی تعریف کی گئی۔

{10} پہلی کتابوں میں آپ کے صحابہ، خلفاء اور امت کی تعریف کی گئی۔

{11} آپ کی ولادتِ باسعادت پر ابلیس کو آسمانوں کی طرف جانے سے روک دیا گیا۔

{12} مہر نبوت آپ ﷺ کی پشت انور پر قلب مبارک کے بالکل پیچھے ثبت کی گئی جہاں سے شیطان (عام مسلمان کے اندر) داخل ہوتا ہے بقیہ تمام انبیاء کرام کی مہر نبوت دائیں جانب ہوتی تھی۔

{13} آپ کے اسماء گرامی (ناموں) کی تعداد ایک ہزار ہے۔

{14} آپ کا نام احمد رکھا گیا اور آپ سے پہلے کسی کا نام احمد نہ تھا۔

مندرجہ بالا خصائص مسلم شریف کی حدیث میں نے بیان ہوئے۔

{15} سفر میں فرشتوں نے آپ ﷺ پر سایہ کیا۔

{16} آپ ﷺ کی عقل دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ ہے۔

{17} آپ کو حسن کُلی (سارے کا سارا حسن) عطا کیا گیا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اِس کا کچھ حصہ ملا تھا۔

{18} ابتداء وحی میں حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو تین مرتبہ اپنے بازوں میں بڑی شفقت سے دبایا۔

{19} آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا۔

مندرجہ بالا خصائص امام بیہقی نے بیان کیے ہیں۔

{20} آپ ﷺ کی آمد سے کہانت ختم ہوگئی۔

{21} شیطانوں کو چوری چھپے آسمانوں کی خبریں لینے سے روک دیا گیا اور انہیں شہابِ ثاقب کے ذریعے بھگایا گیا۔

مندرجہ بالا خصائص ابن سبع نے بیان کی ہیں۔

{22} آپ ﷺ کے والدین کو زندہ کیا گیا حتیٰ کہ وہ آپ پر ایمان لائے۔

{23} آپ ﷺ کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا گیا۔

{24} معراج کی رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر کرنا، ساتوں آسمانوں کا رستہ دینا اور بلندی اور قرب میں مقام قاب قوسین تک پہنچنا۔ حضور ﷺ کے خصائص سے ہیں۔

{25} آپ نے اس مقام پہ قدم رکھا جہاں تک کوئی نبی و رسول اور فرشتہ نہ پہنچ سکا۔

{26} انبیاء کرام علیہم السلام کو آپ کی خاطر قبروں سے اُٹھایا گیا اور آپ نے نماز میں انبیاء اور فرشتوں کی امامت کی۔

{27} آپ ﷺ کو دوزخ اور جنت کا علم عطا کیا گیا ہے۔ یہ چیزیں امام بیہقی نے روایت کیں۔

{28} آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے فیض یاب ہوئے اور پروردگارِ عالم کی عظیم نشانیوں کو دیکھا۔

{29} آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے وقت محفوظ رہے حتیٰ کہ نہ آنکھ پھری نہ

حواس میں کوئی خلل واقع ہوا۔

{30} آپ ﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔

{31} آپ ﷺ نے براق پر سواری کی۔

{32} فرشتوں نے آپ ﷺ کے ساتھ مل کر قتال کیا۔

{33} آپ ﷺ جہاں تشریف لے جاتے فرشتے آپ کے ساتھ ہوتے اور آپ کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔

{34} آپ ﷺ کو کتاب دی گئی حالانکہ آپ ﷺ اُمی تھے یعنی کسی دنیاوی استاذ سے کچھ نہ پڑھا تھا۔

{35} آپ ﷺ کی کتاب شانِ اعجاز رکھتی ہے طویل زمانہ گزر جانے کے باوجود تحریف وتبدیل سے محفوظ ہے۔

{36} آپ ﷺ کی کتاب (قرآن) میں وہ سب کچھ ہے جو پہلی کتابوں میں تھا بلکہ اِس میں اس سے بھی زیادہ ہے۔

{37} آپ ﷺ کی کتاب ہر چیز کی جامع ہے۔غیر سے بے نیاز ہے اس کا یاد کرنا بہت آسان ہے وہ ٹکڑوں کی صورت میں نازل ہوئی۔اسے ابن نقیب نے روایت کیا ہے۔

{38} اس (قرآن) کے ہر حرف بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔اسے زرکشی نے روایت کیا ہے۔

صاحب التحریر فرماتے ہیں قرآن حکیم کو تیس خصلتوں کی بنا پر دیگر کتب پر فضیلت حاصل ہے جو دوسری کسی کتاب کو حاصل نہیں۔

{39} امام حلیمی منہاج میں فرماتے ہیں یہ قرآن حکیم کی عظمت وشان ہے کہ صرف اسی کتاب کو اللہ تعالیٰ نے دعوت اور دلیل بنایا اور یہ مقام اس سے پہلے کسی نبی کی کتاب کو حاصل نہ تھا۔ پہلے انبیاء کرام کو دعوت کے بعد دلیل عطا کی جاتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے دعوت اور حجت دونوں کو قرآن حکیم میں جمع فرمادیا ہے۔ قرآن معانی کی رُو سے دعوت ہے اور الفاظ کی رُو سے حجت ہے اور کسی بھی دعوت کے لئے یہی شرف کافی ہے کہ اس کی دلیل بھی اس کے ساتھ ہو۔

{40} حضور اکرم ﷺ کو عرش کے خزانے عطا کیے گئے اور یہ آپ کے علاوہ کسی کو عطا نہیں ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سورہ فاتحہ، آیت الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری آیات یعنی ربنا لا تواخذنا ان نسینا الخ یہ سب حضور ﷺ کے خواص میں سے ہیں۔

{41} قرآن کریم آپ ﷺ کا معجزہ ہے اور یہ معجزہ قیامت تک قائم رہے گا۔ لیکن دیگر تمام انبیاء کے معجزات ان کے زمانوں کے بعد ختم ہو گئے۔

{42} حضور اکرم ﷺ کے معجزات تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ ہیں۔ بعض کے نزدیک حضور ﷺ کے معجزات کی تعداد قرآن کے علاوہ ایک ہزار ہے اور بعض کے نزدیک تین ہزار ہے۔ اور صرف قرآن کے معجزات کی تعداد ستر ہزار ہے۔

امام حلیمی فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے معجزات تعداد میں زیادہ ہونے

کے باوجود اس میں اور بھی خصوصیات بھی ہیں مثلاً ایجاد اجسام وغیرہ آپ نے اس چیز کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں شمار کیا ہے۔

{43} نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تمام معجزات عطا کیے گئے جو انبیاء سابقین کو عطا ہوئے تھے۔ یہ معجزات وفضائل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور نبی یا رسول کو بیک وقت عطا نہیں ہوئے بلکہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہر ایک کو معجزات کی کسی خاص نوع کے ساتھ خاص کیا گیا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معجزات کی ہر نوع عطا کی گئی۔

{44} آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلی کے اشارے سے چاند شق ہوگیا۔ پتھروں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھا۔ کھجور کا تنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے رو پڑا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ پھوٹ گیا اور یہ تمام چیزیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کے لئے ثابت نہیں۔ مندرجہ بالا خصائص ابن عبدالسلام نے بیان کئے ہیں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کرام علیہم السلام کو معجزات کے لیے خاص فرمایا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بعض انبیاء کرام علیہم السلام کو صفات کے لئے خاص فرمایا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں کے داتا کو معجزات کے ساتھ ساتھ صفات بھی عطا کی گئیں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رفعت کے علم پر لہراتی رہے۔

{45} درختوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی شہادت دی۔ آپ کی کے بلانے پر خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوتے۔

{46} آپ ﷺ باذن اللہ نے مردوں کو زندہ کیا اور مردوں سے کلام بھی کیا۔ دودھ پیتے بچوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کلام کیا اور آپ کی نبوت کی شہادت دی۔

{47} نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ سب سے آخر میں بھیجے گئے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

{48} نبی کریم ﷺ کی شریعت تاابد برقرار رہے گی۔ منسوخ نہیں ہوگی اور یہ شریعت پہلی تمام شریعتوں کی ناسخ ہے۔

{49} اگر انبیاء کرام حضور ﷺ کا زمانہ پاتے تو ان پر آپ کی اتباع واجب ہوتی۔

{50} آپ ﷺ کی کتاب اور شریعت میں ناسخ اور منسوخ کا وجود آپ خصائص میں سے ہے۔

{51} نبی کریم ﷺ کی دعوت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے خلیفہ ہیں اور وہ اپنی اپنی شریعتوں کے ساتھ بھیجے گئے۔ آپ ﷺ الانبیاء کے بھی امام ہیں۔

{52} آپ جنوں کے بھی رسول ہیں اور بقول بعض ملائکہ کے بھی۔

{53} نبی کریم ﷺ حیوانات، نباتات، جمادات اور درختوں اور پتھروں کے بھی نبی ہیں۔

{54} نبی کریم ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ

کفار کے لئے بھی رحمت ہیں کیونکہ آپ کی وجہ سے ان کا عذاب مؤخر کر دیا گیا اور پہلی اُمتوں کی طرح انہیں دُنیا میں عذاب نہیں دیا گیا۔

{55} اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور رسالت مبارکہ کی قسم کھائی ہے۔

{56} اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے مخالفین کا جواب اپنے ذمے لیا ہے۔

{57} نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائ علیہم السلام کی نسبت زیادہ نرمی سے خطاب فرمایا ہے۔

{58} حضور ﷺ کے اسم گرامی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نام مبارک کے ساتھ ملایا اور تمام جہانوں پر آپ ﷺ کی اطاعت کو فرض فرمایا۔

{59} آپ ﷺ کی اطاعت مطلقاً فرض ہے اس میں کوئی شرط کوئی استثناء نہیں ہے۔

{60} اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ ﷺ کے ہر عضو کی خوبی بیان فرمائی۔

{61} قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نام سے نہیں پکارا بلکہ کہیں یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اور کہیں یَا اَیُّھَا الرَّسُوْل فرمایا۔

{62} اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نام لے کر پکارنا آپ ﷺ اُمت پر حرام کر دیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو صرف رسول کہنا مکروہ ہے کیونکہ رسول کہنے میں وہ تعظیم نہیں جو رسول اللہ کہنے میں ہے۔

{63} آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والوں پر عرض گزار ہونے سے پہلے صدقہ فرض کیا گیا تھا، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

{64} تمام اُمتوں کے برخلاف اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو آپ کی اُمت کی کوئی ایسی حالت نہیں دکھائی جو آپ کی طبیعت مبارک پر شاق گزرتی۔

{65} نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں آپ ﷺ بیک وقت حبیب اللہ بھی ہیں اور خلیل اللہ بھی ہیں۔

{66} نبی کریم ﷺ کو کلیم اللہ ہونے کا مرتبہ بھی حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کا مرتبہ بھی حاصل ہے۔

{67} آپ ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سدرۃ المنتہیٰ پر کلام فرمایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ پر فرمایا تھا۔ مندرجہ بالا خصائص کو ابن عبدالسلام نے بیان کیا۔

{68} آپ ﷺ کے خصائص میں سے دو قبلے اور دو ہجرتیں بھی ہیں۔

{69} آپ ﷺ ظاہر اور باطن دونوں پر حکم صادر فرما سکتے ہیں۔

{70} آپ ﷺ کو سامنے اور پیچھے کی طرف بھی ایک ماہ کی مسافت تک رعب عطا ہوا۔

{71} آپ ﷺ کو جوامع الکلم عطا ہوئے۔ آپ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: أُعطِیتُ مفاتیحَ خزائنِ الارض۔

{72} آپ ﷺ کے ساتھ وحی کی تمام قسموں میں کلام کیا گیا۔

{73} آپ ﷺ پر حضرت اسرافیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوئے تھے۔ مندرجہ بالا خصائص کو ابن سبع نے

بیان فرمایا۔

{74} نبوت اور سلطنت دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی گئیں۔اسے امام غزالی نے احیاء العلوم میں بیان کیا۔

{75} پانچ اشیاء کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر چیز کا علم عطا ہوا جن کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔(ان اللہ عندہ علم الساعة ...)اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ان اشیاء کا علم تو عطا ہوا لیکن اسے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کی گئی (یہی قول اصح ہے) اور روح کے بارے میں بھی اس طرح کا اختلاف موجود ہے۔

{76} دجال کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم عطا کیا گیا جو کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوا۔

{77} آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس وقت مغفرت کا وعدہ فرمایا جب آپ حیاتِ ظاہری میں صحیح وسالم تھے۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے امن کا وعدہ نہیں فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے فرمایا(لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگے ہوئے الزاموں کو دور فرمادے۔ اور ملائکہ کے بارے میں فرمایا(ومن یقل منھم) اور جو اُن میں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ میں خدا ہوں تو ہم اسے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں واللہ (خدا کی قسم) اپنے حال کی خبر کوئی شخص نہ جانتا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے لیکن حضور ﷺ کی یہ شان نہیں بلکہ آپ نے تو ہمیں بتایا ہے کہ آپ پر لگائے جانے والے تمام الزامات کو دور فرما دیا گیا ہے۔ اسے حاکم نے بیان کیا ہے۔

{78} آپ ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا یہاں تک کہ اذان، خطبہ اور تشہد میں حضور ﷺ کا نام نامی اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

{79} آپ ﷺ کی ساری امت آپ ﷺ پر پیش کی گئی تا کہ آپ ﷺ اسے ملاحظہ فرما لیں۔

{80} قیامت تک آپ ﷺ کی امت کے ساتھ جو کچھ پیش آنے والا ہے وہ بھی آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔

{81} حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنے والی تمام مخلوقات آپ کے سامنے پیش کی گئی جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کا علم عطا کیا گیا تھا۔

{82} آپ ﷺ آدم کی ساری اولاد کے سردار ہیں۔ اللہ کے نزدیک آپ تمام مخلوق سے زیادہ معزز ہیں۔ آپ ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ تمام ملائکہ مقربین سے آپ کا مقام بلند ہے۔

{83} آپ ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ صاحب عقل و فراست ہیں۔ مندرجہ بالا خصائص کو ابن سراقہ نے بیان کیا ہے۔

{84} آپ ﷺ کو چار وزراء عطا ہوئے۔ دو آسمان میں یعنی حضرت جبریل ومیکائیل علیہما السلام اور دو زمین میں یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔

{85} چودہ نجیب صحابہ کرام حضور اکرم ﷺ کو عطا ہوئے۔ آپ کو ہر چیز سے سات کا عدد عطا کیا گیا۔

{86} آپ ﷺ کے ساتھ رہنے والا مامون ہو گیا جیسے غار میں ابوبکر صدیق۔

{87} نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ کے لئے معاون تھیں۔ آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور صاحبزادیاں تمام مخلوق سے افضل ہیں اور آپ کی ازواجِ مطہرات کا ثواب اور عذاب دوسری عورتوں کی نسبت دوگنا ہے۔

{88} آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیائے علیہم السلام کے علاوہ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ ان کی تعداد انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد کے قریب ہے اور سارے درجہ اجتہاد پر فائز ہیں۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا: اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

"میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے راہ پاؤ گے۔"

{89} بالاجماع آپ ﷺ کا شہر مقدس تمام شہروں سے افضل ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ افضلیت مکہ مکرمہ کے علاوہ شہروں پر ہے اور یہی مختار قول ہے۔

{90} قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء شریف میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے شہر (مدینہ منورہ) کے سانپوں کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔ صرف ڈرایا جا سکتا ہے اور سانپوں کو ڈرانے کے سلسلہ میں جو احادیث پاک وارِد ہیں وہ مدینہ طیبہ کے ساتھ خاص ہے۔

{91} نبی کریم ﷺ کے لیے مکہ کو دن کے کچھ حصہ میں حل بنا دیا گیا۔

{92} نبی کریم ﷺ کی دعا سے مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا گیا۔ مدینۃ النبی ﷺ کی مٹی امن والی اور اس کا غبار کوڑھ کے مرض سے نجات دلاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی دعا سے مدینہ منورہ کی بکریوں کے آدھے پیٹ میں اتنی برکت ہے جتنی برکت دوسری بکریوں کے پورے پیٹ میں ہوتی ہے۔

{93} نبی کریم ﷺ کی برکت سے مدینہ منورہ میں نہ دجال داخل ہوگا اور نہ ہی طاعون بیماری داخل ہوگی۔

{94} نبی کریم ﷺ کی برکت سے مدینہ طیبہ میں بخار کی بیماری کو جحفہ کی طرف منتقل کر دیا گیا اور مدینہ طیبہ اس سے محفوظ کر دیا گیا۔

{95} حضرت جبریل علیہ السلام جب طاعون اور بخار لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے بخار کو مدینہ منورہ میں روک لیا اور طاعون کو شام کی طرف بھیج دیا۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ نے بخار کو اختیار فرما لیا تو بخار مدینہ طیبہ کی گلیوں میں دیوانہ وار گھومتا رہا لیکن اہل مدینہ میں سے کسی شخص پر اثر انداز نہ ہو سکا پھر وہ حضور ﷺ کے درِ

اقدس پر حاضری کے لیے آگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ میں کس طرف جاؤں اور کسے درد کا مزا چکھاؤں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخار کو انصار کی طرف بھیج دیا۔

{96} آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتیوں سے قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

{97} آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملک الموت نے رُوح قبض کرنے کی اجازت طلب کی اور اس سے پہلے کسی مخلوق سے ملک الموت نے رُوح قبض کرنے کی اجازت طلب نہیں کی۔

{98} آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج سے نکاح حرام کر دیا گیا۔

{99} آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس زمین کے ٹکڑے میں مدفون ہیں وہ کعبہ اور عرش سے بھی افضل ہے۔

بعض محدثین کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت اختیار کرنا حرام ہے اور بعض کے نزدیک آپ کا نام یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا حرام ہے اور بعض کے نزدیک قاسم نام رکھنا بھی حرام ہے تاکہ اس نام والے کے والد کو ابوالقاسم نہ کہا جا سکے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت مبارک ہے۔ یہ سب قول مرجوح ہیں اسے نووی نے شرح مسلم میں بیان کیا ہے۔

{100} اللہ تعالیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دینا جائز ہے کسی اور کی قسم دینا جائز نہیں

کیونکہ یہ مقام کسی اور کو حاصل نہیں۔ اسے ابن عبد السلام نے بیان کیا۔

{101} نبی کریم ﷺ کا ستر کسی پر ظاہر نہیں ہوا اور اگر بالفرض کوئی شخص نبی کریم ﷺ کے ستر کو دیکھ لیتا تو اس کی آنکھیں نکال دی جاتیں۔

{102} نبی کریم ﷺ کے معاملے میں بھول کر بھی خطا کرنا جائز نہیں ہے۔ اسے ماوردی نے بیان کیا

{103} آپ ﷺ نسیان (بھول جانے سے) محفوظ ہیں۔ اِسے نووی نے امام نووی نے شرح مسلم میں بیان کیا۔

{104} نبی کریم ﷺ کے خصائص میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کرام کے خصائص کے جامع ہیں۔ یعنی جملہ انبیاء کرام کی تمام خصوصیات آپ ﷺ کی ذات میں موجود ہیں۔

{105} نبی کریم ﷺ کی اُمت کے عالم وہ فرائض سرانجام دیں گے جو سابقہ انبیاء کرام اپنی اُمت میں سرانجام دیتے تھے۔

حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

اور حدیث شریف میں ہے "عالم کا اپنی قوم میں وہ مقام ہے جو نبی کا اپنی امت میں۔"

{106} نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا

نام عبداللہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عبداً شکوراً فرمایا اور نعم العبد بھی فرمایا۔

{107} قرآن اور دوسری کسی کتاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی پر درود و سلام بھیجنا مذکور نہیں ہوا اور یہ وہ درجہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ کو تمام انبیاء سے ممتاز کر دیا گیا۔

{108} نبی کریم ﷺ کے نام مبارک اللہ تعالیٰ کے اسماء کی طرح توفیقی ہیں۔

5

باب نمبر (2)

دُنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے خصائص

{109} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے لئے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے لئے تمام زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا گیا اور پہلی اُمتیں صرف اپنے عبادت خانوں میں ہی عبادت کر سکتی تھیں۔

{110} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے لئے مٹی کو پاک اور پاک کرنے والی بنایا دیا گیا۔ اس کا مطلب وضو کی جگہ تیمم کرنا ہے۔ یہ اجازت پہلے انبیاء کرام کو تھی مگر اُمتوں کو نہیں تھی مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بھی یہ سعادت حاصل ہوگئی۔

{111} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا خاصہ ہے اسے وضو کی طرح تیمم سے بھی کامل طہارت ہوتی ہے نہ کہ بقیہ امتوں کی طرح صرف وضو سے ہی کامل طہارت حاصل ہوتی ہے۔ اور مسح علی الخفین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا خاصہ ہے۔

{112} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے پانی کو نجاست زائل کرنے کا آلہ بنایا گیا حالانکہ پہلی شریعتوں میں نجاست والی جگہ کو کاٹ دینا ضروری تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کی برکت سے پانی میں اگر نجاست گر جائے

اور پانی کثیر ہو تو اس میں نجاست اثر انداز نہیں ہوتی۔ پانی کے ساتھ استنجاء کرنا اور استنجا کے لئے ڈھیلا اور پانی دونوں کو استعمال کرنا بھی آپ ﷺ کی امت کے خصائص میں سے ہے۔

{113} پانچ نمازیں بھی امتِ محمدی ﷺ کا خاصہ ہیں۔ پہلی کسی امت و شریعت میں اکٹھی پانچ نمازوں کا وجود نہیں ہے۔ اور یہ نمازیں ان اعمال کا کفارہ ہیں جو اُن کے درمیان سرزد ہوں۔

{114} نمازِ عشاء اسی امت کا خاصہ ہے اس اور کسی امت نے نہیں پڑھا۔

{115} بعض کے قول کے مطابق اذان، اقامت، اللہ اکبر کے ساتھ نماز شروع کرنا اور آمین کہنا شریعت محمدیہ علی صاحبها الصلوة والسلام کا خاصہ ہیں۔

{116} نماز میں کلام کا حرام ہونا۔ قبلہ کی طرف رُخ کرنا۔ اللهم ربنا لك الحمد کہنا، فرشتوں کی طرح نماز میں صفیں بنانا بھی اسی امت کا خاصہ ہے۔

{117} نبی کریم ﷺ کی اُمت کا سلام، السلام علیکم ہے جو فرشتوں اور اہل جنت کا سلام ہے۔ جمعۃ المبارک کو عید کا درجہ حاصل ہونا، قبولِ دعا کی گھڑی اور عید الاضحی نبی کریم ﷺ کی شریعت کے خصائص میں سے ہیں۔ اسے ابوسعید نے شرفِ مصطفی میں اور ابن سراقہ نے بیان کیا ہے کہ نماز جمعہ نبی کریم ﷺ کی اُمت کے ساتھ خاص ہے۔

{118} جماعت کے ساتھ نماز، رات کی نماز، نمازِ عیدین، سورج اور چاند کے گرہن لگنے کی نمازیں، بارش کو طلب کرنے کی نماز اور نماز وتر نبی کریم

ﷺ کی شریعت کے خصائص میں سے ہیں۔ سفر میں نماز کو مختصر کرنا،

{119} نمازِ خوف اور یہ نماز کسی اُمت کے لئے مشروع نہیں تھی۔ جنگ میں نمازِ خوف پڑھنا، اشارے سے اور جس طرف ممکن ہو اسی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کی اجازت اور ماہِ رمضان نبی کریم ﷺ کی شریعت کے خصائص میں سے ہیں۔ اسے نے شرع تعرف میں بیان کیا گیا ہے۔

{120} نبی کریم ﷺ کی شریعت کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ رمضان میں شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور جنت کو مزین کیا جاتا ہے۔

{121} روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔ روزہ داروں کے لئے روزہ افطار کرنے تک فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ رمضان میں رات کو طلوعِ فجر تک کھانا پینا اور جماع مباح ہے حالانکہ پہلی اُمتوں میں سونے کے بعد یہ چیزیں حرام ہو جاتی تھیں۔ آغازِ اسلام میں یہی حکم تھا اور بعد کو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

{122} صومِ وصال (افطار کیے بغیر اکٹھے دو روزے رکھنا) نبی کریم ﷺ کی شریعت میں حرام ہے اور یہ روزہ پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔

{123} روزے کی حالت میں کلام کرنا مباح ہے حالانکہ پہلی شریعتوں میں حرام تھا اور نماز میں حکم اس کے برعکس ہے یعنی نبی کریم ﷺ کی شریعت میں نماز میں کلام جائز نہیں اور پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔

{124} نبی کریم ﷺ کی برکت سے رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

{125} سحری کھانا اور جلد روزہ افطار کرنا نبی کریم ﷺ کی شریعت کا خاصہ ہے۔
اسے ابن عربی نے میں بیان کیا۔

{126} لیلۃ القدر نبی کریم ﷺ کی اُمت کا خاصہ ہے جسے امام نووی نے شرح المہذب میں بیان کیا ہے۔

{127} نبی کریم ﷺ کی امت کے خصائص میں سے یوم عرفہ بھی ہے اور اسے امام قونوی نے بیان کیا ہے۔
یوم عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور یوم عاشورہ کے روزہ کو ایک سال کا کفارہ بنایا گیا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے۔

{128} نبی کریم ﷺ کی شریعت میں کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے دو نیکیاں ملتی ہیں کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی شریعت کا حکم ہے اور پہلے اس عمل پر ایک نیکی کا ثواب ملتا تھا کیونکہ وہ شروع تورات کا حکم تھا۔

{129} چشمہ سے غسل کرنا، مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

{130} نبی کریم ﷺ کی شریعت میں قبر میں لحد بنانے کا حکم ہے جبکہ پہلی شریعتوں میں قبر کو شق کیا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی شریعت میں اونٹوں کو نحر کرنے کا حکم ہے جبکہ پہلی شریعتوں میں ذبح کا حکم تھا۔ اسے مجاہد اور عکرمہ نے بیان کیا ہے۔

{131} بالوں کو خضاب لگانا اور پہلی اُمتوں میں یہ جائز نہیں تھا۔

{132} نبی کریم ﷺ کی شریعت داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو گھٹانے کا حکم دیتی ہے حالانکہ پہلی اُمتیں مونچھیں بڑھائی اور داڑھی چھوٹی رکھی جاتی تھی۔

{133} مغرب کو جلد اور فجر کو تاخیر سے پڑھنا نبی کریم ﷺ کی امت کا خاصہ ہے

{134} صرف اکیلے جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور یہودی صرف عید کے دن روزہ رکھتے تھے۔

{135} دس محرم کے روزہ کے ساتھ نو محرم کے روزہ کو ملانا نبی کریم ﷺ کی شریعت کا حکم ہے۔

{136} پیشانی پر سجدہ کرنا نبی کریم ﷺ کی امت کا خاصہ ہے اور پہلی اُمتیں ایک رخسار پر سجدہ کرتی تھیں۔

{137} نماز میں تمیل مکروہ ہے اور پہلی اُمتیں نماز میں تمیل کیا کرتی تھیں۔

{138} نماز میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور اسی طرح اختصار کرنا مکروہ ہے۔

{139} نبی کریم ﷺ کی امت میں یہ چیزیں مکروہ ہیں کہ نماز کے بعد دُعا کے لئے کھڑے ہونا۔ دورانِ نماز امام کا قرآن حکیم سے دیکھ کر تلاوت کرنا۔ دورانِ نماز خیالات میں منہمک ہونا۔

نبی کریم ﷺ کی شریعت نے عید کے دن نماز سے پہلے کھانے پینے کو جائز قرار دیا ہے اور اہل کتاب عید کے دن نماز سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے۔

{140} جوتوں اور موزوں میں نماز پڑھنا نبی کریم ﷺ کی شریعت کے خصائص میں سے ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا امام جب قرأت کرتا تو وہ جواب دیتے تھے اور اللہ جل مجدہٗ نے اس چیز کو اُمت محمدیہ ﷺ کے لئے ناپسند فرمایا اور فرمایا جب قرآن حکیم پڑھا جائے تو اس کو سنو اور خاموش ہو جاؤ۔ مستدرک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو جو نماز میں بائیں بازو پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ یہودیوں کی نماز ہے۔

{141} نبی کریم ﷺ کی اُمت میں عورتوں کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت ہے اور بنی اسرائیل کی عورتوں کو اجازت نہیں تھی۔

{142} پگڑیوں میں طرے رکھنا جو ملائکہ میں رائج ہے اور پنڈلیوں کے وسط تک چادریں باندھنا بھی نبی کریم ﷺ کی اُمت کے خواص میں سے ہے۔

{143} نبی کریم ﷺ کی شریعت میں ''سدل'' کپڑے کو دونوں کندھوں سے لٹکانا، اطلس پہننا، قمیض کو درمیان سے باندھنا، کچھ بالوں کو تھوڑا اور باقی کو زیادہ کاٹنا (انگلش کٹنگ) مکروہ ہے۔

{144} موت کے وقت تہائی مال کی وصیت، قمری مہینے، وقف اور نمازِ جنازہ جلدی ادا کرنا بھی نبی کریم ﷺ کی شریعت کے لیے خاص ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی اُمت تمام اُمتوں سے بہتر ہے۔ دیگر اُمتیں ان کے سامنے

پشیمان ہوں گی لیکن یہ اُمت کسی غیر کے آگے پشیمان نہیں ہو گی۔

{145} نبی کریم ﷺ کی اُمت کے لئے دو نام اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے مشتق فرمائے ہیں۔ اللہ کریم کے دو اسماء مبارکہ "السلام" اور "المومن" سے نبی کریم ﷺ کی اُمت کے دو نام مسلم اور مومن مشتق ہوئے ہیں۔

{146} نبی کریم ﷺ کے دین کا نام اِسلام ہے اور یہ وصف پہلے انبیاء علیہم السلام کا تھا اُمتوں کا نہیں تھا، حضرت عبداللہ یزید انصاری فرماتے ہیں کہ اپنے لیے وہ نام اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائے ہیں۔ حنفیت، اسلام اور ایمان۔

{147} نبی کریم ﷺ کی اُمت سے وہ تمام بوجھ ہٹا دیئے گئے جو اُمم سابقہ پر تھے۔ اگر مال کی زکوٰۃ دے دیں تو مال جمع کرنا ان کے لئے جائز ہے اور بہت سی چیزیں جن کے بارے میں پہلی شریعتوں میں سخت احکام تھے، وہ مسلمانوں کے لئے حلال کر دی گئی ہیں اور دین کے معاملہ میں ان پر کسی قسم کی تنگی نہیں رکھی گئی۔

{148} نبی کریم ﷺ کی اُمت کے لئے اونٹ، شترمرغ، جنگلی گدھا، بطخ، تمام قسم کی مچھلیاں، چربیاں، نہ بہنے والا خون جیسے جگر اور تلی اور رگیں حلال کی گئی ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہمارے لئے دو مردے اور دو خون حلال کیے گئے ہیں۔ مچھلی اور مکڑی (دو مردے) اور جگر اور تلی (دو خون)

{149} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں سے خطا اور بھول پر مواخذہ نہیں ہو گا۔

{150} نبی کریم ﷺ کی اُمت سے وسوسہ نفس پر پکڑ نہیں ہوگی جو آدمی برائی کا ارادہ کرے لیکن برائی نہ کرے اس کے نامہ اعمال میں برائی نہیں لکھی جائے گی بلکہ نیکی لکھی جائے گی کیونکہ گناہ سے بچنا بھی نیکی ہے اور اگر برائی کا ارتکاب کرے گا تو صرف ایک برائی لکھی جائے گی۔

{151} جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل بھی کرے اس کے نامہ اعمال میں دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جائیں گی۔

{152} نبی کریم ﷺ کی اُمت کو توبہ کے لئے قتل نہیں کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ کی امت کو اس بات سے نجات دی گئی ہے کہ جس چیز کو دیکھنا جائز نہیں اس چیز کو دیکھنے پر اُن کی آنکھیں نکال دی جائیں۔ نجاست والی جگہ کو کاٹ دیں، مال سے ایک چوتھائی بطور زکوٰۃ ادا کریں اور یہ صرف نبی کریم ﷺ کی اُمت کی خصوصیات میں سے ہی ہے۔

{153} نبی کریم ﷺ کی اُمت کے لئے اپنے بچوں کو عبادت کے لئے وقف کرنے، انہیں خصی کرنے اور رہبانیت اور سیاحت کا حکم منسوخ کر دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ”کہ میری شریعت میں عورتوں اور گوشت کو ترک کرنے اور اپنے آپ کو عبادت گاہوں کے لئے وقف کرنے کا حکم نہیں ہے۔“

{154} یہودیوں میں سے جو ہفتے کے دن کوئی کام کرتا اُسے سولی پر لٹکا دیا جاتا تھا لیکن نبی کریم ﷺ کی امت کے لیے جمعہ کا یہ حکم نہیں ہے۔

{155} پہلی امتی اس وقت تک کھانا نہیں کھاتی تھیں جب تک کہ نماز کے لئے

وضو نہ کرلیں۔ اُن میں سے جو چوری کرتا اُسے غلام بنالیا جاتا۔ جو خودکشی کرتا اس پر جنت حرام ہو جاتی تھی۔ جب کوئی اُن کا بادشاہ بنتا تو وہ انہیں غلام بنالیتا۔ ان کے مال بادشاہ کی ملکیت تصور ہوتے جو چاہتا لے لیتا اور جو چاہتا چھوڑ دیتا لیکن اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کی اُمت کو ان سخت آزمائشوں میں مبتلا نہیں فرمایا۔

{156} نبی کریم ﷺ کی اُمت کو چار نکاحوں اور تین طلاقوں کا اختیار دیا گیا ہے۔

{157} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ کتابیوں کے ساتھ شادی کر سکتے ہیں۔ لونڈی کو نکاح میں لے سکتے ہیں۔ حائضہ بیوی سے وطی کے علاوہ میل جول رکھ سکتے ہیں۔ صرف وطی کی ممانعت ہے جس انداز میں چاہیں بیوی کے پاس جا سکتے ہیں۔

{158} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں کو اختیار حاصل ہے کہ چاہیں تو اپنے مقتول کا قصاص لیں اور چاہیں تو دیت۔

{159} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ ظالم کو ظلم سے باز رکھیں۔ حالانکہ بنی اسرائیل پر یہ فرض تھا کہ جب ایک شخص دوسرے پر ہاتھ اُٹھائے تو دوسرے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ظالم کو کچھ نہ کہے جہاں تک کہ وہ یا تو اسے قتل کر دے یا چھوڑ دے۔

{160} نبی کریم ﷺ کی امت کے لئے یہ چیزیں حرام ہیں۔

پردہ والی جگہ کو کھولنا۔ مردوں پر رونا۔ تصویر بنانا۔ شراب پینا۔ لعب ولہو کے آلات۔ بہن سے نکاح کرنا۔ سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنا

اور مردوں کے لئے ریشم اور سونے کے زیور پہننا۔ غیر خدا کو سجدہ کرنا۔

{161} نبی کریم ﷺ کی امت کا سلام، السلام علیکم ہے اور پہلی اُمتوں کا یہ سلام نہیں تھا۔

{162} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں کا اجماع حجت ہے۔ ان کا اختلاف رحمت ہے جبکہ پہلے ایسا نہیں تھا طاعون مسلمانوں کے لیے باعث رحمت ہے اور پہلی اُمتوں کے لئے عذاب تھا۔

{163} نبی کریم ﷺ کی برکت، سے مسلمانوں جو دُعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ پہلی اور آخری کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور ہمیشہ اس سے دُور نہیں رہتے۔ وضو سے مسلمانوں کے گناہ معاف، ہوتے ہیں۔ نفلی نماز اُن کے لیے باقی رہتی ہے۔ وہ اپنے صدقات کھاتے اور اس پر انہیں ثواب بھی ملتا ہے۔

{164} نبی کریم ﷺ کی برکت سے مسلمانوں کو اعمال کا ثواب دُنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی انہیں اعمال کا ثواب ملے گا۔

{165} مسلمان جب پہاڑوں پر چلتے ہیں یا درختوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ مسلمانوں کے تقدس اور تسبیح کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں۔

{166} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں کے اعمال اور رُوحوں کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور فرشتے انہیں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالی اور فرشتے اُن پر سلام بھیجتے ہیں۔

{167} حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ نے نبی کریم ﷺ کی

اُمت پر خصوصی کرم فرمایا ہے اور ان پر اس طرح درود بھیجا ہے جیسے اللہ تعالی انبیاء پر درود بھیجتا ہے۔ جیسے کہ قرآن حکیم میں فرمایا: هو الذی یصلی علیکم و ملائکة۔

{168} یہ نبی کریم ﷺ کی اُمت کا خاصہ ہے کہ ان کی روح اپنے بستروں پر قبض کی جاتی ہے لیکن بارگاہِ الہی میں وہ شہید لکھے جاتے ہیں۔ اُن کے آگے دستر خوان رکھا جاتا ہے اور اسے اُٹھانے سے پہلے (نبی کریم ﷺ کی برکت سے) اُن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

{169} ایک مسلمان کپڑا پہنتا ہے اور اُسے اتارنے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی امت کے صدیقین تمام صدیقین سے افضل ہیں۔

{170} نبی کریم ﷺ کی امت میں اہل باطل اہل حق پر غالب نہیں آسکتے۔

{171} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں کے لئے باہم جھگڑا مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

{172} مسلمانوں کو اس بات سے محفوظ رکھا گیا ہے کہ ساری اُمت گمراہی پر متفق ہو جائے۔

{173} نبی کریم ﷺ کی اُمت سے نفس کے وسوسہ پر پکڑ نہیں ہوگی۔

{174} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمان خدا کے معاملہ میں کسی لعن طعن قبول نہیں کرتے۔

{175} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمان آپ میں نہایت رحم دل اور کافروں کے لیے نہایت سخت ہیں۔ ان کو نماز پڑھنے اور خدا کی راہ میں خون

بہانے سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ استغفار سے ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ندامت اُن کے حق میں توبہ کا حکم رکھتی ہے۔

{176} روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی امت کو چار ایسے اعزاز عطا فرمائے ہیں جو مجھے بھی عطا نہیں ہوئے تھے۔ میری توبہ مکہ کے ساتھ خاص تھی اور امت محمد ﷺ کا ہر ایک مسلمان ہر جگہ توبہ کر سکتا ہے۔ جب مجھ سے خطا سرزد ہوئی تو میرے کپڑے سلب کر لیے گئے لیکن ان کے کپڑے گناہ کی وجہ سے نہیں اُتارے جاتے۔ میرے اور میری بیوی کے درمیان فرقت ڈال دی گئی اور مجھے جنت سے نکال دیا گیا۔ اور فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص جب گناہ کرتا تو اس کے لیے حلال کھانے بھی حرام ہو جاتے اور اس کا گناہ اس کے گھر کے دروازے پر لکھ دیا جاتا۔ لیکن نبی کریم ﷺ کی امت کے ساتھ ایسا نہیں کیا جاتا۔

{177} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا گیا ہے کہ وہ بھوک سے نہیں مریں گے۔ اپنوں کے علاوہ کسی ایسے دشمن کے ہاتھوں ہلاک بھی نہ ہوں گے جو انہیں تباہ و برباد کر دے اور نہ ہی وہ خوف سے ہلاک ہوں گے۔

{178} نبی کریم ﷺ کی امت کو اس قسم کے عذاب میں مبتلا نہیں کیا جائے گا جس میں پہلی قومیں مبتلا کی گئیں۔

{179} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں میں سے دو شخص کسی کے متعلق

اچھی شہادت دیں گے تو اس پر جنت واجب ہو جائے گی اور پہلی اُمتوں سے سو آدمیوں کی گواہی پر جنت واجب ہو گی۔

{180} مسلمانوں کے اعمال اور عمریں دیگر اُمتوں کی نسبت کم ہیں لیکن اجر میں نبی کریم ﷺ کی امت دیگر اُمتوں پر فوقیت رکھتی ہے۔

{181} پہلی اُمتوں سے کوئی شخص اگر نبی کریم ﷺ کی اُمت سے تیس گنا زیادہ عبادت گزار ہو تو نبی کریم ﷺ کی اُمت کا ایک مسلمان اس سے تیس گنا بہتر ہیں۔

{182} نبی کریم ﷺ کی اُمت کو مصیبت کے وقت کی نماز، رحمت، ہدایت اور اوّل و آخر ہر چیز کا علم عطا کیا گیا ہے۔

{183} مسلمانوں کے لیے ہر شے کے خزانے کھول دیئے گئے ہیں یہاں تک کہ علم کے خزانے بھی کھول دیے گئے۔

{184} نبی کریم ﷺ کی اُمت کو اسناد، حسب و نسب، تصنیف کتب اور اپنے نبی کریم ﷺ کی سنت کی حفاظت کا ملکہ عطا فرمایا گیا ہے۔ ابو علی جبائی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو تین چیزوں کے ساتھ خاص فرمایا جو پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئی تھیں۔ اور وہ یہ ہیں اسناد، انساب اور اعراب۔

ابن عربی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں اس اُمت سے پہلے کسی اُمت کو تصنیف و تحقیق کا ملکہ عطا نہیں ہوا تھا۔ "شرح المحصول" میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اُمت کے ایک اُمتی کو مختصر عمر میں علم کا اتنا خزانہ حاصل

ہو جاتا ہے جو گزشتہ اُمتوں میں طویل عمر میں بھی حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اور فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے اس اُمت کے مجتہدین نے استنباط مسائل اور علوم و معارف میں اتنا خزانہ چھوڑا ہے جس کے مقابلہ میں اُن کی عمریں بہت کم تھیں۔

{185} حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی اُمت کو ''حفظ'' کی وہ دولت عطا کی ہے جو پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئی تھی۔ یہ نبی کریم ﷺ کی اُمت کی خصوصیت بھی ہے اور ان کا اعزاز بھی ہے۔

{186} نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ میری اُمت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر ثابت قدم رہے گا اور زمین ایسے مجتہد سے خالی نہیں ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی حجت کو قائم کرے گا حتیٰ کہ قیامت کبریٰ آجائے۔ (یہ اس امت کا خاصہ ہے کہ ہر صدی میں کوئی نہ کوئی مجتہد ضرور ہوتا ہے جیسا کہ چودھدویں صدی کے مجتھد میرے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن تھے۔)

{187} اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی اُمت میں ہر سو سال بعد ایک ایسی ہستی کو بھیجتا رہے گا جو امورِ دین کی تجدید کرے جیسا کہ اس صدی میں میرے شیخ طریقت امیر اہلسنت محمد الیاس عطار قادری کی ذات کریمہ) حتیٰ کہ آخری صدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ اور نبی کریم ﷺ کی اُمت میں قطب، اوتاد، نجباء اور ابدال ہوں گے۔ اسے امام قونوی نے شرح التعرف میں بیان کیا ہے۔

{188} نبی کریم ﷺ کی اُمت میں ایک ایسی ہستی بھی ہوگی جو نماز میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت فرمائے گی (وہ امام مہدی کی ذات کریمہ ہے) اور ایک نبی کریم ﷺ کی اُمت میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو اپنی تسبیح کی وجہ سے فرشتوں کی طرح کھانے پینے سے بے نیاز ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ کی اُمت کے مسلمان دجال سے جنگ کریں گے۔ نبی کریم ﷺ کی اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہوں گے۔ فرشتے آسمانوں پر اُن کی اذانوں اور تلبیوں کی آواز سنیں گے۔ نبی کریم ﷺ کی اُمت کی راتیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے گزریں گی۔ وہ ہر بلند مقام پر خدا کی تکبیر کہیں گے اور ہر پستی کے وقت اس کی تسبیح کریں گے۔ وہ کام کرنے سے پہلے انشاء اللہ کہیں گے۔

{189} نبی کریم ﷺ کی اُمت کے لوگ جب غصہ میں ہوں گے کلمہ توحید پڑھیں گے۔ جب ان میں اختلاف پیدا ہوگا سجدے میں گر جائیں گے۔ جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو پہلے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کریں گے اور پھر اس کام کو شروع کریں گے۔ جب کسی سواری کی پیٹھ پر بیٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے۔ قرآن ان کے سینے میں محفوظ ہوگا۔ جو اُن میں سے سابقون الاولون کے زمرے میں ہیں وہ سابق ہی ہیں وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

{190} نبی کریم ﷺ کی اُمت میں سے میانہ رو ہیں وہ نجات یافتہ ہیں۔ ان سے بہت آسان حساب لیا جائے گا اور اُن میں سے ظالموں کو بھی بخش دیا

جائے گا۔اُن میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ رحمت کے سایہ میں ہے۔

{191} وہ مختلف رنگوں کے کپڑے پہنیں گے۔نماز کے لیے سورج کی رعایت کریں گے،وہ اُمت وسط اور اس کے سب لوگ عادل ہیں۔

{192} نبی کریم ﷺ کی اُمت کے مسلمان جب جنگ کرتے ہیں تو فرشتے اُن کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتے ہیں۔

{193} نبی کریم ﷺ کی اُمت پر چیزیں فرض کی گئی ہیں جو انبیاء کرام پر فرض کی گئی تھیں مثلاً وضو،جنبی پر غسل،حج،جہاد۔

{194} اس امت کو وہ نوافل ادا کیے گئے ہیں جو پہلے انبیاء کرام کو ہی عطا ہوئے تھے۔

{195} نبی کریم ﷺ کی اُمت کو قرآن حکیم میں "یا ایھا الذین آمنوا! اے ایمان والو! کہہ کر پکارا گیا اور دوسری اُمتوں کو اس طرح مخاطب نہیں کیا گیا بلکہ اے مسکینو وغیرہ کہہ کر پکارا گیا اور ان دونوں خطابوں میں بہت فرق ہے۔

امام دِمیری شرح منہاج میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت سے فرمایا:فاذ کرونی اذ کر کم یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ اُسے بلا واسطہ یاد کریں اور بنی اسرائیل کو فرمایا کہ تم میری نعمتوں کو یاد کرو کیونکہ وہ نشانیوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے اس لیے انہیں حکم دیا گیا کہ وہ نعمتوں کو یاد کریں تا کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ذکر تک پہنچ سکیں۔

امام زرکشی فرماتے ہیں کہ وہ تمام اخلاق اور معجزات جو نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی میں جمع تھے وہ تمام حضور ﷺ کی اُمت میں تقسیم ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ خود معصوم تھے اور حضور ﷺ کی اُمت کا اجماع بھی معصوم ہے۔

بعض آئمہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے اسرار و احکام اُمت کو عطا فرما دیئے تو آپ ﷺ کو موت و حیات کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے موت کو اختیار فرمایا اور چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اختیار عطا نہیں ہوا تھا اس لیے ملک الموت جب رُوح قبض کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار دیا۔

{196} نبی کریم ﷺ کی اُمت کے غلاموں اور لونڈیوں کی تعداد دوسری اُمتوں کی نسبت زیادہ ہوگی۔

{197} حضرت عکرمہ سے روایت ہے پہلے کوئی اُمت ایسی نہیں گزری جس میں مختلف نسلوں کے لوگ شامل ہوں، یہ شرف نبی کریم ﷺ کی اُمت کو حاصل ہے۔

{198} حدیث شریف میں ہے کہ جب آیت والسابقون الاولون من المھاجرین نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بشارت (رضائے الٰہی) میری ساری اُمت کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے بعد ناراضی نہیں۔

{199} حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اُمت کے علاوہ کسی

اُمت میں جب اِختلاف ہوا تو ان کے باطل پرستوں نے اللہ والوں کو تکلیف دی لیکن اس اُمت کی شان یہ نہیں۔

{200} امام جزدلی کہتے ہیں کہ اہل قبلہ کا نام نبی کریم ﷺ کی اُمت کے لیے خاص ہے۔ سنن ابی داؤد کی ایک حدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اُمت کے خلاف دو تلواریں جمع نہیں فرمائے گا۔ ایک ان کی اپنی تلوار اور ان کے دشمن کی تلوار۔

{201} حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کی اُمت میں کپڑے اُتارنا، حد کے وقت بھگانا، کینہ اور ذلیل کرنا حلال نہیں۔

{202} حدیث شریف میں ہے کہ کوئی امت کسی کی وارث نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی اُمت کی کسی اُمت پر گواہی معتبر ہے سوائے نبی کریم ﷺ کی اُمت کے کیونکہ اس اُمت کی گواہی دوسری اُمتوں پر معتبر ہوگی۔

{203} امام ابن جوزی فرماتے ہیں شریعتوں کی ابتداء حکم تخفیف پر تھی اور حضرت نوح، صالح اور ابراہیم علیہم السلام کی شریعتوں میں شدت نہیں تھی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعتوں میں سختی آئی۔ اس کے بعد حضور ﷺ کی شریعت تشریف لائی جس نے اہل کتاب کی شدت کو ختم کیا اور پہلی شریعتوں کی آسانیوں کو بھی ترک کر دیا بلکہ اس شریعت میں میانہ روی سے کام لیا گیا۔

باب نمبر (3)

آخرت میں نبی کریم ﷺ کے خصائص

{204} نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ سب سے پہلے اپنی قبر پرانور سے باہر تشریف لائیں گے۔"صعقہ" سے افاقہ کا ابتداء نبی کریم ﷺ کی ذات سے ہی ہوگی۔

{205} نبی کریم ﷺ کو میدانِ محشر میں سواری کے لیے براق پیش کیا جائے گا اور ستر ہزار فرشتے آپ ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔

{206} نبی کریم ﷺ کی آمد کا اعلان میدانِ محشر میں آپ ﷺ کا نام لے کر کیا جائے گا۔

{207} نبی کریم ﷺ کو جنت کا بہترین لباس پہنایا جائے گا۔

{208} نبی کریم ﷺ عرشِ اعظم کے دائیں جانب مقام محمود پر تشریف فرما ہوں گے۔

{209} قیامت کے دن لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں ہو گا۔حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر جملہ انبیاء کرام علیہم السلام آپ ﷺ کے جھنڈے کے سائے تلے ہوں گے۔

{210} یوم قیامت میں نبی کریم ﷺ ہی تمام انبیاء کے پیشوا اور قائد ہوں گے۔

{211} نبی کریم ﷺ ہی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے کا شرف حاصل ہوگا۔

{212} نبی کریم ﷺ ہی سب سے پہلے سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھا کر اور اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔

{213} نبی کریم ﷺ ہی شفاعت کی ابتداء فرمائیں گے اور آپ ﷺ ہی کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

{214} نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ شان عطا فرمائی ہے کہ جب تمام لوگ اپنے اپنے درجات کی بلندی کے لیے میں سوال کر رہے ہوں گے اس وقت نبی کریم ﷺ دوسروں کی شفاعت فرما رہے ہوں گے۔
نبی کریم ﷺ اپنے تمام اُمتیوں کو جہنم سے نکالنے کے بارے میں شفاعت فرماتے رہیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی جہنم میں باقی نہیں رہے گا۔ امام سبکی نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نیک مسلمانوں کی بھی شفاعت فرمائیں گے تا کہ طاعات میں ان سے جو غلطیاں سرزد ہوئی ہیں اُن سے درگزر فرمایا جائے۔ اسے امام قزوینی نے العروۃ الوثقیٰ میں بیان کیا ہے۔

{215} جن کا حساب ہو رہا ہوگا نبی کریم ﷺ حساب کی آسانی کے لیے شفاعت فرمائیں گے۔

{216} نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ مشرکین کے بچوں کے لیے شفاعت فرمائیں گے کہ اُن کو عذاب نہ دیا جائے۔

{217} نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ نے اپنے رب سے دُعا کی کہ آپ کے اہل بیت سے کوئی شخص دوزخ میں داخل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی یہ دُعا قبول فرمائی۔

{218} نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ سب سے پہلے پل صراط سے گزریں گے۔

{219} نبی کریم ﷺ کو سر کے ہر بال کے بدلے اور چہرے میں ایک نور عطا کیا گیا حالانکہ دیگر انبیاء کرام کو صرف دو نور عطا کیے گئے تھے۔

{220} پل صراط سے گزرنے والوں کو حکم ہوگا کہ آنکھیں بند کرلیں تاکہ نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ کی صاحبزادی پل صراط عبور کرلیں۔

{221} آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کے دروازہ پر دستک دیں گے۔ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ کے بعد آپ کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا جنت میں داخل ہوں گی۔

{222} نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ کو حوضِ کوثر عطا ہوگا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو حوض عطا ہوں گے لیکن آپ ﷺ کا حوض سب سے وسیع ہوگا اور اس سے سیراب ہونے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔

{223} نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ کو وسیلہ کا درجہ عطا ہوگا اور یہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ عبدالخلیل قصری کہتے ہیں جو وسیلہ آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہوگا۔ اِس سے مراد توسل ہے۔ یعنی نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذریعہ اور واسطہ ہوں گے اور یہ اس لیے کہ حضور ﷺ جنت میں اللہ تعالیٰ کے وزیر ہوں گے اور جس کسی کو جو چیز بھی ملے گی آپ

کے وسیلہ ہی سے ملے گی۔

{224} نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ کے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوں گے۔ آپ کا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

{225} آپ ﷺ کے منبر شریف اور روضہ مبارکہ کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا۔

{226} نبی کریم ﷺ سے خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچانے پر کوئی گواہ طلب نہیں کیا جائے گا جبکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے تبلیغ دین پر گواہ طلب کیے جائیں گے۔

{227} نبی کریم ﷺ کے تعلق اور نسب کے علاوہ تمام تعلق اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کل نسب وسبب منقطع یوم القیامۃ الا نسبی و سببی: میرے تعلق اور نسب کے علاوہ تمام تعلق اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن حضور ﷺ کی اُمت آپ ﷺ کی طرف منسوب کی جائے گی اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی اُمتیں ان کی طرف منسوب نہیں کی جائیں گی۔

اور بعض آئمہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دِن صرف آپ ﷺ کی نسبت فائدہ پہنچائے گی اور کسی دوسرے نسبت سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

{228} حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم کے لیے روزِ قیامت حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت صرف حضور ﷺ کے نام مبارک پر ہوگی اور انہیں ابو محمد (ﷺ) کہہ

کر پکارا جائے گا۔

احادیث کریمہ میں ہے کہ قیامت کے دن اہل فترت کا امتحان ہوگا اور جس نے اطاعت کی تھی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ جنت کے درجے قرآن حکیم کی آیات کے برابر ہیں۔ایک جنتی کو کہا جائے گا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو اور اُوپر بڑھو۔ تو اس جنتی کا درجہ اس آخری آیت کے برابر ہوگا جسے وہ تلاوت کرے گا۔ دوسری کسی کتاب کا یہ مقام نہیں ہے اور اس روایت سے نبی کریم رؤوف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خصوصیت بھی مستنبط ہوتی ہے کہ جنت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب (قرآن حکیم) کی تلاوت ہوگی اور جنت میں صرف آپ کی زبان بولی جائے گی۔

{229} حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم رؤوف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دستک دیں گے۔خازن جنت اُٹھیں گے اور کہیں گے کون؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو خازن کہے گا۔ میں ابھی اُٹھتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دروازہ کھولتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نہ کسی کے لیے اُٹھا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے اُٹھوں گا۔

باب نمبر (4)

آخرت میں نبی کریم ﷺ کی امت کے خصائص

نبی کریم ﷺ کا ایک خاصہ یہ بھی ہے۔

{230} تمام اُمتوں سے پہلے نبی کریم ﷺ کی اُمت سے زمین سے نکلے گی اور حضور اکرم ﷺ کی اُمت کے چہرے وضو آثار کی وجہ سے روشن ہوں گے اور اُن کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے اور وہ مرتبہ میں بلند ہوں گے۔ انہیں نبیوں کی طرح دو نور حاصل ہوں گے اور باقی انبیاء کی اُمتوں کو صرف ایک نور حاصل ہوگا۔

{231} نبی کریم ﷺ کی امت کے لوگوں پر سجدہ کے اثر کی وجہ سے چہروں پر ایک نشانی ہوگی اور ان کی اولاد ان کے آگے آگیں کی خیر خواہی کے لیے دوڑ رہی ہوگی۔ ان کے اعمال نامے ان کے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ پل صراط سے بجلی اور ہوا کی طرح گزر جائیں گے۔ ان کے نیکو کار گناہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ انہیں دُنیا اور برزخ میں میں تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا تا کہ یہ امت میں عذاب سے محفوظ ہو۔

{232} نبی کریم ﷺ کی امت کے لوگ قبروں میں گناہ گار داخل ہوں گے اور

قبروں سے اُٹھتے وقت گناہوں سے صاف ہونگے۔ زندہ مسلمانوں کی استغفار کی وجہ سے اُن کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

{233} نبی کریم ﷺ کی امت کو وہ کچھ ملے گا جس کی وہ کوشش کریں گے یا جو ان کے لیے کوشش کی جائے گی اور پہلی اُمتوں کو وہی کچھ ملا جس کے لیے انہوں نے خود کوشش کی۔ اسے عکرمہ نے بیان کیا۔

{234} تمام مخلوقات سے پہلے نبی کریم ﷺ کی امت کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ان کی بے خبری میں کی ہوئی غلطیاں معاف کر دی جائیں گی۔ ان کے اعمال کا وزن سب سے زیادہ ہوگا۔

{235} نبی کریم ﷺ کی امت کو عادل حاکموں کا مرتبہ حاصل ہوگا اور وہ لوگوں پر گواہی دیں گے کہ ان کے انبیاء نے ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ہر ایک کو یہودی یا نصرانی عطا کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا اے مسلمان، اسے آگ سے نجات دے کر تجھ پر نثار کیا جاتا ہے۔

{236} نبی کریم ﷺ کی امت تمام اُمتوں سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔

{237} اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اَسی صفیں نبی کریم ﷺ کی اُمت مرحومہ کی ہوں گی اور چالیس صفیں باقی اُمتوں کی ہوں گی۔

اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی امت پر تجلی فرمائے گا اور وہ اس کے دیدار کی لذتوں سے لطف اندوز ہوں گے

اور اسے سجدہ کریں گے۔ ابن ابی حمزہ کے نزدیک باقی اُمتوں کے سلسلے میں دونوں احتمال موجود ہیں کہ انہیں اللہ تعالی کا دیدار ہوگا یا نہیں۔

{238} حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ہر اُمت میں سے کچھ لوگ جنت میں جائیں گے اور کچھ دوزخ میں مگر نبی کریم ﷺ کی ساری اُمت جنت میں جائے گی۔ (کچھ وقتی طور پر جہنم میں جائیں گے پھر نکال کر جنت میں بھیجے جائیں گے)

دُوسرا حصہ

نبی کریم ﷺ کے وہ خصائص جو آپ ﷺ کو آپ کی اُمت سے ممتاز کرتے ہیں۔اس کے چار باب ہیں۔

باب نمبر (1)

وہ فرائض و واجبات جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں

فرائض و واجبات کے نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہونے میں حکمت یہ ہے کہ ان واجبات کے ذریعے آپ ﷺ کے درجات میں ترقی اور اضافہ ہو۔

درج ذیل چیزیں صرف حضور ﷺ پر واجب ہیں۔

{1} نماز چاشت، وتر، رات کی نماز، مسواک کرنا، قربانی دینا، مشاورت نبی کریم ﷺ پر واجب تھا۔

{2} فجر کی دو رکعتیں کریم ﷺ پر واجب تھیں جیسے کہ مستدرک وغیرہ میں ہے

{3} جمعہ کا غسل کریم ﷺ پر واجب تھا۔

{4} زوال کے وقت چار رکعتیں پڑھنا کریم ﷺ پر واجب تھا۔ یہ حضرت سعید ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔

{5} ہر نماز سے پہلے وضو کرنا کریم ﷺ پر واجب تھا۔ (پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا)

{6} کریم ﷺ پر یہ بھی واجب تھا کہ جب بھی وضو ٹوٹ جائے اسی وقت وضو

کرنا اور وضو کے بغیر نہ کسی سے کلام کرنا اور نہ سلام کا جواب دینا۔

{7} تلاوتِ قرآن کریم سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا کریم ﷺ پر واجب تھا۔

{8} دشمن کے سامنے ڈٹ جانا کریم ﷺ پر واجب تھا خواہ ان کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

{9} کریم ﷺ پر یہ بھی واجب تھا کہ جب جنگ میں کسی شخص سے مقابلے میں ہوں تو اِسے قتل کیے بغیر اس سے علیحدہ نہ ہونا۔

{10} ناپسندیدہ کام کو بدل دینا بھی نبی کریم ﷺ پر واجب تھا۔

اور ان دونوں امور میں حضور ﷺ کی خصوصیت کئی لحاظ سے ہے۔

(ا) یہ چیزیں (دشمن کا مقابلہ اور ناپسندیدہ چیز کا خاتمہ) نبی کریم ﷺ کے حق میں فرضِ عین ہیں اور باقی لوگوں کے حق میں فرضِ کفایہ۔ اسے جرجانی نے شافی میں بیان کیا ہے۔

(ب) برے کام پر نبی کریم ﷺ کے لیے ناپسندیدگی کا اظہار واجب ہے اور باقی اُمت کے لیے واجب نہیں۔

(ج) یہ حکم آپ سے خوف الٰہی کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا یہ اس وقت ہے جب برائی کے مرتکب کو منع نہ کرنے پر برائی میں بڑھ جانے کا خطرہ ہو۔ یہ اس لیے تا کہ آپ کے خاموش رہنے سے اس کے مباح ہونے کا گمان نہ گزرے۔ اسے علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے۔

{11} مسلمانوں میں سے جو شخص تنگدستی کے عالم میں فوت ہو جائے نبی کریم ﷺ

پر اس کے قرض کی ادائیگی واجب ہے۔ یہ صحیح قول کے مطابق ہے۔

{12} صحیح قول کے مطابق نبی کریم ﷺ پر اپنی ازواجِ مطہرات کو اختیار دینا واجب ہے کہ خواہ وہ آپ ﷺ سے علیحدہ ہو جائیں خواہ آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔

{13} اگر وہ نبی کریم ﷺ کا ساتھ اختیار کریں تو انہیں ساتھ رکھنا بھی آپ ﷺ پر واجب ہے۔

{14} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ ازواجِ مطہرات کی موجودگی میں دوسری عورتوں سے نکاح کو ترک کر دیں۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا تا کہ ازواجِ مطہرات پر یہ حضور ﷺ کا احسان ہو کہ آپ نے ان پر کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

{15} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ جب کوئی حیران کن چیز دیکھیں تو یہ کلمات کہیں۔ لبيك ان العيش عيش الاخره "میں حاضر ہوں بیشک زندگی آخرت کی ہے۔"

{16} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ آپ کامل اور مکمل نماز ادا کریں اس میں کسی قسم کی خرابی نہ ہو۔ اسے ماوردی نے بیان کیا ہے۔

{17} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ جس نفلی عبادت کو شروع کریں اسے مکمل فرمائیں۔

{18} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ اچھے طریقے سے جواب دیں اور دفاع کریں۔ آپ ﷺ کو اکیلے اتنے علم عطا کیا گیا ہے جتنا علم تمام

انسانوں کو عطا کیا گیا ہے بلکہ اس بھی زیادہ۔

{19} نبی کریم ﷺ لوگوں سے گفتگو کے وقت بھی مشاہدۂ حق سے فیض یاب ہوتے تھے۔

ان تینوں چیزوں کو ابن سبع نے اور ابن القاص نے تلخیص میں بیان کیا ہے اور ابوسعید فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو اکیلے اتنے عمل کا مکلف بنایا گیا جتنے عمل کا مکلف تمام لوگوں کو بنایا گیا۔

{20} ابن القاصی اور قفال نے زوائد الروضہ میں تحریر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت وحی میں دُنیا سے علیحدہ ہو جاتے تھے اس کے باوجود نماز، روزہ اور دیگر احکام نبی کریم ﷺ سے ساقط نہیں ہوتے تھے۔

{21} نبی کریم ﷺ کے قلب مبارک میں کسی چیز خواہش پیدا ہوتی تو آپ ستر مرتبہ استغفار کرتے۔ ابوسعید نے یوں تحریر کیا کہ "جو چیزیں نبی کریم ﷺ پر واجب ہوئی ہیں ان میں سے ایک ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرنا تھا۔ یہ چیز بھی آپ ﷺ کے خصائص میں شمار کی گئی ہے کہ عصر کے بعد دو رکعتیں بھی آپ ﷺ پر واجب تھیں۔"

{22} نبی کریم ﷺ کے تمام نوافل فرض کا درجہ رکھتے تھے کیونکہ نفل تو نماز میں نقصان کی تلافی کے لیے ہوتے ہیں اور حضور ﷺ کی نماز میں نقص و عیب ہوتا ہی نہیں تھا۔

{23} نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا کہ آپ کو ہر روز پانچ نمازوں میں سے ہر نماز کے عوض پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا جیسے کہ شب معراج کی احادیث

میں آیا ہے۔

{24} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واجب ہے کہ آپ اگر نماز کے اوقات میں کسی سونے والے کے پاس سے گزریں تو اسے جگائیں اور یہ حکم قرآن حکیم کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔"ادعوا الی ربك بلاؤ اپنے رب کے راستہ کی طرف۔"

{25} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عقیقہ، تحفے کا بدلہ دینا، کافروں پر سختی کرنا، مومنوں کو جنگ پر ابھارنا واجب ہے۔

{26} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر توکل واجب ہے۔

{27} مسلمانوں میں سے جو تنگدست میں مرجاتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بچوں کو کھلایا کرتے تھے۔

{28} اگر کوئی شخص تنگدست ہوتا اور اس کے ذمہ کوئی کفارہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کیوادا فرمادیتے تھے۔

{29} مکروہ امور (ناپسندیدہ امور) پر صبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واجب تھا۔ صبح و شام یادِ الٰہی میں مصروف رہنے والوں کے ساتھ اپنے دِل کو صابر رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واجب تھا۔

{30} آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نرمی کرنا، سختی کو ترک کرنا واجب تھا اور آپ پر جو کچھ نازل ہوا اسے لوگوں تک پہنچانا، لوگوں کے ساتھ اس انداز سے گفتگو کرنا کہ وہ سمجھ جائیں۔ جو اپنے مال کا صدقہ ادا کرے اس کے لیے دُعا کرنا واجب تھا۔

{31} اور ایک قول یہ ہے کہ حضور ﷺ پر ہر وہ کام جو تقرب الی اللہ کا باعث بن سکے واجب تھا۔

{32} آپ ﷺ پر واجب تھا کہ اگر کوئی وعدہ کریں تو انشاءاللہ کہیں اور کسی کام کو کل پر ملتوی کرنے کا اعلان فرمائیں تو اس وقت بھی انشاءاللہ کہیں۔

{33} ابن سعد فرماتے ہیں آپ ﷺ پر مسلمانوں کے مال کی حفاظت واجب تھی۔

{34} امام جرجانی کے قول کے مطابق آپ ﷺ کے حق میں امامت اذان سے افضل تھی کیونکہ آپ ﷺ سے سہو اور غلطی کا امکان بالکل نہیں۔

{35} بعض احناف کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے عہد مبارک میں نمازِ جنازہ کا فرض اس وقت تک ادا نہیں ہوتا تھا جب تک آپ ﷺ نمازِ جنازہ ادا نہ فرمالیں۔اس کی تاویل یہ کی گئی ہے کہ نمازِ جنازہ حضور ﷺ کے حق میں فرضِ عین ہے جبکہ دوسرے لوگوں کے حق میں یہ فرض کفایہ تھا۔

باب نمبر (2)

وہ محرمات (حرام کردہ اشیاء) جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں

{36} آپ ﷺ پر زکوٰۃ، صدقہ اور کفارہ کا مال حرام ہے اور زکوٰۃ کا مال آپ ﷺ کے اہل بیت پر بھی حرام ہے اور بعض کے نزدیک اہل بیت پر صدقہ بھی حرام ہے اور اسی پر امام مالک کا فتویٰ ہے اور صحیح قول کے مطابق زکوٰۃ آپ ﷺ کے اہل بیت کے موالی کے لیے بھی حرام ہے اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات پر یہ چیزیں بالاجماع حرام ہیں۔ اسے ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے۔

{37} آپ ﷺ پر نذر کا مال کھانا، صرف حضور ﷺ کے لیے کسی چیز کا وقف کیا جانا حرام ہے کیونکہ وقف نفلی صدقہ ہے اور "الجواہر للمقولی" میں ہے کہ نفلی صدقہ آپ ﷺ پر حرام ہے۔ عام لوگوں کے برخلاف جیسے مساجد اور کنوؤں کا پانی وغیرہ۔

{38} آپ ﷺ کی آلِ کا زکوٰۃ پر عامل بننا بھی حرام ہے۔

{39} نذر اور کفارہ کا مال اہل بیت کے لیے حرام ہے۔

{40} آپ ﷺ پر وہ چیز جس کی بدبو ہو اسے کھانا بھی حرام ہے۔

{41} سہارا لے کر کھانا بھی آپ ﷺ پر حرام ہے۔

اور صحیح قول یہ ہے کہ یہ دونوں مذکورہ بالا امور مکروہ ہیں۔ یہ ابوسعید نے شرف المصطفیٰ میں کہا ہے۔

{42} آپ ﷺ پر لکھنا، شعر کہنا اور شعر کی روایت کرنا اور کتاب سے پڑھنا حرام تھا۔

امام بغوی تہذیب میں لکھتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ بہت اچھا لکھ سکتے تھے لیکن لکھتے نہیں تھے۔ آپ اچھا شعر کہہ سکتے تھے لیکن کہتے نہیں تھے اور صحیح قول یہ ہے کہ آپ نہ لکھتے نہ شعر کہتے تھے بلکہ آپ اچھے اور برے شعر میں تمیز کر سکتے تھے۔

{43} آپ ﷺ پر زِرہ پہن لینے کے بعد جنگ کرنے سے پہلے اِسے اُتار دینا حرام تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے اور دشمن کے درمیان فیصلہ فرما دے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی حکم ہے۔ ابن سعد اور ابن سراقہ کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب جہاد کے لیے نکلتے تو واپس نہ لوٹتے اور نہ دشمن سے مقابلہ میں شکست کھاتے خواہ دشمن کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

{44} یہ بات بھی حضور ﷺ پر حرام تھی کہ آپ اِس خیال سے کسی پر احسان کریں کہ وہ بدلے میں آپ کو زیادہ دے گا۔

{45} خائنۃ الاعین (کسی مباح کام کی طرف ایسے اشارہ کرنا جو ظاہر کے خلاف ہو جیسے کسی کو مارنے یا قتل کرنے کا اشارہ کرنا) بھی حضور ﷺ کے حق

میں حرام تھا کیونکہ مباح دنیوی مال و متاع جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں ان کی طرف متوجہ ہونا بھی حضور ﷺ پر حرام تھا۔

{46} قتل وغیرہ کی صورت میں دوسرے لوگوں کے لیے اشارہ کرنا مباح ہے لیکن دوسرے انبیاء کرام اور نبی کریم ﷺ پر حرام ہے۔ جنگ میں دھوکا بھی حضور ﷺ پر حرام تھا جیسا کہ ابن القصاص نے بیان کیا ہے لیکن جمہور علماء نے اس کی مخالفت کی ہے جس پر قرض ہو اس کا نمازِ جنازہ پڑھنا نبی کریم ﷺ پر حرام تھا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

{47} جو عورت نبی کریم ﷺ کی رفاقت ناپسند کرتی ہو اُسے اپنے پاس رکھنا حضور ﷺ پر حرام ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے آپ پر حرام ہو جاتی ہے۔ جس عورت نے ہجرت نہیں کی اس سے اور کتابیہ سے نکاح اور تمتع نبی کریم ﷺ پر حرام تھا۔

{48} نبی کریم ﷺ پر مسلمان لونڈی سے نکاح کرنا بھی حرام تھا اور اگر بالفرض آپ لونڈی کو نکاح میں لیتے اور وہ بچے کو جنم دیتی تو وہ بچہ آزاد ہوتا اور نبی کریم ﷺ پر ضروری نہ ہوتا کہ آپ لونڈی کے مالک کو بچے کی قیمت ادا کریں

{49} امام الحرمین کہتے ہیں کہ اگر غلطی سے آپ کا لونڈی کے ساتھ نکاح ہو جاتا تو اس صورت میں بچے کی قیمت آپ پر واجب نہ ہوتی۔ ابن رفعہ کہتے ہیں کہ آپ کے حق میں غلطی کے نکاح کا تصور ہی نہیں ہے اور اسی طرح ہی امام بلقینی نے کہا۔

{50} اور اگر کسی لونڈی کو حضور ﷺ پسند فرما لیں تو لونڈی کے مالک پر واجب ہے کہ وہ طعام پر قیاس کرتے ہوئے لونڈی کو آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیۃً پیش کر دے۔

{51} آپ ﷺ نے اگر کسی کو پیغام نکاح دیا اور انکار کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے دوبارہ پیغام نہیں دیا۔ اسی طرح مرسل حدیث میں آیا ہے۔

{52} آپ ﷺ کی معیت میں رہنے سے انکار کرنے والی عورت کو اپنے پاس رکھنا حضور ﷺ کے حق میں حرام تھا۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے انکار کے بعد نکاح کے پیغام کا اعادہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں حرام یا مکروہ ہونے کا احتمال ہے۔

{53} حضرت ابن سبع نے اس کو حضور ﷺ کے خصائص میں شمار کیا ہے کہ تکبیر سننے کے بعد دشمن پر حملہ کرنا حضور ﷺ کے لیے حرام ہے۔

{54} مشرک سے ہدیہ قبول کرنا اور اس سے مدد طلب کرنا حضور ﷺ کے لیے حرام تھا۔ امام قضاعی وغیرہ نے اس کو آپ ﷺ کے خصائص میں شمار کیا ہے۔

{55} آپ ﷺ پر ابتداء ہی شراب حرام تھی۔

{56} اور ایک قول یہ ہے کہ عام لوگوں پر شراب کی حرمت سے بیس سال پہلے ہی آپ ﷺ پر شراب حرام تھی بلکہ آپ کے لیے شراب کبھی حلال تھی ہی نہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بتوں کی عبادت سے

روکنے کے بعد سب سے پہلی چیز جس سے میرے رب نے مجھے منع کیا وہ شراب نوشی اور لوگوں کے ساتھ ہنسی مذاق ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بعثت سے پانچ سال قبل ستر کھولنے سے منع فرما دیا تھا۔

{58} حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے کبھی حضور ﷺ کی شرمگاہ کو نہیں دیکھا اور نہ آپ ﷺ نے کبھی میری شرمگاہ کو دیکھا۔

{58} حضور ﷺ خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

{59} حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو جب کسی جنازے کے لیے بلایا جاتا تو آپ میت کے بارے میں دریافت کرتے اور اگر میت کے بارے اچھے خیالات کا اظہار کیا جاتا تو آپ نمازِ جنازہ پڑھتے ورنہ ورثا سے فرماتے جو چاہو کرو اور اس پر نمازِ جنازہ نہ پڑھتے۔ سنن ابی داؤد میں حدیث ہے۔

{60} سنن ابی داؤد میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں تریاق استعمال کروں، تعویذ باندھوں یا اپنی جانب سے شعر کہوں تو مجھے اس کی (بغیر اذن الٰہی) خبر نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔

{61} ابوداؤد لکھتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کا خاصہ ہے اور دوسرے لوگوں کے لیے تریاق استعمال کرنا اور مصیبت کے نزول کے بعد تعویذ باندھنا جائز ہے۔

باب نمبر (3)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص مباح چیزیں

{62} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت جنابت میں مسجد میں ٹھہر سکتے ہیں اور مالکیوں کے نزدیک قبروں کے پاس بھی ٹھہر سکتے ہیں۔

{63} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا۔

{64} ایک قول یہ ہے کہ عورت کو چھونے سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو نہیں ٹوٹتا اور یہی قول صحیح ہے۔

{65} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کر سکتے ہیں۔ مذکورہ بالا خصائص کو ابن دقیق العید نے شرح العمدہ میں بیان کیا ہے۔

{66} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سونے کے بعد بغیر وضو نماز پڑھنا جائز ہے۔

{67} علماء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عصر کے بعد فوت شدہ نماز کی قضاء جائز ہے۔

{68} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت نماز میں چھوٹی بچی کو اُٹھانا جائز ہے۔

{69} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غائب کی نمازِ جنازہ ادا فرما سکتے ہیں۔

(حضرت امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک

{70} نبی کریم ﷺ کے لیے وتر سواری پر ادا کرنا جائز ہے۔ وتر کے واجب ہونے کے باوجود یہ شرح المہذب میں بیان کیا گیا ہے۔

{71} نبی کریم ﷺ کو بیٹھ کر وتر ادا کرنا بھی جائز ہے۔ اور حضور ﷺ وتر میں بلند آواز سے اور آہستہ دونوں طرح سے قرأت فرماتے تھے۔

{72} نبی کریم ﷺ کو بیٹھ کر امامت کرانا جائز ہے۔

{73} نبی کریم ﷺ امامت میں اپنا خلیفہ بھی بنا سکتے ہیں۔ جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں ہوا کہ آپ خود پیچھے ہو گئے اور انہیں آگے کر دیا۔

{74} نبی کریم ﷺ کو جائز ہے کہ آپ ایک رکعت کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ حصہ بیٹھ کر ادا فرمائیں۔ اسے ایک جماعت نے بیان کیا اور کہتے ہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ دوسروں کے لیے ناجائز ہے۔

{75} نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں اپنی زوجہ کا بوسہ لینا جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ کو صوم وصال رکھنا بھی جائز ہے۔

{76} نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں ظہر کے بعد مسواک فرمانے کی اجازت تھی۔ اسے رزین نے بیان کیا۔ (ہم روزے میں کسی بھی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں)

{77} نبی کریم ﷺ جنابت کی حالت میں روزہ رکھ سکتے ہیں۔ اِسے امام طحاوی نے بیان کیا۔

{78} نبی کریم ﷺ کو احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔

{79} امام مالک کے نزدیک نبی کریم ﷺ حالت احرام میں خوشبو لگا

سکتے ہیں۔

{80} نبی کریم ﷺ ہر آدمی کا مال لینا جائز ہے اور مال کے مجازی مالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ یہ چیزیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دے خواہ وہ خود ہلاک ہی کیوں نہ ہو جائے (ان شاء اللہ اسے مزید ملے گا ہلاک نہ ہو گا کسی فقیر کو مال صدقہ کرنے میں ستر گنا ملنے کی خوشخبری ہے تو نبی کریم ﷺ کو مال، ہدیہ کرنے کا اجر کیا ہو گا) اور ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ بوقت ضرورت نبی کریم ﷺ پر جان بھی فدا کر دے۔

{81} نبی کریم ﷺ کو اجنبی عورت دیکھنا، اس کے ساتھ خلوت حاصل کرنا اور اسے سواری پر اپنے پیچھے بٹھانا جائز ہے۔ (کیونکہ نبی کریم ﷺ پر کسی قسم کا شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا)

{82} نبی کریم ﷺ کو چار سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے اور اس خصوصیت میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بھی شریک ہیں۔

{83} نبی کریم ﷺ یہ بھی خاصہ ہے کہ آپ ﷺ کا نکاح لفظ ہبہ سے منعقد ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا نکاح بغیر مہر اور تعین مہر کے بھی جائز ہے۔

{84} یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ ولی اور گواہوں کے بغیر نکاح فرما سکتے ہیں اور آپ کے لیے حالت احرام میں بھی نکاح جائز ہے۔

{85} نبی کریم ﷺ عورت کی رضا کے بغیر بھی نکاح فرما سکتے ہیں۔

{86} اگر نبی کریم ﷺ کسی کنواری عورت کو پسند فرما لیں تو اس پر واجب ہے کہ وہ عورت نبی کریم ﷺ کے حکم کی پیروی کرے اور اس کو نکاح پر

مجبور بھی کیا جاسکتا ہے۔

فائدہ:

اس عورت کو اور کیا چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے افضل اور کونسا شوہر ہے۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

{87} اور جس عورت کو نبی کریم ﷺ پسند فرمالیں تو دوسرے مسلمانوں پر حرام ہوجاتا ہے کہ وہ اس عورت کو پیغام نکاح دیں۔

{88} اور اگر نبی کریم ﷺ کسی شادی شدہ عورت کو پسند فرمالیتے تو اس کے خاوند پر واجب ہوجاتا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے تاکہ نبی کریم ﷺ اس کے ساتھ نکاح فرمالیں۔عدت گزارنے کے بغیر بھی اس عورت کے ساتھ حضور ﷺ کا نکاح جائز ہے۔

{89} نبی کریم ﷺ کو کسی دوسرے شخص کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نکاح دینا جائز ہے۔

{90} آپ ﷺ کسی عورت کا نکاح جس مرد کے ساتھ چاہیں اس کی اور اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح فرماسکتے ہیں۔

{91} حضور ﷺ کسی چھوٹی بچی کا نائب (والدین کے قائم مقام) نہ ہونے کی صورت میں خود چھوٹی بچی کا نکاح کرسکتے ہیں۔

{92} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا نکاح کیا اور اقرب کی موجودگی میں نکاح کیا۔

کیونکہ صحابہ جانتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک کائنات ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو رب تعالیٰ خود فرماتا ہے:

النبی اولی بالمومنین من انفسھم۔

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں۔" (العطاری)

{93} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُم سلمہ سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو حکم دیدو کہ وہ تمہارا نکاح کردے اور اس نے اپنی ماں کا نکاح کیا اور وہ اس وقت نابالغ بچہ تھا۔

{94} اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا اور یہ آپ کا خاصہ ہے کہ آپ اپنا نکاح خود کیے بغیر اُن کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ اور روضہ میں یہ بات یوں نقل کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے حلال کرنے سے عورت حلال ہو جاتی تھی۔

{95} ابوسعید اپنی کتاب شرف المصطفیٰ میں کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کسی کے کفو تھے (بلکہ اعلیٰ تھے) اور اگر کوئی احمق، اندھا یا ولی (عورت کا والی مثلاً باپ) کسی عورت کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیتا تو یہ نکاح صحیح ہوتا۔

عورت کے ولی کو مرد میں کفو (برابری) دیکھ کرنے کی اجازت ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کسی سے اعلیٰ ہیں اس لیے اندھے ولی کا بغیر دیکھے

آپ ﷺ کے ساتھ اپنی بیٹی وغیرہ کا نکاح کرنا درست ہے۔ (العطاری)

{96} امام رافعی کے ایک قول کے مطابق نبی کریم ﷺ کو عدت گزارنے والی عورت کے ساتھ عدت گزرنے سے پہلے نکاح فرمانا جائز ہے۔

{97} نبی کریم ﷺ کو ایک عورت کے ساتھ اس کی بہن، پھوپھی یا خالہ کو جمع فرمانا جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ آپ ﷺ عورت کے ساتھ اس کی بیٹی کو بھی نکاح میں جمع فرما سکتے ہیں۔ اسے امام رافعی نے بیان کیا۔

{98} امام رزین نبی کریم ﷺ کے خصائص میں فرماتے ہیں کہ اگر نبی کریم ﷺ کسی لونڈی کے ساتھ وطی کریں تو اس لونڈی کی ماں، بیٹی اور بہن کے حق میں حرمت ثابت نہیں ہوتی ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ان کا جمع کرنا ناجائز ٹھہرے گا۔ ممکن ہے یہ وہی صورت ہو جو الشرح اور الروضہ میں ذکر ہوئی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ صورت اس سے مختلف ہو اور اس صورت میں بیوی اور لونڈی کا حکم مختلف ہے۔

{99} نبی کریم ﷺ کا لونڈی کو آزاد کرنا اور اس آزادی کو اس کا مہر قرار دینا۔ آپ ﷺ کا خاصہ ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مہر کے طور پر ان کی قوم کے قیدیوں کو رہا کر دیا تھا۔

{100} نبی کریم ﷺ کو نابالغ عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔ لیکن اجماع اس کے خلاف ہے۔

{101} نبی کریم ﷺ کے لیے جائز ہے کہ اپنی بیویوں کے درمیان اوقات کی تقسیم ترک فرما دیں اور یہی قول مختار ہے۔

{102} امام ابن عربی شرح ترمذی میں رقم طراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو نکاح کے سلسلے میں کئی خصوصیات عطا فرمائی ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسا وقت عطا فرمایا ہے۔ جو ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے ساتھ خاص نہیں اور آپ اس ساعت میں تمام ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور جو چاہتے ان کے ساتھ کرتے اور پھر اس زوجہ محترمہ کے پاس جاتے جس کی باری ہوتی۔

{103} ایک قول کے مطابق نبی کریم ﷺ پر مہر کی طرح ازواجِ مطہرات کا خرچہ بھی واجب نہیں۔ اور آپ ﷺ کی طلاق بھی تین طلاقوں میں محدود نہیں ہے۔

{104} اگر نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ کو طلاقِ مغلظہ دے دیں تو وہ بغیر حلالہ کے آپ ﷺ کے لیے حلال ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ایسی عورت ہمیشہ کے لیے آپ ﷺ پر حرام ہو جاتی ہے۔

{105} ازواج مطہرات کو اختیار دینا نبی کریم ﷺ کے حق میں صریح ہے اور دوسروں کے لیے الفاظ کنایہ میں سے ہے

{106} ان خصائص میں سے اکثر کی بنیاد اس بات پر ہے کہ نبی کریم ﷺ کے حق میں نکاح اس طرح ہے جیسے ہمارے حق میں کسی عورت کو لونڈی بنانا۔

{107} اگر نبی کریم ﷺ نے اپنی لونڈی کو اپنے اوپر حرام کیا تو وہ آپ ﷺ

پر حرام نہ ہوئی اور نہ ہی آپ ﷺ پر کفارہ بھی لازم ہوا۔ حضور ﷺ کے لیے جائز ہے کہ انشاء اور کلام کے درمیان فاصلہ کریں۔

(اس معاملے میں نبی کریم ﷺ ان کے احکام کے مکلف نہیں جن کے ہم مکلف ہیں۔ العطاری)

{108} نبی کریم ﷺ مالِ غنیمت میں سے جو چاہیں پسند فرمائیں اور مال فیئ کا 4/5 حصہ بھی آپ کو خاص طور پر عطا فرمایا گیا ہے۔

{109} مال فیئ نبی کریم ﷺ کے لیے مالِ غنیمت ہے نبی کریم ﷺ جس طرح چاہیں اسے استعمال فرمائیں۔ امام مالک نبی کریم ﷺ کے خصائص میں بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ مال کو ملکیت میں نہیں لیتے تھے۔

{110} نبی کریم ﷺ مال میں تصرف کرتے اور حسب ضرورت لے لیتے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے آئمہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ مال کو ملکیت میں لیتے تھے۔

{111} نبی کریم ﷺ کے لیے غیر کاشت زمین کو اپنے لیے خاص کرنا جائز ہی ء اور نبی کریم ﷺ کی خاص کردہ زمین سے جو شخص کوئی چیز لے گا اسے اس کی قیمت ادا کرنا پڑے گی۔

{112} نبی کریم ﷺ کا کیا ہوا احاطہ نہیں ٹوٹتا اور دوسرے انبیاء کا یہ حال نہیں ہے۔

{113} نبی کریم ﷺ کو مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا اور وہاں اسلحہ اٹھا کر چلنا اور

اس کے ساتھ کافروں کو قتل کرنا جائز ہے۔ حضور ﷺ کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ کسی کو امان دینے کے بعد قتل کر دیں۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کو بغیر کسی سبب کے ڈانٹ ڈپٹ کریں کیونکہ یہ ڈانٹ ڈپٹ اس شخص کے بارے میں رحمت ثابت ہوتی ہے۔

{114} نبی کریم ﷺ کے لیے یہ روا ہے کہ اپنے علم کی بنا پر فیصلہ صادر فرمائیں خواہ مقدمہ حدود کا ہی کیوں نہ ہو۔ اور دوسروں کے لیے ایسا فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ گواہ ضروری ہیں۔

{115} نبی کریم ﷺ اپنی ذات اور اولاد کے حق میں فیصلہ صادر کر سکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے لیے تحفہ قبول کرنا جائز ہے اور دوسرے حکام کے لیے جائز نہیں ہے۔

{116} غصہ کی حالت میں فتویٰ دینا اور فیصلہ صادر کرنا نبی کریم ﷺ کے لیے مکروہ نہیں ہے۔ اسے امام نووی نے شرح مسلم میں بیان کیا ہے اور اگر نبی کریم ﷺ فرما دیں کہ فلاں شخص کی فلاں چیز فلاں شخص کے ذمہ ہے تو جو شخص حضور ﷺ سے یہ بات سن لے اس کے لیے ضروری ہے کہ اس بات کی گواہی دے۔ اسے شیخ رویانی نے روضۃ الاحکام میں ذکر کیا ہے۔

{118} نبی کریم ﷺ جس شخص کے لیے چاہیں لفظ صلوٰۃ کے ساتھ دعا فرما سکتے ہیں لیکن ہم کسی نبی یا فرشتے کے علاوہ کسی پر صلوٰۃ نہیں بھیج سکتے۔

{118} نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کی طرف سے قربانی دی اور آپ ﷺ

کے علاوہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کی طرف سے اس کی اجازت کے بغیر قربانی کرے۔

{119} فاجروں کا کھانا تناول فرمانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جائز تھا باوجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اسے ابن القاص نے ذکر فرمایا ہے۔ اور بیہقی نے اس کا انکار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کھانا اُمت کے لیے مباح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منع فرمایا جانا ثابت نہیں ہے۔

{120} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جائز ہے کہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایک ہی ضمیر استعمال کریں یہ بات اور کسی کے لیے جائز نہیں۔ اسے ابن عبدالسلام وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

{121} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے والے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو (توہین) کرنے والا ہر صورت میں کو قتل کیا جائے گا۔ اسے امام ابن السبع نے بیان کیا ہے۔

{122} نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمینوں کی فتح سے پہلے ہی انہیں مومنین میں تقسیم کر دیتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام زمینوں کا مالک بنایا ہے۔

اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمیم الداری نامی شخص اور ان کی اولاد کو جو زمین کا ٹکڑا عطا فرمایا تھا جو شخص تمیم الداری کی اولاد کے ساتھ اس زمین کے سلسلہ میں جھگڑا کرے گا وہ کافر ہو جائیگا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جنت زمین کے ٹکڑے اپنے غلاموں کو عطا فرما دیتے تھے۔ زمین کے ٹکڑے تو آپ بدرجہ اولیٰ عطا

فرما سکتے ہیں۔
شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ اپنی کتاب "تنویر" میں بیان کرتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر زکوٰۃ واجب نہیں تھی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہر چیز کا مالک سمجھتے ہیں اور اپنی ذات کو کسی چیز کا مالک نہیں گردانتے۔ اور جو کچھ ان کے پاس آتا ہے وہ اسے خدا کی امانت ہی سمجھتے ہیں اور جہاں اسے خرچ کرنا صحیح نہیں ہوتا وہاں خرچ ہونے سے اس مال کو روکتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ زکوٰۃ اغنیاء کے مال کو پاک کرنے کے لیے لی جاتی ہے اور انبیاء علیہم السلام معصوم ہونے کی وجہ سے میل کچیل سے پاک ہیں۔

{123} یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ غیر معینہ مدت کے لیے عقد مساقات فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ وہی اقرار کرتا ہوں جو اقرار اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا۔ یہ اس لیے فرمایا کہ فتح کے بارے میں وحی کا نزول ممکن تھا۔

{124} نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے سفر سے واپسی پر گلے ملے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے اور دوسرے لوگوں کے لیے یہ مکروہ ہے۔ معانقہ کرنا اس وقت مکروہ ہے جب فتنہ کا اندیشہ ہو اس کے علاوہ بالکل مکروہ نہیں ہے۔

{125} آیت شریفہ "فاما منا بعد و اما فداء" میں قیدیوں پر احسان کرنے کا جو حکم ہے وہ بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں۔

باب نمبر(4)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے بارے میں

{126} صلوٰۃ وسلام کا منصب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔

{127} آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وارث نہیں ہے اور اسی طرح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی کوئی وارث نہیں ہوتا تھا۔

{128} دوسرے انبیاء کرام اپنا تمام مال صدقہ کرنے کی وصیت کر سکتے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مال آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہل بیت کے پاس رہے گا۔

{129} اگر کوئی ظالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جھگڑا وغیرہ کرے تو موقعہ پر موجود تمام لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اپنی جانیں قربان کر دیں۔امام الحرمین نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے کہ

{130} میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے "زوائد الروضہ" میں روایت کیا ہے کہ۔حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود جہاد کے لیے تشریف لے جائیں تو تمام لوگوں کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ جنگ کے لیے نکلنا واجب ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ ہے۔

ما كان لاهل المدينة و من حولهم من الاعراب ان يتخلفوا عن رسول الله۔

ترجمہ: ''اہل مدینہ اور اس کے اطراف کے دیہاتیوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہیں۔''

اور یہ حکم نبی کریم ﷺ کے بعد دیگر خلفاء کے بارے میں نہیں ہے۔

{131} اگر میدانِ جنگ کے میں نبی کریم ﷺ صف میں موجود ہوں تو جنگ میں شریک مسلمانوں پر حرام ہے کہ وہ پیٹھ پھیر کر اور نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر بھاگیں۔

{132} حضرت قتادہ اور حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد بھی میدانِ جنگ سے بھاگنا گناہِ کبیرہ ہے۔

{133} نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں جہاد فرضِ عین تھا اور نبی کریم ﷺ کے بعد جہاد فرضِ کفایہ ہے۔

{134} نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں کے سلسلہ میں مہرِ مثل کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان کی مثل کوئی نہیں ہے۔ یہ میں نے امام تکرینی کی مجامیع میں سے کسی میں دیکھا۔

{135} نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے جسم اطہر کو کپڑوں میں دیکھنا بھی حرام ہے اور ازواجِ مطہرات سے بالمشافہ سوال کرنا بھی حرام ہے۔

{136} معمر کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کسی بالغ بچے کو دودھ پلائیں تو وہ ان کے پاس حاضر ہو سکتا ہے (اس کا اور ازواج مطہرات کا

پردہ نہیں ہے) اور یہ صرف ازواج مطہرات کا ہی خاصہ ہے۔

اور دیگر تمام عورتیں اگر نابالغ بچے کو دودھ پلائیں گیں تو وہ بچا ان کے پاس آسکتا ہے اس کے علاوہ نہیں یعنی ان کے بارے میں یہ حکم صرف "صغیر" کے حق میں ہے۔ (العطاری)

{137} نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات تمام مومنوں کی مائیں ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وازواجه امهاتهم۔ آپ ﷺ کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں۔

(العطاری)

اور کے اِنتقال کے بعد ازواجِ مطہرات پر واجب ہے کہ وہ گھروں میں بیٹھیں اور اُن کا گھروں سے نکلنا حرام ہے۔ ایک قول کے مطابق حج اور عمرہ کے لیے بھی نکلنا نا جائز ہے۔

اسے محدثین کے ایک گروہ نے بیان کیا ہے۔

{138} نبی کریم ﷺ سے چلنے میں آگے نکلنا بھی حرام ہے اور نبی کریم ﷺ ی آواز مبارک پر آواز کا بلند کرنا بھی حرام ہے۔ آپ ﷺ کو بلند آواز سے پکارنا اور حجروں کے پیچھے سے آواز دینا بھی حرام ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کو دُور سے چلا کر پکارنا بھی حرام ہے۔

{139} نبی کریم ﷺ کا خون، پیشاب اور تمام فضلات مبارکہ پاک ہیں۔ اُن کو پیا جا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بالوں کی طاہر (پاک) ہیں۔ (بلکہ ہم غریبوں کے دلوں کو پاک کرنے والے ہیں) نبی کریم ﷺ نے اپنے

موئے مبارک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تقسیم فرمائے۔

{140} نبی کریم ﷺ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے پاک ہیں اور آپ ﷺ بھول جانے سے مبرا ہیں اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی یہی شان ہے۔

{141} حضور ﷺ کی ذاتِ پاک کسی مکروہ فعل کے ارتکاب سے بھی منزہ ہے۔

{142} حضور ﷺ کی محبت فرض ہے۔ اہل بیت النبی ﷺ کی محبت واجب ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت بھی واجب ہے۔

{143} جو کوئی نبی کریم ﷺ کی توہین کرے یا آپ ﷺ کی موجودگی میں زنا کرے وہ کافر ہے۔

{144} جو شخص نبی کریم ﷺ کی وفات کی تمنا کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی یہی شان ہے۔ اسے امام محاملی نے اوسط میں بیان کیا ہے۔ اور اِسی بنا پر انبیاء علیہم السلام کی وراثت نہیں بنایا گیا تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث اُن کے فوت ہو جانے کی تمنا کریں اور کافر ہو جائیں۔

{145} یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سر کے بال سفید نہیں ہوئے کیونکہ عورتیں بڑھاپے کو ناپسند کرتی ہیں اور اگر یہ چیز نبی کریم ﷺ کے سلسلے میں واقع ہوتی تو عورتیں کافر ہو جاتیں۔ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ کے بالوں کو سفید نہیں ہونے دیا گیا۔

{146} ازواجِ مطہرات اور اہل بیت کے لیے حیض اور جنابت کی حالت میں

مسجد میں بیٹھنا جائز ہے۔اور امام مالک کے نزدیک قبور کے نزدیک بھی بیٹھ سکتے ہیں۔

{147} نبی کریم ﷺ کا نفلی نماز بیٹھ کر ادا کرنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طرح ہے۔اور یہ عمل نبی کریم ﷺ کے لیے ہی خاص ہے۔

{148} نماز میں نمازی پر نبی کریم ﷺ کو "ایھا النبی" کہہ کر مخاطب کرنا واجب ہے اور کسی دوسرے شخص کو اس طرح مخاطب کرنا جائز نہیں۔

{149} اگر نبی کریم ﷺ کسی شخص کو بلائیں اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس شخص پر نماز کی حالت میں نبی کریم ﷺ کو جواب دینا واجب ہے اور اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی یہی شان ہے۔

{150} نبی کریم ﷺ کے خطبہ جمعہ کے دوران اگر کوئی شخص کلام کرے تو اس کی نماز جمعہ باطل ہو جاتی ہے۔

{151} اگر نبی کریم ﷺ جہری نماز یا نزولِ وحی کی حالت میں قرآت فرما رہے ہوں تو خاموش رہنا اور سننا واجب ہے۔

اور امام مجاہد اس آیت کریمہ "اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا" ترجمہ: جب تمہیں مجلس میں کشادگی کرنے کے لیے کہا جائے تو کشادگی کرو۔کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کی مجلس کا خاصہ ہے۔

{152} حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز میں ہنسے اس پر وضو کو لوٹانا واجب نہیں کیونکہ یہ حکم اس شخص کے لیے تھا جو نبی کریم ﷺ کی

اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے ہنسے۔

احناف کے نزدیک کسی امام کی اقتداء میں اگر کوئی شخص قہقہہ لگا کر ہنسے اس کی نماز اور وضو باطل ہو جائیں گے۔(العطاری)

{153} نبی کریم ﷺ کے حق میں شادی کرنا عبادت کا حکم رکھتا ہے۔جیسا کہ امام بکی کہتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے حق میں نکاح عبادت نہیں بلکہ مباح ہے۔

{154} نبی کریم ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولنا گناہِ کبیرہ ہے۔امام جوینی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بارے جھوٹ بولنا مرتد بنا دیتا ہے اور جو شخص نبی کریم ﷺ کے بارے جھوٹے بولے اس کی گواہی ہمیشہ کے لیے مردود ہے خواہ وہ توبہ کرلے۔

نبی کریم ﷺ کی توہین اور آپ ﷺ کے رشتے داروں کو تہمت لگانے والوں کے بارے میں احکام

{155} جو شخص نبی کریم ﷺ کی شان میں گالی بکے اسے قتل کیا جائے گا (اگرچہ توبہ کرلے) اور یہی حکم دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی ہے۔حاسبوا یایہا الوھابیون و الدیوبندیون قبل ان تحاسبوا یوم القیامۃ۔

{156} نبی کریم ﷺ کو کنایۃً گالی دینا بھی صراحتاً گالی دینے کے برابر ہے۔ دوسرے لوگوں کے برخلاف۔اسے امام رافعی نے ذکر کیا اور امام نووی

کہتے ہیں لا اختلاف فیه اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

{157} کسی نبی علیہ السلام کی بیوی نے کبھی بدکاری نہیں کی۔ امام حسن بصری کہتے ہیں کہ کسی نبی علیہ السلام کی بیوی اگر بدکاری کرے تو اس کی قطعاً بخشش نہیں ہوگی۔

{158} اور جو شخص نبی علیہ السلام کی ازواج پر تہمت لگائے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ابن عباس کا یہی فرمان ہے۔ اور قاضی عیاض مالکی کا قول یہ ہے کہ ایسے آدمی کو قتل کیا جائے گا۔

اور ایک قول یہ ہے کہ قتل کی سزا اس شخص کے لیے خاص ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گالی دے یا تہمت لگائے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسری ازواجِ مطہرات پر تہمت لگانے والے پر حد قذف نافذ کی جائے گی اور اسی طرح جو کسی صحابیِ رسول کی ماں پر تہمت لگائے اس کے لیے بھی یہی حکم ہے اور بعض مالکیہ کا قول یہ ہے جو کسی صحابیِ رسول ﷺ کو گالی دے اُسے قتل بھی کیا جائے گا۔

حضرت ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر تہمت لگائے اس کا بھی یہی حکم ہے وہ مسلمان ہو یا کافر ہو۔

اور جو نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ پر تہمت لگائے اس کے لیے بھی قتل کا یہی حکم ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔

{159} نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں کی اولاد آپ ﷺ طرف منسوب ہوگی اور آپ کی نواسیوں کی اولاد بھی آپ کی طرف منسوب ہوگی۔ حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی نسل کو اس کی

اپنی پشت سے چلایا سوائے میرے کہ میری نسل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت سے چلایا۔

{160} جب نبی کریم ﷺ کی صاجزادی نکاح میں ہو تو کسی دوسری عورت سے نکاح جائز نہیں۔

امام طبری نے مسور بن مخرمہ کی حدیث بیان کی کہ جب حضرت حسین بن حسن نے ان کی صاجزادی کے لیے پیغام نکاح دیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث پڑھ کر معذرت کر لی کہ

فاطمہ میرا لخت جگر ہے من اغضبها فقد اغضبني جو اسے ناراض کرتا ہے وہ مجھے ناراض کرتا ہے اور جو چیز اُسے اچھی لگتی ہے وہ مجھے بھی اچھی لگتی ہے اور فرمایا کہ آپ کے گھر میں حضرت فاطمہ کی صاجزادی ہیں اور اگر میں آپ کو نکاح کر دوں تو یہ بات حضرت فاطمہ کی ناراضی کا باعث ہوگی۔

کہتے ہیں کہ شیخ بوعلی السنجی نے شرح التلخیص میں بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی صاجزادیوں پر دوسری عورت سے نکاح حرام ہے۔ شاید اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کا حضور ﷺ کے ساتھ اولاد ہونا میں کارشتہ ہے (یعنی سگی بیٹیاں) اور یہی بات اس مذکورہ بالا واقعہ پر دلیل ہے۔

اگر ہم اس کو اپنے عموم پر رکھیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کی اولاد (اور اُن کی اولاد نیچے تک) سے عقد کی صورت میں کسی

دوسری عورت سے شادی کرنا قیامت تک حرام ہو گا۔ اس قول میں اختلاف ہے۔

{161} جس کا نسب دونوں جانب سے نبی کریم ﷺ سے ملتا ہو وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔

{162} علماء کرام کا ایک گروہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا منصب اس سے بلند ہے کہ رحمت کے ساتھ آپ کے لیے دعا کی جائے۔

{163} حضرت امام ابو یوسف اور امام مزنی کہتے ہیں کہ صلوٰۃ خوف صرف حضور ﷺ کے عہد مبارک کے ساتھ خاص ہی تھی کیونکہ آپ کی امامت کا کوئی بدل نہیں۔

{164} کسی انسان کو بھی ایسے نقش والی مہر بنانے کی اجازت نہیں جو نقش نبی کریم ﷺ کی مہر مبارک کا تھا (وہ نقش محمد رسول اللہ تھا) نبی کریم ﷺ اپنی خواہش کے مطابق کلام نہ فرماتے۔ آپ کی زبانِ اقدس سے کلمہ حق کے علاوہ کچھ نہ نکلتا تھا رضا کا عالم ہو یا ناراضی کا۔

نبی کریم ﷺ کے خواب وحی تھے۔ اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی ہوتے تھے۔ جنون اور طویل عرصہ کی غشی انبیاء کرام علیہم السلام پر طاری نہیں ہو سکتی۔ اسے شیخ ابو حامد نے اپنی کتاب تعلیق میں ذکر کیا ہے اور امام بلقینی نے حواشی الروضہ میں اس کی تصدیق کی ہے۔ امام سبکی نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حالت غشی عام لوگوں کی غشی کی طرح نہیں ہوتی جس طرح کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی نیند

عام لوگوں کی نیند کی طرح نہیں ہوتی۔ بکی کی طرف ہی یہ قول منسوب ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر اندھے پن کی بیماری لاحق نہیں ہو سکتی۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہے گئے قول کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام صوری اور معنوی دونوں قسم کے عیوب سے پاک ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی نقائص سے محفوظ ہوتے ہیں بلکہ ان عیوب کی طرف متوجہ ہونے سے بھی پرہیز کرتے ہیں جن کی نسبت بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف تاریخ کی کتابوں میں کی گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر اُس چیز سے بھی منزہ کیا جو آنکھ میں کھٹکے اور دلوں میں نفرت کا باعث ہو۔

اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ نبی کریم ﷺ کی ذات کی ہی شان ہے کہ آپ ﷺ احکام شریعت میں سے جو حکم جس کے لیے مختص فرمائیں وہ اُسی کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔

جس طرح حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رضاعت کا ثبوت فرمادیا جبکہ آپ کی عمر زیادہ تھی۔

خولہ بنت حکیم کو نوحہ کی اجازت عطا فرمادی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے صدقہ کو پہلے ادا کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔ حضرت اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا کو سوگ کے ترک کرنے کا حکم دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں پیدا ہونے والے بچے کے لیے نبی کریم ﷺ کا نام اور کنیت دونوں رکھنے کی اجازت دے دی جبکہ اس وقت آپ ﷺ کا نام و کنیت کسی غیر کے لیے منع تھا۔

{166} اہل بیت کو مسجد میں جنبی حالت میں ٹھہرنے کی اجازت عطا کی جس طرح کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رخصت دی گئی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر کا دروازہ مسجد کے صحن میں کھولنے کی اجازت بھی دیدی گئی۔

{167} حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مسجد کی طرف کھڑکی کھولنے کی اجازت عطا کر دی۔

{168} رمضان شریف کا روزہ توڑنے والے کو اُسی کے دیئے ہوئے کفارہ کو کھانے کی اجازت عطا فرمادی۔

{169} حضرت ابو براء کو بکری کا سال سے کم عمر بچہ قربانی کے طور پر دینے کی اجازت عطا فرمائی۔

{170} حضرت عتبہ بن عامر اور زید بن خالد کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دوسری راہ اختیار کرنے کی اجازت دینا اور اُسی شخص کو نکاح کے لیے قرآن کریم کو بطورِ مہر متعین کرنے کی اجازت دینا۔ اسے بے شمار محدثین نے بیان کیا ہے اور اس سلسلے میں ایک مرسل حدیث بھی ہے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کے بعد کسی دوسرے شخص کے لیے جائز نہیں۔

{171} نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کے لیے ریشم کا لباس پہننے کو جائز قرار دیا۔ اسے محدثین کے گروہ نے نقل کیا ہے۔

{172} نبی کریم ﷺ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے لیے سونے کی انگوٹھی کا استعمال کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

{173} نبی کریم ﷺ نے حج میں بنو عباس کو منیٰ میں رات گزارنے کو جائز قرار دیا کیونکہ ان کے ذمہ حاجیوں کو پانی پلانا تھا اور آخر میں یہ رعایت بنو ہاشم کو بھی عطا ہوئی۔

{174} نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نمازِ عصر کے بعد دو رکعت ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (حالانکہ نماز عصر کے بعد کوئی نماز نفل جائز نہیں ہے)

{175} نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں ہدیہ قبول کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

{176} حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس مہر پر شادی کی کہ وہ ایمان لے آئیں۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کسی عورت کو نہیں جانتا کہ جس کا مہر اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے مہر سے اچھا ہو۔ یہ مستدرک میں ہے۔

{177} نبی کریم ﷺ نے ابو رکانہ کی مطلقہ بیوی بغیر حلالے کے انہیں واپس کر دی حالانکہ انہوں نے بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں۔

{178} حضرت فضالہ لیثی اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے ایمان کو قبول فرمالیا۔

{179} ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ بدر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام سے تیر پھینکا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کے علاوہ کسی غائب آدمی کے نام پر تیر نہیں چلایا۔ حافظ خطابی کہتے ہیں کہ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی کی تیمارداری میں مشغول تھے اور اسی لیے جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔

{180} نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھائی بھائی بنا دیا اور انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا اور یہ اختیار نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی کو حاصل نہ تھا۔

{181} نبی کریم ﷺ نے مہاجرین کی بیویوں کو اپنے خاوندوں کی موت کے بعد ان کے گھروں کا وارث قرار دیا کیونکہ ان کے پاس کوئی گھر نہ تھا وہ غریب الدیار تھیں اور ان کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجیے کہ ہے
بے کسوں کا سہارہ ہمارا نبی

{182} نبی کریم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت عطا فرمائی تھی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ طلوعِ فجر کی بجائے طلوعِ آفتاب سے روزے کی ابتداء کرتے تھے۔ یہ صرف انہیں کا خاصہ ہے۔

{183} یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے کہ اہل بیت اطہار کے بچے ایام رضاعت میں بھی روزہ رکھتے ہیں۔

{184} صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کسی اہم معاملہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوتے تو ان کے لیے نبی کریم ﷺ کی اجازت کے بغیر وہاں سے اُٹھنا حرام تھا۔

{185} نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں عرض کرتے تھے۔

فداك امي وابي: یارسول اللہ ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ الفاظ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی سے نہیں کہے جاسکتے۔

{186} نبی کریم ﷺ اپنے پیچھے کی طرف بھی اِسی طرح دیکھتے تھے جس طرح آگے کی طرف دیکھتے تھے۔امام رزین مزید فرماتے ہیں کہ اپنے داہنے اور بائیں طرف بھی اِسی طرح دیکھتے تھے۔

{187} نبی کریم ﷺ اندھیری رات میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح روشن دن میں دیکھتے تھے۔

{188} نبی کریم ﷺ کا لعاب (تھوک) مبارک کھاری پانی کو میٹھا کر دیتا تھا اور اگر دودھ پیتے بچے کے منہ میں نبی کریم ﷺ کا لعاب مبارک ڈالا جاتا تو وہ اسے دودھ کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔

{189} نبی کریم ﷺ کا پیٹ مبارک سفید رنگت کا تھا۔اس کا رنگ تبدیل نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی اس پر کوئی بال تھا۔

{190} نبی کریم ﷺ کی آواز اتنی دُور سے سنائی دیتی تھی جتنی دُور سے کسی دوسرے کی آواز سنائی نہیں دے سکتی اور اسی طرح نبی کریم ﷺ اتنی تیز قوتِ سماعت کے مالک تھے اس میں کوئی آپ ﷺ کا ثانی نہیں تھا۔

{191} نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی اور دِل جاگتا ہوتا تھا۔

{192} نبی کریم ﷺ نے کبھی جمائی نہیں لی۔

{193} نبی کریم ﷺ کو کبھی احتلام نہ ہوا اور یہی شان تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ہے۔

یہاں احتلام سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو کبھی خواب میں احتلام نہ ہوا جس عام لوگوں کو خواب شیطانی کے ذریعے احتلام ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے منی کا خارج ہونا تو ثابت ہے۔ (العطاری)

{194} نبی کریم ﷺ کا پسینہ مبارک مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

{195} نبی کریم ﷺ جب کسی بڑے قد کے شخص کے ساتھ سفر فرماتے تو اس سے بھی بڑے نظر آتے تھے اور جب نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوتے تو آپ کے کندھے مبارک تمام لوگوں سے بلند ہوتے۔

{196} نبی کریم ﷺ کا سایہ کبھی زمین پر نہ پڑا اور نہ ہی سورج یا چاند کی روشنی میں آپ کا سایہ دیکھا گیا۔ ابن سبع کہتے ہیں کہ سایہ اس لیے نہ تھا لانہ نور کیونکہ نبی کریم ﷺ سراپا نور تھے۔ اور امام رزین کہتے ہیں کہ انوار کے غلبہ کی وجہ سے آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔

{197} نبی کریم ﷺ کے لباس مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی اور نہ کبھی جوؤں نے نبی کریم ﷺ کو ایذا دی۔

{198} نبی کریم ﷺ جب تک کس سواری پر سوار رہتے وہ پیشاب وغیرہ نہیں کرتی تھی۔ اس بات کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے۔ اور بعض متاخرین نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا

اور یہ نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔ایسا کرنا کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں۔

{199} نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور سورج کی طرح روشن تھا اور آپ ﷺ کے قدم مبارک میں کجی نہ تھی۔

{200} نبی کریم ﷺ جب چلتے تو زمین آپ ﷺ کے لیے سمٹ جاتی تھی۔

{201} نبی کریم ﷺ کو چالیس آدمیوں کی قوت جماع حاصل تھی اور غصے کی حالت میں بھی چالیس آدمیوں کی قوت حاصل تھی۔

اور حافظ مقاتل سے ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ستر سے اسی تک جوانوں کی طاقت عطا فرمائی گئی تھی اور امام مجاہد کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو چالیس جنتی نوجوانوں جتنی طاقت عطا فرمائی گئی تھی اور ایک جنتی کی قوت دنیا کے سو مردوں کے برابر ہے۔اور ایک قول یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ہزار مردوں کی قوت عطا فرمائی گئی تھی۔

اور اس قول سے یہ اعتراض دور ہو جاتا ہے کہ حضور ﷺ کو چالیس مردوں کی قوت کیسے عطا فرمائی گئی حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہزار آدمیوں کی قوت عطا فرمائی گئی تھی۔اسی اشکال کے جواب کے لیے اس تکلف کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

{202} یہ حدیث پاک کئی طرق سے آئی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک ہنڈیا لے کر آئے۔میں نے اس سے کھایا تو مجھے چالیس جنتی مردوں کی طاقت عطا ہو گئی۔اور ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ میں ایک ساعت

میں تمام جنتی عورتوں کے پاس جانا چاہوں جا سکتا ہوں۔(واہ سبحان اللہ کیا بات ہے مدینے کی)

{203} قاضی ابوبکر ابن العربی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو بہت بڑی خصوصیت عطا فرمائی ہے اور وہ کم کھانا اور قدرت علی الجماع ہے۔

نبی کریم ﷺ غذا کے معاملہ میں سب لوگوں سے زیادہ قناعت پسند تھے اور آپ ﷺ ایک ہی روٹی سے سیر ہو جاتے تھے اور جماع کے معاملے میں تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور تھے۔

{204} نبی کریم ﷺ کی قضاءِ حاجت کے کبھی نشانات کبھی نظر نہ آئے بلکہ زمین اسے نگل لیتی تھی اور اس جگہ سے کستوری کی خوشبو آیا کرتی اور یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا خاصہ ہے۔

{205} نبی کریم ﷺ کے آباؤ اجداد میں حضرت آدم علیہ السلام تک کوئی بدکار نہیں گزرا اور حضور اکرم ﷺ سجدہ گزار پشتوں میں منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ ایک نبی ﷺ کی شان سے مبعوث ہوئے۔

ولادت کے وقت نبی کریم ﷺ کے خصائص

{206} نبی کریم ﷺ کے والدین نے آپ کے علاوہ کسی کو نہیں جنم دیا اور نبی کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے وقت بت منہ کے بل گر گئے۔

{207} آپ ﷺ ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے۔ وقت

ولادت آپ ﷺ پاک صاف تھے آپ ﷺ جسد مبارک پر کسی قسم کا میل نہ تھا۔

{208} نبی کریم ﷺ ولادت کے وقت سجدے کی حالت میں زمین پر تشریف لائے اور اس وقت آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کا اظہار کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے وقت ولادت دیکھا کہ آپ ﷺ سے ایک نور خارج ہوا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت کے وقت بھی ان کی ماؤں نے اسی طرح دیکھا۔

{209} بعض حضرات کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جس عورت نے بھی دودھ پلایا وہ مسلمان ہو گئی۔

{210} اور نبی کریم ﷺ کو چار عورتوں نے دودھ پلایا۔ ایک آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا ہیں تو آپ ﷺ نے ان کو زندہ فرمایا اور وہ آپ ﷺ پر ایمان لائیں یہ حدیث پاک میں موجود ہے۔ ان کے علاوہ حلیمہ سعدیہ، ثویبہ اور اُم ایمن نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا۔

{211} حضور اکرم ﷺ کو فرشتے جھولا جھلاتے تھے۔ اسے ابن سبع نے ذکر کیا ہے۔

{212} نبی کریم ﷺ پنگھوڑے میں ہوتے تو چاند سے باتیں کرتے۔ چاند آپ ﷺ کے اشارے پر چلتا تھا۔

{213} نبی کریم ﷺ پنگھوڑے میں باتیں کرتے اور گرمی کی حالت میں بادل

آپ ﷺ پر سایہ کرتا اور جب نبی کریم ﷺ کسی درخت کی طرف تشریف لے جاتے تو درخت کا سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک جاتا تھا۔

{214} نبی کریم ﷺ رات کو بھوک کی حالت میں سوتے اور صبح جب جاگتے تو شکم سیر ہوتے۔ لان ربه يطعمه من الجنة وسقاه: آپ کا رب آپ ﷺ کو جنت سے کھلاتا اور پلاتا۔ حضور ﷺ کو اتنا شدید بخار ہوتا جس کی شدت دوسروں کی شدت سے دوگنی ہوتی تھی یہ اس لیے تاکہ آپ کو زیادہ اجر ملے۔

{215} نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک ایسی تمام بیماریوں سے مبرا ہے جو عیب اور نقص کا سبب بن سکتی ہیں۔ اسے امام قضاعی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے۔

{216} نبی کریم ﷺ کی رُوح قبض کیے جانے کے بعد لوٹائی گئی اور پھر آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ آپ ﷺ چاہیں تو دُنیا میں تشریف فرما ہیں اور چاہیں تو اپنے رب کے پاس چلے جائیں۔ تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے رب کی طرف جانے کو پسند فرمایا اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی اسی طرح کیا۔

{217} جب نبی کریم ﷺ بیمار تھے تو اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام کو آپ ﷺ کا حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔

{218} جب ملک الموت حضرت عزرائیل حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان (ملک الموت حضرت عزرائیل) کے ساتھ ایک فرشتہ تھا

جس کا نام اسماعیل ہے جو ہوا میں رہتا ہے۔ اس سے پہلے وہ فرشتہ نہ کبھی آسمان کی طرف چڑھا اور نہ کبھی زمین پر اُترا تھا۔

{219} نبی کریم ﷺ کی رُوح قبض کرنے کے وقت ملک الموت حضرت عزرائیل رو رہے تھے اور یہ آواز سنی گئی۔ وا محمداہ۔ (ﷺ)

{220} نبی کریم ﷺ پر آپ کے رب نے بھی درود بھیجا اور فرشتوں نے بھی بھیجا۔ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ظاہری ہوئی تو صحابہ کرام نے نمازِ جنازہ کے برعکس جماعت کے بغیر آپ ﷺ پر صلوۃ پڑھی گئی۔ اور صحابہ کرام نے کہا کہ حضور ﷺ حیاتِ ظاہری میں بھی ہمارے امام تھے اور اب ظاہری دُنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی آپ ﷺ ہمارے امام ہیں۔

{221} نبی کریم ﷺ پر یہ نماز بار بار پڑھی گئی۔ مرد فارغ ہوئے تو عورتوں کی باری آئی اور اُن کے بعد بچوں کی۔

{222} امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ حضور ﷺ کے سوا کسی پر نمازِ جنازہ میں تکرار کی اجازت نہیں ہے۔

{223} اور یہ بھی نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ پر نمازِ جنازہ معروف صورت میں پڑھی ہی نہیں گئی۔ لوگ ٹولیوں کی صورت میں داخل ہوتے، دُعا کرتے اور واپس لوٹ جاتے۔ اور اس کی توجیہ یہ کی گئی ہے کہ آپ ﷺ اپنی رفعت شان کے سبب اس بات کے محتاج ہی نہ تھے کہ آپ ﷺ پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔

{224} نبی کریم ﷺ کو تین دن تک بغیر دفن کیے رکھا گیا اور آپ ﷺ کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دوسرے لوگوں کے حق میں مکروہ ہے اور اس کے خلاف اولیٰ ہونے پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو اپنے گھر میں دفن کیا گیا جہاں آپ کا انتقال ہوا تھا۔ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی یہی شان ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ دیگر لوگوں کے بارے میں حکم شریعت یہ ہے کہ انہیں قبرستان میں دفن کیا جائے۔

{225} نبی کریم ﷺ کی لحد مبارک (قبر) میں چٹائی بچھائی گئی۔ امام وکیع فرماتے ہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے اور یہ دوسرے لوگوں کے لیے بالاتفاق مکروہ ہے۔

{226} نبی کریم ﷺ کو قمیص میں غسل دیا گیا اور احناف اور مالکیہ کہتے ہیں کہ دوسروں کے حق میں یہ بالاتفاق مکروہ ہے۔

{227} نبی کریم ﷺ کے انتقال کے بعد زمین پر اندھیرہ چھا گیا۔ انبیاء پر قبر تنگ نہیں ہوتی جبکہ قبر کی اس تنگی سے کوئی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ امام قرطبی کی کتاب التذکرہ میں ہے کہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا بھی نبی کریم ﷺ کی برکت سے اس سے محفوظ ہیں۔

{228} نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر نماز پڑھنا اور اسے سجدہ گاہ بنانا حرام ہے۔

{229} امام اذرعی فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور کے نزدیک پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے اور دوسرے لوگوں کی قبروں کے پاس مکروہ ہے۔

{230} نبی کریم ﷺ کے جسم انور میں انتقال کے بعد بوسیدہ نہیں ہوگا اور یہی شان تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ہے۔

{231} انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کو نہ درندے کھا سکتے ہیں اور نہ مٹی۔
کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حيى يرزق اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کو کھانا حرام کر دیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔

(العطاری)

انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق اس سلسلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا دوسرے لوگوں کے حق میں اختلاف ہے کہ آیا ان کے جسم کو مٹی کھاتی ہے یا نہیں۔

{232} کسی مجبور کے لیے کسی بھی نبی علیہ السلام کی میت کا کھانا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی علیہ السلام اپنی قبر انور میں زندہ ہوتا ہے اور اقامت و اذان کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور یہی حال تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن پر عدت نہیں ہے۔

{233} نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو آپ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کے درود و سلام آپ ﷺ تک پہنچاتا ہے۔

{234} وہ فرشتہ نبی کریم ﷺ کی اُمت کے اعمال آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ اپنی اُمت کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

{235} نبی کریم ﷺ کے انتقال کا درد قیامت تک آنے والی ساری اُمت کے لیے عام ہے۔

{236} امام بلقینی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی طرف سے قربانی دی جا سکتی ہے۔ جس شخص نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اس نے حقیقت میں حضور ﷺ کی زیارت کی کیونکہ شیطان آپ ﷺ کی صورت میں نہیں آسکتا۔

{237} اگر نبی کریم ﷺ کسی شخص کو خواب میں کوئی حکم دیں تو اس شخص پر آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل واجب ہے۔ یہ ایک قول ہے اور دوسرے قول میں اسے مستحب کہا گیا ہے۔

{238} حدیث شریف میں آیا ہے کہ دُنیا سے سب سے پہلے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت، قرآن حکیم اور حجر اسود کو اُٹھایا جائے گا۔

نبی کریم ﷺ کے اقوال مبارکہ کے خصائص

{239} نبی کریم ﷺ کی احادیث کو پڑھنا عبادت ہے اور احادیث پڑھنے پر بھی تلاوت قرآن حکیم کی طرح ثواب ملتا ہے۔

{240} جس کو نبی کریم ﷺ کا دست اقدس لگ جائے اُسے آگ نہیں کھا سکے گی اور یہی دیگر انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے۔

{241} جس چیز پر نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی لکھا گیا ہو اس کی تعظیم ضروری ہے۔

{242} نبی کریم ﷺ کی احادیث پڑھنے کے لیے غسل کرنا اور خوشبو لگانا مستحب

ہے اور جہاں احادیث پڑھی جارہی ہوں وہاں بلند آواز سے بولنا منع ہے۔

{243} احادیث مبارکہ کی قرأت بلند مقام پر بیٹھ کر کرنی چاہیے۔

{244} جو حدیث پڑھ رہا ہو اس کا کسی شخص کو کسی کے لیے اُٹھنا مکروہ ہے اور حفاظِ حدیث کے چہرے ہمیشہ تر و تازہ رہیں گے۔ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کے مطابق کہ اللہ تعالیٰ سرسبز و شاداب رکھے اُس شخص کو جس نے میری حدیث سنی اسے یاد کیا اور پھر اس شخص تک پہنچایا جس نے نہیں سنی تھی۔

{245} نبی کریم ﷺ کی احادیث کو یاد رکھنے والوں کو تمام لوگ محدث اور امراء المومنین کے لقب کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ کتب احادیث کو قرآن حکیم کی طرح رحل وغیرہ پر رکھ کر پڑھنا چاہیے۔

{246} اگر کوئی شخص ایک لمحہ کے لیے مومن ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جائے تو اس کو مقام صحابیت عطا ہو جاتا ہے اور تابعی کا یہ حکم نہیں کیونکہ اس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں زیادہ عرصہ رہنے سے ہی تابعی کا مقام عطا ہوتا ہے اور یہی بات اہل اصول کے نزدیک صحیح ہے۔

{247} نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں اور صحابہ کرام میں سے کسی کی عدالت کے بارے میں اس طرح تحقیق نہیں کی جا سکتی جس طرح دوسرے راویوں کے سلسلہ میں کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسی چیزوں کے ارتکاب سے فاسق نہیں ہوتے جن کے ارتکاب سے

دوسرے لوگ فاسق ہو جاتے ہیں۔ کما فی جمع الجوامع۔

محمد بن کعب القرظی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے جنت اور اپنی رضا ضروری فرمادی ہے خواہ کوئی ہو اور ان کے بعد والوں کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ خلوص کے ساتھ ان کی پیروی کریں۔

{248} عورتوں کے لیے نبی کریم ﷺ کی قبر انور کی زیارت مکروہ نہیں جس طرح عورتوں کے لیے دوسرے تمام لوگوں کی قبروں کی زیارت مکروہ ہے بلکہ نبی کریم ﷺ کی قبر انور کی زیارت مستحب ہے۔

{249} نمازی مسجد نبوی ﷺ میں بائیں طرف نہیں تھوک سکتا۔ حالانکہ باقی تمام مساجد میں یہ سنت ہے۔ (یہ مسئلہ شوافع کے نزدیک ہوگا)

{250} نبی کریم ﷺ کی مسجد کی طرف کوئی دروازہ یا کھڑکی کھولنے کی اجازت نہیں۔

{251} ہر شخص کے ہونٹوں کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں جو صرف صلوٰۃ و سلام حفاظت کرتے ہیں جو نبی کریم ﷺ پر بھیجا جاتا ہے۔

{252} نبی کریم ﷺ کا یہ بھی خاصہ ہے کہ تشہد میں آپ ﷺ پر سلام پڑھنا واجب ہے۔ ہمارے نزدیک اسے امام بکی کی کتاب طبقات کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام مبارک لیا جائے آپ ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے۔ اسے عبدالحلیم اور امام طحاوی نے بیان کیا ہے کیونکہ یہ معاملہ چھینک

کے جواب میں "یرحمك الله" کہنے سے کم نہیں۔قاضی تاج الدین نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔

{253} اگر کوئی شخص کسی ناپسندیدہ مقام پر حضور ﷺ پر د پڑھے یا درود شریف کو کسی دوسرے شخص کو گالی دینے کے لیے استعمال کرے تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔اسے امام حلیمی نے ذکر کیا اور خادم میں بھی منقول ہے۔

{254} اور اگر نبی کریم ﷺ کسی شخص کے متعلق کوئی فیصلہ فرمائیں اور وہ شخص اس فیصلہ کے متعلق اپنے دِل میں تنگی محسوس کرے تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔دیگر حکام (حکومت کے والیوں) کا یہ حکم نہیں ہے۔

{255} نبی کریم ﷺ کا یہ بھی خاصہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد امام ایک ہی ہوگا۔ اور باقی انبیاء علیہم السلام کی یہ شان نہیں ہے۔اسے ابن سراقہ نے اعداد میں بیان کیا ہے۔

{256} نبی کریم ﷺ کو اپنی اہل بیت کے لیے وصیت کرنا مطلقاً جائز ہے۔ اور دوسروں کے لیے وصیت کرنے میں احتمال ہے۔صحیح یہی ہے کہ جائز نہیں۔

{257} نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کے مرد حضرات نکاح میں ہر کسی کے کفو بن سکتے ہیں۔

{258} اہل بیت پر اشراف کا اطلاق ہوتا ہے اور اشراف حضرات عقیل، جعفر اور عباس رضی اللہ عنہم کی اولاد کو کہا جاتا ہے۔متقدمین کی اصطلاح یہی ہے۔

{259} خلفائے فاطمین کے دور میں ملک مصر میں شریف کا لفظ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ساتھ خاص کر دیا گیا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خصائص

{260} حنفیوں کے عالم صاحب فتاویٰ ظہیریہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کبھی حیض نہیں آیا اور جب بھی آپ رضی اللہ عنہا کے ہاں کسی بچے کی ولادت ہوتی تو ساعت بھر میں نفاس سے پاک ہو جاتیں تاکہ آپ رضی اللہ عنہا کی کوئی نماز قضا نہ ہو۔ کہا جاتا کہ یہی وجہ ہے کہ ان کا لقب زہرا ہے۔ اسے محب طبری نے ذخائر میں بیان کیا ہے اور انہوں نے ایک حدیث نقل کی ہے۔

”حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں سیاہ وسفید اور رنگ گندمی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا پاک اور صاف تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو حیض نہیں آتا تھا اور نہ ہی ولادت میں خون کے آثار نظر آتے۔“

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی دلائل النبوۃ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سینہ مبارک پر رکھا اور بھوک کو ان سے اٹھالیا۔ اس کے بعد انہوں نے کبھی بھوک محسوس نہیں کی۔

مسند امام احمد میں ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت نزع قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے غسل کیا اور وصیت کی کہ کوئی ان کے جسم کو نہ کھولے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی وصیت بتائی۔ پھر جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اُٹھایا اور اسی غسل میں دفن کر دیا۔

امام علم الدین القرافی فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے بھائی حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بالاتفاق خلفاء اربعہ سے افضل ہیں۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

''میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا۔''

طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی ''معانی الآثار'' میں ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے محرم ہیں وہ ان میں جس کے ساتھ بھی سفر کریں اُن کا سفر محرم کی معیت میں شمار ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ باقی عورتوں کے لیے تمام لوگ محرم نہیں ہیں۔

{261} امام رزین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال آگ میں گر گئے لیکن جلے نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گنجے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت اس کے بال اُگ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی مریض پر رکھی تو وہ اسی وقت صحت یاب ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پودا لگایا تو وہ اسی سال پھل لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جھنجوڑا تو وہ اسی وقت ایمان لے آئے۔

{262} امام ناشری کی نکہت الحاوی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ بعض علماء

بیان فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ اس لیے نہیں پڑھی کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد کی نبوت کی وجہ سے نمازِ جنازہ کے محتاج نہیں تھے جس طرح شہید اس سے بے نیاز ہوتا ہے۔

{263} مستدرک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شہداء میں سے صرف حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر نمازِ جنازہ پڑھی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شہید کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر تکبیرات پڑھیں جبکہ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ان پر ستر نمازِ جنازہ پڑھیں۔

{264} حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ مقام اُحد تشریف لے گئے اور شہداءِ اُحد پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ یہ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے آخری دنوں کی بات ہے جبکہ شہدائے اُحد کو دفن ہوئے آٹھ برس بیت چکے تھے۔ (بخاری و مسلم)

ایک صحیح روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ بقیع میں تشریف لے گئے اور اہل بقیع پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

{265} قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے خیال کیا ہے کہ حضور ﷺ نے جو یہ نمازِ جنازہ پڑھی یہ عام نمازِ جنازہ کی طرح ہو اور یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے اور شاید نبی کریم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ آپ کی نمازِ جنازہ کی برکت تمام اہل قبور کو حاصل ہو جائے کیونکہ ان میں بعض ایسے بھی ہوں گے جن کی تدفین کے وقت حضور ﷺ نے کسی وجہ

سے ان پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی ہوگی۔

{266} نبی کریم ﷺ کا یہ بھی خاصہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے یہ عرض کیا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ جو پسند فرمائیں فیصلہ فرما دیں کیونکہ آپ جو فیصلہ فرما دیں گے وہ صحیح اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اکثر علماء کرام نے اسے اصول میں صحیح قرار دیا ہے۔ سمعانی کہتے ہیں کہ کسی عالم سے یہ بات نہیں کہی جا سکتی کیونکہ اس کا یہ مقام نہیں ہے۔

{267} بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے اجتہاد منع ہے کیونکہ وحی کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کا کو یقین حاصل ہوتا ہے اور اجتہاد کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا کے زمانہ مبارک میں کسی دوسرے کے لیے بھی اجتہاد جائز نہیں کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ سے یقینی علم حاصل کر سکتا ہے اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں اجماع منعقد نہیں ہو سکتا۔

امام سکاکی کی "شرح المنار" میں ہے اگر ملہم (جس کو الہام ہو) نبی علیہ السلام ہو اور اسے معلوم ہو کہ یہ الہام خدا کی طرف سے ہے تو الہام ملہم اور دوسرے لوگوں کے لیے حجت ہے۔ لیکن اگر ملہم ولی ہو تو اس کا الہام حجت نہیں ہے۔

{268} تفسیر ابن منذر میں حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ حضرت جو بات اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائی ہے اس کے مطابق فیصلہ فرمائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا خاموش رہو۔ یہ نبی کریم ﷺ خاصہ ہے۔

{269} حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وقف صرف انبیاء کرام علیہم السلام پر لازم ہے دوسروں پر نہیں اور یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا خاصہ ہے اور اسی پر اس حدیث شریف "ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑیں صدقہ ہے" کو محمول کیا گیا ہے۔ اور جنہوں نے یہ بات کہی ہے انہوں نے انبیاء کرام کے لیے وقف کے لازم ہونے کو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول (وقف لازم نہیں ہے) سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

{271} حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو نبی کریم ﷺ انہیں پہلے السلام علیکم کہتے۔ اور اسی طرح اگر راستہ میں نبی کریم ﷺ کسی صحابی سے ملتے تو پہلے السلام علیکم فرماتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(اگر آپ کے پاس وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں حاضر ہوں تو السلام علیکم کہیے) اور اس میں دو خصوصیات ہیں۔ آنے والے اور گزرنے والے کو پہلے سلام کرنا۔

اور ہمارے لیے سنت یہ ہے کہ آنے والا اور گزرنے والا پہلے السلام علیکم کہے اور نبی کریم ﷺ کے لیے ابتداء سلام کا واجب ہونا اس آیت کی وجہ سے ہے اور نبی کریم ﷺ کے علاوہ اُمتی پر سلام میں ابتداء کرنا واجب نہیں ہے۔

{271} نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب

میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو سکتا ہے۔ اور یہ کسی دوسرے کے لیے ممکن نہیں۔ یہی ابومنصور ماتریدی کا قول ہے۔

مستدرک میں ایک حدیث کے حوالے سے ہے کہ کسی نبی علیہ السلام کے لیے کسی منقش گھر میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نبی علیہ السلام نے کبھی "لوزہ" نہیں لگایا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خواب ظن کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے جسے چاہتا ہے سچا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے باطل فرما دیتا ہے۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ عام لوگوں کا یہی حکم ہے اور لوگوں نے اس کی جو تعبیر کی ہے وہ ثعلبہ بن حاطب کا جھوٹ ہے۔ اور اسی جھوٹ کی سزا کے طور پر اس سے زکوٰۃ لینے سے لوگوں کو روک دیا گیا۔ اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے زکوٰۃ قبول نہیں کی۔

اختیار مصطفیٰ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تمیمہ بنت وہب نے جھوٹ بولا تو نبی کریم ﷺ نے اسے اس کے شوہر یعنی رفاعہ کی طرف لوٹانے سے انکار کر دیا۔ اور نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے رفاعہ کی طرف نہیں لوٹایا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اس کے بعد میرے پاس آئی تو میں تجھے سنگسار کرا دوں گا۔

ایک آدمی نے کسی کام دھوکا کیا اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا تو آپ e نے فرمایا جب تو اس کو لے کر روزِ قیامت میرے پاس آئے گا اور اس وقت میں تجھ سے کچھ قبول نہیں کروں گا۔

{272} حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سوا ہر شخص اپنی بات کے سبب پکڑا بھی جاسکتا ہے اور (اللہ تعالیٰ چاہے تو) بری بھی ہو جاتا ہے۔

{273} حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیہ کریمہ "له معقبات من بين يديه و من خلفه" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے آگے پیچھے فرشتے مقرر ہیں جو نبی کریم ﷺ کی حفاظت کرتے ہیں خدا کے حکم سے اور یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے۔مسند امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں ایک حدیث ہے کہ میری ہوا کے ذریعے امداد فرمائی گئی حالانکہ یہ پہلے لوگوں کے لیے ایک عذاب تھی۔

اہل بیت کے فضائل

{274} نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کرام جنت کے اونچے مقام پر ہوں گے۔

{275} حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: میرے اہل بیت کی مثل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی ہے جو اس پر سوار ہو جائے گا نجات پا جائے گا اور جو پیچھے رہ جائے گا غرق ہو جائے گا۔اور جو اہل بیت اور قرآن کریم سے وابستہ رہے گا وہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔

اہل بیت کرام اُمت کے لیے اختلاف سے محفوظ رہنے کی علامت اور

جنتیوں کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں عذاب نہیں دے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ دوزخ جائے گا۔

اور کسی شخص کے دِل میں ایمان داخل ہی نہیں ہو سکتا جب تک وہ اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم سے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے محبت نہ کرے۔ جو ان سے قتال کرے گا تو گویا اس نے دجال کے ساتھ مل کر جنگ کی۔ جو شخص ان میں سے کسی کے ساتھ نیکی کرے گا نبی کریم ﷺ اسے قیامت کے دن اس کا اجر عطا فرمائیں گے اور اہل بیت کے ہر فرد کو روزِ قیامت شفاعت کا حق حاصل ہو گا۔

{276} ہر شخص کے لیے مستحب ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کی تعظیم کے لیے اُٹھے لیکن بنو ہاشم کسی کی تعظیم کے لیے نہیں اُٹھیں گے۔

منسوخ احکام

{277} نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ احکام نازل ہوئے اور پھر منسوخ ہو گئے۔ ان احکام پر صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عمل کیا۔ اِن احکام میں سے بعض یہ ہیں:

(۱) قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنا

(۲) مہمان نوازی کا واجب ہونا

(۳) بقیہ مال خرچ کر دینا

(۴) مقروض کو غلام بنا لینا

(۵) انزال کے بغیر غسل کی ضروری نہیں ہے

(۶) رمضان کے روزے اور فدیہ میں اختیار ہونا

(۷) زیارتِ قبور کا حرام ہونا

(۸) تین سے زیادہ قربانیوں کو اکٹھا کرنا

(۹) زانی مرد کا پاک دامن عورت سے اور زانیہ عورت کا پاک دامن مرد سے نکاح کا جائز نہ ہونا۔

(۱۰) چار حرمت والے مہینوں (رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم) میں جنگ کا حرام ہونا

(۱۱) والدین اور اقربا کے لیے وصیت کا واجب ہونا۔

(۱۲) فوت ہونے والے کی بیوی کا ایک سال عدت گزارنا،

(۱۳) بیس مسلمانوں کا دوسو کافروں سے جنگ کرنا۔

(۱۴) ترکہ کو حاضرین میں تقسیم کرنا۔

(۱۵) غلاموں اور بچوں کا اجازت طلب کرنا واجب تھا۔

(۱۶) رات کا زیادہ حصہ قیام کرنا،

(۱۷) قسم اور ہجرت کے ذریعہ وارث قرار پانا۔

(۱۸) نفس کے وسوسہ پر پکڑ ہونا

(۱۹) زنا کی صورت میں قید اور مال ضائع کرنے کی صورت میں تعزیر کا ضروری ہونا

(۲۰) بغیر عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنا

(۲۱) جمعہ کا خطبہ نماز کے بعد دینا۔

(۲۲) جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے استعمال کے بعد وضو کرنا واجب تھا

(۲۳) عورتوں کے لیے سونے کے زیورات کا حرام ہونا

(۲۴) چوتھی دفعہ شراب پینے والے کو قتل کرنا

(۲۵) اوقاتِ مکروہہ میں مردوں کی تدفین کی ممانعت۔

{278} اور مالکیہ کہتے ہیں حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ دس سے زیادہ کوڑے صرف حد ہی کی صورت میں مارے جا سکتے ہیں۔ (مشکوۃ شریف ص ۳۱۷) یہ حکم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک کے ساتھ خاص ہے کیونکہ اس وقت کے مجرم کے لیے اتنی ہی سزا کافی تھی۔

{279} قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی امامت کرائے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھنا نماز میں بھی جائز نہیں ہے اور نہ نماز کے علاوہ نہ عذر کے ساتھ اور نہ بلا عذر جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

{280} اور کوئی شخص نبی کریم ﷺ کا شفیع نہیں ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے امام تمہارے شفیع ہونگے اسی لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھے۔

{281} نبی کریم ﷺ نے اہل بدر کی نمازِ جنازہ میں چار سے زائد تکبیرات پڑھیں۔ اور یہ ان کی عظمت اور فضیلت کے اظہار کے لیے ہے۔

{282} نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک ہستی وہ بھی ہے جن کے انتقال کے وقت عرش ان کی رُوح سے ملاقات کی خوشی میں جھوم اُٹھا۔(وہ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ ہیں)

{283} نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں ایک وہ بھی ہستی ہے جن کی نمازِ جنازہ میں ستر ہزار ایسے ملائکہ شریک ہوئے جو پہلے کبھی زمین پر نہیں آئے تھے وہ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ ہیں اور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں ایک وہ بھی ہستی ہے جن کو ملائکہ نے غسل دیا۔وہ حضرت سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ ہیں)
نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں ایک وہ بھی ہستی ہے جو جبریل، ابراہیم، نوح، موسیٰ، عیسیٰ، یوسف اور صاحب یاسین علیہم السلام کے مشابہ ہیں۔

{284} حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنتیوں کے نام ہیں۔ دورِ جاہلیت میں ان ناموں کا رواج نہیں تھا۔(یہ طبقات ابن سعد میں عمر بن سلیمان سے مروی ہے)
طبقات ہی میں حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے زمانوں میں انبیاء کرام کے ناموں پر بچوں کے نام رکھنا مستحب نہیں تھا۔

{285} مصنف عبدالرزاق میں حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں کے ایک گروہ کو نبی کریم ﷺ پر سلام پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کوئی نبی چار دن سے زیادہ قبر میں نہیں ٹھہرتا اور پھر اس کو اُٹھا لیا جاتا ہے۔(پھر اگر وہ چاہیں تو ان کو اِن کی قبر انور پر لوٹا دیا

جاتا ہے)

{286} امام رافعی نے الشرح الصغیر میں ایک حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرا اکرام میرے رب تعالی کے ہاں اس سے زیادہ ہے کہ وہ مجھے تین دن سے زیادہ قبر میں رکھے۔

{287} امام یافعی کفایۃ المعتقد میں فرماتے ہیں کہ یقین کی کئی قسمیں ہیں۔اسم الیقین، رسم الیقین، علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین، اسم الیقین اور رسم الیقین تو عوام کو حاصل ہوتا ہے۔علم الیقین اولیاء کرام کو اور عین الیقین خاص اولیاء کرام کو اور حق الیقین انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہوتا ہے جبکہ حق الیقین کی حقیقت صرف نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام امور کی حقیقت کا مشاہدہ فرماتے ہیں جبکہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم امور کی حقیقت نہیں بلکہ امثال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔امام یافعی کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے الہامات میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس کو کلام کہا جاتا ہے جبکہ اولیاء کے الہام کا نام حدیث ہے اور کلام کی تصدیق کرنا لازمی ہے جو اس کا انکار کرے کافر ہو جاتا ہے اور (اولیاء کا الہام) کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔

حضرت ابو عمرو الدمشقی کا فرمان:

حضرت ابو عمرو الدمشقی الصوفی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر معجزات کا اظہار فرض کیا ہے تاکہ لوگ انہیں دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوں اور اولیاء کرام پر کرامات کا مخفی رکھنا ضروری ہے تاکہ اس وجہ سے وہ آزمائش اور فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

ابو العباس المرزوق کا فرمان:

ابو العباس المرزوق فرماتے ہیں۔

خطرہ انبیاء علیہم السلام اور وسوسہ اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اور فکرہ عوام کے لیے ہے۔

انبیاء اور شہداء کی ارواح میں فرق:

امام نسفی فرماتے ہیں انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواحِ مبارکہ جب ان کے اجسادِ طیبہ سے خارج ہوتی ہیں تو مشک و کافور کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اور شہداء کی روحیں ان کے جسموں سے نکل کر سبز پرندے کی صورت اختیار کرتی ہیں۔

{288} انبیاء علیہم السلام کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ قیامت میں ان کے لیے سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر وہ جلوہ افروز ہوں گے۔ اور یہ مقام انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے شخص کو حاصل نہیں ہو گا۔

{288} حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف مسجد نبوی ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ اسے امام نسائی نے اپنی سنن میں بیان کیا ہے۔ (احناف کے نزدیک بقیہ مساجد میں بھی ہو سکتا ہے)

کراماتِ اولیاء میں اشر بن حارث سے روایت ہے کہ ان کے سامنے دعا کی قبولیت کے بارے میں کچھ باتیں بیان کی گئیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں ان میں سے صرف دو چیزوں کا انکار کرتا ہوں۔ ایک تو سونے کا استعمال ہے اور دوسرا پانی پر چلنا کیونکہ یہ دونوں چیزیں صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ خاص ہیں۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اسے منحوس کرتا ہے۔ سوائے حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔

اور اس حدیث کا ظاہر تقاضا کرتا ہے کہ یہ خصوصیت صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کی ہے جبکہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرمایا ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس خصوصیت میں شریک ہیں۔

کشاف کے حاشیے میں آیت کریمہ "الآن خفف اللہ عنکم" کے ضمن میں ہے کہ حضرت سلمیٰ نے نصر آبادی سے روایت کیا ہے کہ یہ تخفیف صرف اُمت کے لیے ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہیں۔ کیونکہ جو امانت نبوت کو بھی بوجھل محسوس نہ کرے اس کے ساتھ تخفیف کی بات کرنے کا مطلب ہی کیا ہے اور جس کا وظیفہ ہی یہ ہو کہ اے میرے رب! میں تجھ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں اور تیرے سہارے ہی تدبیر کرتا ہوں۔ اس سے تخفیف کرنے کا کیا مطلب اور اس پر کوئی چیز بھاری کیسے ہو سکتی ہے۔

{289} تاریخ ابن عساکر میں ابو حاتم رازی سے رویت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر ب تک جتنی اُمتوں کو خدا نے پیدا کیا ہے اُمت محمدیہ علیٰ صاجبہا الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ ان میں کوئی اُمت ایسی نہیں تھی جس نے اپنے نبی علیہ السلام کے حالات وآثار محفوظ کیے ہوں۔

{290} کسی نے حضرت ابو حاتم رازی سے پوچھا کہ! نبی کریم ﷺ کے اُمتی بعض اوقات کوئی ایسی حدیث بیان کرتے ہیں جس کی کوئی اصل نہیں ہوتی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اُمت محمدیہ علیٰ صاجبہا الصلوٰۃ والسلام کے علماء اپنی معرفت کے زور پر صحیح اور موضوعِ حدیث میں تمیز کر سکتے ہیں تا کہ ان کے بعد آنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ انہوں نے آثار میں تمیز کر کے انہیں محفوظ کیا ہے۔

امام بکی فرماتے ہیں کہ جو شخص رنبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو اور جان بوجھ کر نبی کریم ﷺ کے ساتھ پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے یا نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں جان بوجھ کر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ پر نماز کی کمی یا زیادتی کے متعلق وحی نازل ہوئی ہو اور نبی کریم ﷺ کے بعد اگر کوئی امام اس طرح کرے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

{291} اکیلا سفر کرنا نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ آپ ﷺ شیطان سے محفوظ ہیں اور دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں ہے۔ (شرح السنن)

{292} اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ایک ہزار خصوصیات عطا فرمائیں ہیں۔

ان میں سے بعض یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اور فرشتوں نے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار، قرب خداوندی، شفاعت، وسیلہ، فضیلت، مقام رفیع، براق پر سواری، انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کرانا، راتوں رات سیر کرایا جانا، رضا، سوال، حوض کوثر کا عطا ہونا، بات کا سننا، نعمت کا مکمل ہونا، سینے کا کھولا جانا، بوجھ کا اُٹھایا جانا، ذکر کا بلند ہونا، فتح کی عزت، سکینہ کا نزول، سات بار پڑھی جانے والی آیتیں اور قرآن حکیم۔ اسے ابن دحیہ "التنویر" میں بیان کیا۔

{293} حضور ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر مبعوث ہوئے اور حضور ﷺ جو بہتر سمجھیں وہی لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما سکتے ہیں اور یہ مقام کسی دوسرے نبی علیہ السلام کو بھی حاصل نہیں۔

{294} اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے نام کی قسم کھائی۔ آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرمایا اور قیامت کے دِن اُمتوں اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان آپ کی گواہی مقبول ہوگی۔

{295} نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب بھی ہیں اور خلیل بھی ہیں۔ اسی طرح کی اور بے شمار خصوصیات ہیں جن کا احاطہ محال ہے۔

{296} نبی کریم ﷺ کی حفاظت جان قربان کر کے کرنا واجب ہے۔ اسے شیخ بدر الدین الدمامینی نے اپنی کتاب "حسن الاقتصاص لما یتعلق بالاختصاص" میں بیان کیا ہے۔

{297} اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں لوگوں پر واجب قرار دیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی ذات پر ترجیح دیں اور نبی کریم ﷺ ہر مومن کو اپنی جان سے زیادہ محبوب ہوں۔

{298} اسی لیے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُحد کے دن کہا تھا۔ "نحری دون نحرك" ہم آپ ﷺ سے پہلے ذبح ہو نگے۔ اور یہ نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے اور اس چیز میں کسی کا اختلاف نہیں کہ یہ کسی دوسرے کے حق میں واجب نہیں ہے۔ اب رہی یہ بات کہ آیا دوسروں کے لیے جان قربان کرنا جائز ہے یا نہیں تو اس کا ظاہری جواب یہ ہے کہ جائز نہیں۔ اس بات پر قیاس کرتے ہوئے کہ جس کے پاس پانی ہے اور پانی کے بغیر اس کی اپنی موت کا خطرہ ہے۔ تو اسے وہ پانی کسی دوسرے کو دینا جائز نہیں۔

{299} غور کیجئے کہ نبی کریم ﷺ کو لونڈی کے نکاح سے منع فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص لونڈی سے نکاح کرے تو اس لونڈی سے اس کی جو اولاد ہو گی وہ غلام ہو گی اور نبی کریم ﷺ کا مقام اس سے بلند ہے کہ آپ کی اولاد غلام ہو۔

{300} اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ حسنی اور حسینی سید کو بھی لونڈی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ سید کی اولاد غلام ہو گی اور آپ کا مقام اس سے بہت بلند ہے کہ آپ ﷺ کی نسل میں سے کوئی ایک بھی غلام ہو۔

{301} ابن منیر نے شرح بخاری میں اس حدیث (من ملك من العرب

رقیقا) کہ جو شخص کسی عربی کو غلام بنائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے آزاد کر دے کیونکہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہے۔ تو اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسبت سے عرب کو آزاد کر دینا مستحب ٹھہرتا ہے تو نبی کریم ﷺ کی نسل کے کسی فرد کو غلام بنالینا حرام ٹھہرا اور اس میں کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔

{302} نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا کہ اگر نبی کریم ﷺ کسی راستے سے تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی اور شخص اس راستے سے گزرتا تو اس شخص کو معلوم ہو جاتا کہ حضور ﷺ اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں کیونکہ وہ راستے نبی کریم ﷺ کے گزرنے سے خوشبودار ہو جاتے تھے اسے کبیری نے جابر سے روایت کیا ہے۔

{303} انبیاء کرام علیہم السلام کسی ایسے شخص کے طلبگار رہتے جو انہیں اولین و آخرین کی خبریں سنائے۔ شیخ بدرالدین بن الصاحب نے اسے تذکرہ میں بیان کیا۔

پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دنیا کو غیبی خبروں سے بھر دیا۔

{304} ابن السبکی کے والد ماجد سے جب اس سیاہ لوتھڑے کے متعلق پوچھا گیا جو نبی کریم ﷺ کی کم عمری میں آپ ﷺ کے قلب مبارک کو شق کر کے اس سے نکالا گیا تھا اور فرشتے نے کہا تھا کہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ گوشت کا وہ ٹکڑا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے

دلوں میں پیدا فرمایا ہے اور جو کچھ شیطان اس میں ڈالتا ہے یہ اُسے قبول کرتا ہے تو اس کو نبی کریم ﷺ کے قلب انور سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اب نبی کریم ﷺ کے قلب انور کے اندر کوئی ایسی جگہ ہے ہی نہیں جو وسوسۂ شیطانی کو قبول کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس حدیث کا یہی معنیٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے شیطان کو کبھی کوئی حصہ نہیں ملا۔

{305} جس کو فرشتے نے صاف کیا تھا وہ بشری جبلت کا حصہ تھا اور وسوسہ شیطانی کو قبول کرنے والا تھا۔ اور اس کے موجود ہونے سے نبی کریم ﷺ کے قلب انور میں کوئی ناپسندیدہ چیز موجود ہونا لازم نہیں آتا۔

امام ابن سبکی فرماتے ہیں کہ ان کے اس جواب پر میں نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس لوتھڑے کو نبی کریم ﷺ کے قلب انور میں پیدا ہی کیوں فرمایا تھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی قادر تھا کہ آپ ﷺ کے قلب انور میں اس کو پیدا ہی نہ فرماتا۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ انسانی اجزاء میں سے ایک ہے اور تکمیل خلقت انسانی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا تھا اور یہ ضروری تھا اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسے کرامت ربانیہ سے علیحدہ فرمایا۔

ابن سبکی کہتے ہیں کہ میرے بھائی نے والد ماجد کو اُن کے انتقال کے بعد دیکھا کہ ان پر انوار کی بارش ہو رہی ہے تو ان کے دِل میں آیا کہ یہ سب کچھ اس بحث کی برکت ہے۔ ابن سبکی طبقات میں کہتے ہیں میرے علم میں نہیں کہ کسی ولی کے لیے کوئی میت مرنے کے طویل عرصہ بعد

زندہ ہوئی ہو، اور زندہ کیے جانے کے بعد کافی عرصہ زندہ رہا ہو۔ایسی
کوئی بات ہمیں معلوم نہیں اور نہ یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ کوئی ولی کرسکتا
ہو اور انبیائے علیہم السلام کے مردوں کو زندہ کرنے میں کوئی شک نہیں اور
اُن کا معجزہ ہے کرامت اس تک نہیں پہنچ سکتی۔

صلی اللہ علی النبی الامی وعلی آلہ و صحبہ و
بارك و سلم صلوۃ وسلاما علیك یا رسول
اللہ

الحمدللہ آج اس مختصر اور جامع کتاب کا کام مکمل ہوگیا اللہ تعالیٰ
اس کے ذریعے تمام مسلمانوں کو مستفید فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

فقیر محمد قاسم مدنی عطاری
۲۹ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ